دو پیکر

یعنے

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر و تانیث کی دریافت مین جس مین ۱۷۰۰ استثنی
اور خلاف قیاس الفاظ اور اونکی نظیر مین حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہین

مصنفہ

نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورہ

دائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن

کلکتہ

DO PAIKAR

OR

AN URDU GRAMMAR TREATING SPECIALLY ON THE DISTINCTION BETWEEN THE MASCULINE AND FEMININE GENDERS WITH 1700 EXCEPTIONS WITH THEIR EXAMPLES ALPHABETICALLY ARRANGED.

BY

NAWAB ZAHIR-UD-DIN AHMAD KHAN BAHADUR

A MEMBER OF THE CARNATIC ROYAL FAMILY.

AS APPROVED OF BY

THE DIRECTOR OF PUBLIC INSTRUCTION

Calcutta.

Second Edition.

طبع دوم — جلد ۱۰۰۰

دو پیکر

یعنی

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر اور تانیث کی دریافت مین جس مین ۱۷۰۰ مستثنے
اور خلاف قیاس الفاظ اور انکی نظیرین حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہین

مصنفہ
ظہیر الدین احمد خان بہادر
یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورۂ
ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
کلکتہ

طبع دوم
در مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی طبع شد

ریختۂ خامۂ تفضل شمامہ مولانا و اولانا مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی غازی پوری دام مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان فجعل منہ الزوجین الذکر والانثیٰ + والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ واصحابہ المقتدیٰ + امابعد المنۃ للہ کہ اس زمان فرحت توامان مین عجب معشوقہ دلفریب نے حسن وجمال اپنا دکھایا ہی + طرفہ غنج ودلال سے منصۂ شہود پر جلوہ فرمایا ہے + نئی نئی ادائین ہین طرح طرح کے ناز ہین عجیب عجیب کرشمے ہین کیسے کیسے انداز ہین + دیدہ ورون کو حیرت ہے نظر بازون کو حیرانی ہے + کہ خدایا یہ جادو ہے یا طلسم ہے یا کوئی شکل روحانی ہے + کوئی کہتا ہے کہ پری ہے + لیکن عیب سے بری ہے + وہ جسم تا ہم یہ ہیکل نورانی ہے + کوئی کہتا ہے کہ حور ہے + مگر دور از قصور ہے + وہ مایۂ عیش جسمانی ہے یہ سرمایۂ فیض روحانی ہے + چل چلالہ کیا شاہد طناز شوخ دلنواز سراپا انداز رشک ناہید غیرت ماہ و خورشید ہے + کہ ایسی صورت دلچسپ خرد افروز نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہی + جس نے اس عروس زیبا خریدۂ رعنا کو ایک نظر دیکھا ہی + ہر شب اوس کی شب برات ہی ہر روز اوس کا روز عید ہی جس کی اوس پر نگاہ پڑی ہی اور اوس کے حسن [illegible] ہی بہت جس کی ہاڑی ہے اوس کا خواطار ہی اوسی شاہد کا شہید ہی + عیش رغید ہی + گنجینہ مقصد کی کلید ہی + یوسف مصر ہی + ہر ماہ عید ہی +

ہر شخص اونکا طالب ہے + سب کا اقتصای مطالب ہی + تمام عالم درپئی خریداری ہی ہر سو
اوس کی دید وادید ہی + سبحان اللہ باد بہاری ایام فرحت انجام نے گلشن عالم مین کس
لطف کا یہ گل کھلایا ہی جس کی شمیم روح افزا سے مشام جان جہان و عالم روحانی سراسر
معطر ہی + اور دماغ مشتاقان معانی حقہ مشک و عنبر + بارک اللہ چمن آراے گلستان فضل
و کمال نے حدیقہ گیتی مین کیا خوب یہ شجرۂ آمال و نہال طوبی مثال بنایا ہی کہ بروبار عدیم
المثال اوس کا لذت بخش مذاق طالبان علم و ہنر ہی + اور ہر شاخ پر برگ و بہار اس کی
ساحت امید اہل زبان پر سایہ گستر + بس بس اے خامۂ کج مج بیان واے قلم مقطوع
اللسان جاے ادب ہی + نہ محل بیہودہ شور و شغب + کنایات تیرے بے محل ہین اور
تشبیہات تیری مبتذل + مشبہ تو اعلے و افضل ہے اور مشبہ بہ اخس و ارذل + ہوش مین
آ + ہوشیار ہوجا + کہ ایک مطبوع خاص و عام + نخبۂ ایام + برگزیدۂ انام + یکتاے
روزگار + خلاصۂ اعصار + زبدۂ ادوار لیل و نہار + نے یہ کتاب مسرت انتساب چشمۂ
فیض عام + منبع افادات تام + تحقیق تذکیر و تانیث زبان اردو مین تصنیف فرمائی ہی +
قوت طبع رسا دکھائی ہی + درحقیقت تصنیف ہی + نہایت لطیف ہی + نتائج افکار سابقین
کا انتخاب نہین + کسی ذخیرے کا اخذ و انتہاب نہین + صرف مصنف عالی وقار والاتبار
کی طبیعت کی آمد ہی + راست راست کہتا ہون کہ یہ کلمہ خالی از خوشامد ہی + اس ربط و ضبط
سے بیان قواعد کلیہ زبان اردو کا میری نظر سے نہین گزرا ہی + ایسا نظم و نسق اس گفتگو کا
مین نے نہ دیکھا ہی نہ سنا ہی + چشم بد دور + کیا تجسس ہی کیا تلاش ہی + آفرین صد آفرین
شاباش ہزار شاباش ہی + حق تو یہ ہی کہ مصنف عالی طبع نے ایسے قوانین کلیہ ضبط کیے
ہین + کہ فرا و سیبویہ کے نام مٹادیے ہین + آج بازار مبرد کا سرد ہوا + خلیل و کسائی کے

کھیت پر پالا پڑ گیا + شستگی تحریر لایق تقریر نہین + جیسی کچھ تقریر ہے محتاج بہ تحریر نہین
کیا شیرین زبانی ہی + کس درجہ کی عذوبت بیانی ہی + واہ کیا بات ہی + ہر لفظ مصری
کی ڈلی ہی ہر فقرہ کوزۂ نبات ہی + لکھنو والون کے دانت کھٹے ہوے + اہل دہلی پھیکے
پڑ گئے + مدراسیون کی کیا کائنات ہی + اللہ جل شانہ اس نورس نہال یکتائی کو لذت بخش
مذاق خاص و عام کرے + اور مصنف والا دودمان کو فیض رسان عالم رکھے عمر و دولت
مین ترقی بخشے آمین یارب العالمین آمین فقط

نقل پرچہ نصرت الاخبار دہلی نمبر ۲۲ جلد ۱ مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۸ء

الحمد للہ الذی خلق الذکر والانثیٰ والصلوۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ و
آلہ المجتبیٰ واصحابہ اولی الرشد والھدیٰ بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو +
اوردو دانون کو لایح ہو + کہ اگرچہ تمہاری زبان کو مدت سے رواج ہی + مگر آج کل اس
زبان کو معراج ہی + اپنی زبان تھی + گویا سہل و آسان تھی + عربی اور فارسی کی قدر
کرتے تھے + اوسی کی تحصیل و تعلیم پر مرتے تھے + پڑھتے اور پڑھاتے تھے +
سعی و کوشش بجالاتے تھے + آخر اس ناقدرنے بھی قدر پائی + خدا نے اوس کی
بھی منزلت بڑھائی + جو نثر ہی وہ عالی ہی + نظم سلک لآلی ہی + ہر لفظ کی تصحیح ہی + ہر لغت کی
تنقیح ہی + کون سی صنعت ہی جو اس زبان مین نہین + کون سی کیفیت ہی کہ اس کے بیان
مین نہین + ہی زبان ایک اور چار مزے + اس کی ہر بات مین ہزار مزے +
اب اس زبان کی تحقیق ہی + اور لفظ کی توثیق ہی + قواعد اردو کے رسالے ہین + اسناد ہین
ہین اور حوالے ہین + اور اگر سچ پوچھو تو اس زبان کی تحقیق بڑا کام ہی + اور جو اس مین

سعی کرے اوس کا بڑا نام ہی + اس واسطے کہ یہ زبان گویا ایک جہان ہی + اگرچہ ہندوستان کی
زبان ہی + ہر جگہہ کا لغت اس مین داخل ہی + ہر ایک ملک کی گفتار اِس مین شامل ہی + اِس نہج
پر اس کی ترویج ہی + جیسے عرب و عجم مین ترویج ہی + خدا کی بڑی قدرت آشکار ہی + سب
زبانون سے یہ ایک گفتار ہی + ۵ ہر زبان دان کو خوش آتا ہی بیان اُردو + کیا بڑی ہند
کے ملکون مین ہی شان اُردو + ہر زبان سے ہی کم و بیش علاقہ اِس کو + سب زبانون کا خلاصہ
ہی زبان اُردو + تا کسی کو اپنی زبان پر غرہ نہ آوے + اور کوئی یہ خیال نہ لاوے کہ خالق نے
ہر گروہ کو مجبور کر دیا ہی + اور ایک ہی کلام پر معذور کر دیا ہی + نہین - نہین ہر کسی کو اوس نے
طاقت بخشی ہی + اور ہر زبان پر طاقت بخشی ہی + جو لغت چاہے زبان پر لاوے + جو کچھ
سیکھے وہ آجاوے + بعد ازان اُس نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکھایا + کہ ایک زبان کو
چند لغت سے بنایا + رفتہ رفتہ اوس زبان کو وہ رواج دیا + کہ ایک ملک کے زن و مرد کو گویا
فرمایا + پس اِس زبان کی تحقیق کئی زبانون کی تحقیق پر منحصر ہی + اور بدون اِس کے نہایت
متعذر + جس کسی نے جو کچھ اسمین لکھا ہی + جو اوس کی آمیختہ زبانون سے آگاہ ہی + اس
کی خوبی کا گواہ ہی + چنانچہ اس زمانہ مین ایک بڑے دانا + تکلم کے توانا + فصیح زبان +
شگفتہ بیان + **نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر** سخن دان + نے بڑی
جانکاہی کی ہی + اُردو زبانون سے خیر خواہی کی ہی + ایک رسالہ **تذکیر و تانیث** کے
بیان مین تالیف فرمایا ہی + واقعی بڑی سعی اور عرق ریزی سے تصنیف فرمایا ہی + مذکر و
مونث **کلمہ** کا بیان ہی + ہر زن و مرد متکلم پر احسان ہی + ذکر زن و مرد ہی + مگر اپنی خوبی مین
فرد ہی + جتنی اِس کی قدر افزائی ہو بجا ہی + اور جس قدر اس کی روانی ہو روا ہی + زن و مرد پڑھین
اور پڑھاوین + اپنا روزمرہ بناوین + چنانچہ کلکتہ کے حکام والا مقام ہنر پسند نے اوس کو

پسند کیا ہی + مدارس مین اوس کے رواج کا فرمان دیا ہی + واقعی وہ کتاب لاجواب ہی +
ہر شخص کو دستیاب ہی + یہ گوہر یکتا کم قیمت کو بکتا ہی + ایک روپیہ کو مل سکتا ہی + اتنا سستا
ہی + اہل زبان لین + گویا زبان لین + حضرت مصنف کو راقم کی زبان سے دعا دین
اس منت اور محنت کا یہ صلا وین + ؎ واہ کیا فکر کا نتیجہ ہی + سچ تو یون ہی بڑا نتیجہ ہی +
یہ نتیجہ جہان مین رائج ہو + باعث کثرت نتائج ہو + اوس کی اولاد کے اناث و
ذکور + اس قدر ہون جہان مین نا محصور + شہر کے شہر جن سے ہون آباد + مال
سے اور جاہ سے ہون شاد + تا زبان اور زبان پہ ہو ملفوظ + چشم بد سے رہین وہ
سب محفوظ + خود مصنف بھی اون سے شاد رہے + لفظ و معنی سا اتحاد رہے +

نقل پرچہ جریدہ روزگار مدراس شمارہ ۳۹ جلد ۱ مطبوعہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ع

جلوہ محبوبیہ دو پیکر بر منصۂ بصیرت ارباب فضل و ہنر

دیدہ بازان شاہد فرحت افزاے علم و کمال + و جان بازان دلربائے مسرت انتمائے
فضل و جلال نے مدت دراز + و زمانہ دیر باز + اس آرزو مین بسر کیا + کہ ایک بار
معشوقہ زبان اردو جس سے تمیز تذکیر و تانیث کی حاصل ہو اپنے بر مین آجائے + او
دل پژمردہ سخنوران اس سے بسان گل خندان ہو جائے + لیکن یہ بات اونھین
میسر نہ ہوئی اور اس شوق و ولولہ مین اونھون نے اپنی جان شیرین دے دی خدا کا
شکر ہی + ؎ فلک پہ ہی مبارکباد یہ اب کس کے ملنے کی + یہ ایسا کون تھا ورہی یہ کس
کا بخت جاگا ہی + آس زمانے مین عشاق و آشفتگان لسان کو ایسی مرغوبہ دلکش
اور رعنائے جان بخش یعنی دو پیکر یہ مشاطگی لیاقت مآب جناب مولوی ظہیر الدین

احمد خان بہادر فرزند جناب مولوی نواب محمد خیر الدین خان بہادر محمود جنگ دام افضالہ کے ہین کہ جس کی مسرت مین وہ یہ کہہ رہے ہین ؎ آج محبوب دو پیکر سے وصال اپنا ہوا + صدقے سوجی سے نہ کیون اس پہ ہون فرحان ہوکر + الحق یہ جمیلہ جلیلہ وحسینہ شکیلہ اس حسن وجمال سے جلوہ آرائے عالم ہوئی ہی کہ کبھی اس سے پہلے نہ ہوئی تھی جس کی دید مژدہ نوید جاوید ہی اور جس کا نظارہ قابل دید ہی نہ لایق گفت و شنید اس کی زلف رسا کو مشاطہ جمال افزا یہ شانہ حسن بخش سے اس درستگی سے سلجھایا ہی کہ جس کے ہر تار سطر سے بوے تحقیق مہک رہی ہی واہ واہ اس محبوبہ مرغوبہ کے ایک ہزار پانسو ایسے جلوہ ہین کہ جو نہایت مستثنی اور خلاف قیاس کہلاتے ہین ہر ایک جلوہ پر ایک ایک اوستاد شعر خوان اگر راست پوچھو تو شعر کیا بلکہ غزل خوان ؎ کونسا جلوہ ہی اس کا جس پہ آتش اور صبا + ناسخ وآباد و مومن اور ظفر مرتا نہین + اللہ تعالی ہمارے مولوی صاحب جلیل القدر کی اس تیزی وذکاوت وفہم وفراست مین اور ترقی بخشے اور جواہر ولالی آبدار سے آپ کے دامن مرادات مملو ہون - پس ہر ایک سخنور اور شہر در پر شکریہ ہمارے لایق وفایق مولوی صاحب کا واجب ولازم ہی اور اشاعت اس رسالہ بے بہا کی جو مفید خاص و عام ہی نہایت ضرور واہم ہی -

نقل پرچہ کشف الاخبار کاشف الاسرار بمبئی

نمبر ۴۲ جلد ۲۶ مطبوعہ ۱۴ اگست سنہ ۱۸۷۹ع روز پنجشنبہ

ان دنون جناب ظہیر الدین احمد خان صاحب بہادر نے ایک کتاب

سو سومہ دو پیکر منظور شدہ ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کلکتہ اپنی تصنیفات نو سے ہمیشہ بذریعہ
ڈاک ہم کو مرحمت فرمائی ہی۔ سبحان اللہ اوس کے مطالعہ سے کمال دل شاد ہوا ہماری
ہمت اور جرات ایسی نہین ہی کہ جناب موصوف کے خیال عالی اور فکر رسا کی ایک شمہ
تعریف لکھ سکین۔ یون تصور فرمائے کہ تمام حدایق مضامین سے ایک ایک پھول چیدہ
چیدہ جمع کرکے وہ گلدستہ بنایا ہی کہ جس کے دیکھنے سے دو پیکر محبوب اور بستان چین
چین بول جاین مقام انصاف ہی کہ بقدرہ سو الفاظ تذکر و مونث کا ثبوت کامل دنیا
اور اوستادان سلف کے کلامون سے نظیرین لانا کیسی محنت شاقہ ہی اور کیا کیا دلسوزی
فرمائی ہوگی گویا واسطے طلبہ اور محققین کے ایک لغت تذکر و مونث کا جدا گانہ طبع کرکے
تذکیر اور تانیث کی بحث کالعدم کردی ماشاء اللہ ہمارے دانست مین بہ مقابلہ اس کے
زبان اردو مین آج تک کوئی کتاب نہ چھپی ہوگی اور نہ آیندہ امید پائی جاتی ہی اوس پر طرہ یہ
ہی کہ کتاب لاجواب قیمت ایک روپیہ فی جلد کمال اختصار کے ساتھہ معین فرمائی ہی معلوم
ہوا کہ مصنف صاحب کو فیض رسانی خلایق اور بقاے نام اپنے کا زیادہ تر خیال ہے مفاد
ظاہری سے کم توجہی ہے لہذا ہم برائے اس کے کہ ہمارے ناظرین اخبار اوس کے
مطالعہ سے محروم نہ رہین اونکی کاٹ شہیدون مین داخل ہوتے ہین اور مشتہر کئے دیتے
ہین کہ جن صاحبون کو اس کتاب نادرہ کا ملاحظہ منظور ہو منگالین۔

نقل نامہ مولوی عون الدین صاحب مورخہ ۲۳ رمضان ۱۲۹۵ھ

نسخہ نادرہ مشتہرکہ دو پیکر کہ جس سے بندہ ملتجی واقعی کئی ابواب مین مستفید و مستفیض ہوا
نعمت غیر مترقبہ و حلوائے بے دود کی طرح شرف ورود سے مشرف فرمایا گیا عرض

کیجیے جو دل وجان نے حظ اوٹھایا کیا کیا شکر الٰہی زبان پر آیا - اس سے پیشتر ترجمہ رسالہ
ملاعلی قاری کہ اُس رسالہ کو یہہ ترجمہ نہایت زیبا و سزاوار اور موجب افزونی عز و وقار
اوس رسالہ کا اس دیار مین ہی بسان نعمت غیر مترقب بندہ ملتجی پر مبذول و مفضول
ہوا جس جس نے یہان اوس رسالہ کو دیکھا بصد شوق پڑھا اور اوس ترجمہ کی آبداری
و سلاست پر دم بہ دم صل علے کہا - کیا رنگا رنگ توصیف و ثنا کی - افسوس کہ اس
نعمت بے بہا کے شکریے مین بندہ ملتجی سے تاخیر کی بلکہ ادا ہی نہ کیا اس پر بندہ ملتجی
نہایت خجل و شرمسار ہی بلکہ صدگونہ عتاب کا سزاوار ہی مگر اوس عفو عام و کرم مخصوص کا امیدوار
و طلبگار ہی امید کہ یہ امید و طلب چیز ہو اور آیندہ خدانخواستہ اس آئین کے انعامات و کرامات
سے کبھی محرومی نہ دیکھی جاوے -

ترجمہ تحریرات افسران سرکار انگریزی بابت طبع اول

نمبر ۸۶۵۸ - مورخہ ۹ اکتوبر ۱۸۷۵ء

خدمت ظہیر الدین احمد خان صاحب بہادر مقام حیدر آباد دکن

جناب - آپ نے جو اپنی تصنیف دربارہ تذکیر و تانیث اسماے اردو بھیجی مین اوس کا بہت
ممنون ہون - صوبہ ہذا مین اسقدر قلیل طلاب اردو ہین کہ مین کوئی جلد خرید نہین سکتا جسکا مجھی
افسوس ہے بہر حال مین نے آپ کی کتاب ایک فاضل زبان اردو کے پاس برائے تقریظ بھیجی ہے

آپکا خادم
سی - ای - آر - برونگ ایم - اے
ناظم تعلیمات ملک متوسط

نمبر ۸۸ الہ آباد ۱۲ر اکتوبر ۱۸۷۸ء

بخدمت نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب عزت عرض یہ کہ آپ کی کتاب قانون زبان اردو مشعر بہ دریافت مذکر و مونث تباریخ ۵ اکتوبر ۱۸۷۸ء پہونچی۔

مین نے سالم کتاب پڑھی اور بہت محظوظ ہوا۔ نہایت عمدگی سے مرتب ہوئی ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف نے محنت شاقہ اوٹھائی ہے اور پایہ کمال کو پہونچا ہوا ہے۔

اب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ بالفعل سررشتہ تعلیم کو کوئی نئی کتابین خریدنا نہین ہے اس لئے آپ کی خالص اور دلی شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہون۔

آپکا خادم

آر۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ گرفت

ناظم تعلیمات۔ ملک شمالی غربی و اودھ

نمبر ۴۷۲۔ مرقوم ۳۰ر اکتوبر ۱۸۷۸ء مقام اکولہ

خدمت نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب۔ بجواب خط مورخہ ۵ ماہ حال عرض یہ کہ آپ کی اردو گرامر موسوم بہ دو پیکر شامل کتب انعام سال ۱۸۸۰-۷۹ء کر لی گئی ہے کیونکہ سال حال کی کتابین خریدی جاچکی ہین۔

آپ کا خادم

نارائن۔ بی ڈانڈیکر

ناظم تعلیمات ملک مشتہرکہ حیدر آباد

نمبر ۹۰۱۲ مرقومہ ۱۹ اکتوبر ۱۸۷۸ء

خدمت مسٹر ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب مین آپ کی کتاب کی ایک تقریظ ملفوف کرتا ہون - جو راے اوس مین دی گئی ہے نہایت مفید ہے - براہ کرم چار جلدین اور بشمول یک جلد رسلہ جملہ پانچ جلدون کی ایک بل روانہ فرماے

آپ کا خادم

سی - اے - آر بروننگ - ایم - اے

ناظم تعلیمات ملک متوسط

تقریظ متذکرہ بالا

دو پیکر

مین نے اس دلچسپ رسالے کو تمام و کمال پڑھا اور بہت محظوظ ہوا یہ اون اسما سے بحث کرتا ہے جس کی جنس کی تمیز صرف محاورہ پر ہے اس مین نظایر مجمل اور عمدہ منتخب ہوئی ہین اور اکثر کرکے ناسخ و آتش اور مومن و غالب سے لی گئی ہین جو نہایت نامور شعرا لکھنو اور دہلی کے ہین مگر خود یہ زبان اردو کی کلین بھی باہم بعض اسما کی جنس مین اختلاف رکھتی ہین مثلاً بلبل و نقاب وغیرہ ان کو مصنف نے مناسب نظایر دیکر سہارا ہے -

یہ رسالہ نہایت جانکاہی سے تیار کیا گیا ہے اگرچہ عملاً کارآمد کم ہے - ہان کتب خانجات مدارس کے لیے ایک قیمتی افزایش ہوسکتا ہے -

یہ تحریر باادب تمام خدمت ناظم صاحب تعلیمات ملک متوسط بجواب نشان ۸۲۷ مورخہ ۱۰ ماہ حال گزرانی جاتی ہے - دستخط - سید ابو الحسن - مدرس فارسی - ہئی اسکول جبل پور

نمبر ۱۶۴۹ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء مقام مدرسہ کلکتہ

منجانب ایچ - بلاکمن اسکوئر - ایم - اے
مہتمم مدرسہ کلکتہ

خدمت ناظم تعلیمات

جناب - آپ کے سرکاری مراسلہ نشان ۲۰۰۷ مورخہ ۱۴ ماہ رواں کے جواب میں عرض نیاز یہ کہ نہایت عمدہ طریقہ مصنف کی امداد کا یہ ہوگا کہ چند نسخے فرض کیجیے ۳۰ جلدیں بمراد تقسیم بہ مدارس ورنی اسکولس وکالیجس خریدی جائیں سرکار تو اس کی چھپائی اپنے ذمہ نہیں لے سکتی - خود مصنف کو اس کا طبع کرانا چاہیئے تا متعدد مقامات سے کے وزن وقافیہ کی غلطیوں کی صحت کا اطمینان حاصل ہو - مطبع عبدالرحمن واقع کانپور سے مصنف خط وکتابت کرسکتے ہیں - مجھے جہاں تک علم ہے یہ مطبع نہایت عمدہ ہے -

آپکا خادم
ایچ - بلاکمن مہتمم

نمبر ۲۲۵۵ -

نقل ہذا خدمت افسر منصرم کار ریزیڈنسی حیدرآباد بغرض اطلاع وبجواب نشان ۲۴۶ مورخہ ۶ ماہ حال مرسل وبگارش کہ میں ۳۰ نسخے بقیمت مناسب خریدنے کو مستعد ہوں -

دستخط - اے ڈبلیو - گیت
منصرم ناظم تعلیمات

EDUCATIONAL DEPARTMENT.

No. 8658.

From,

The Inspector General of Education.
Central Province.

To,

Zahir-ud-din Ahmad Khan, Sahib Bahadur,
Hyderabad (Deccan).
Dated 9th October 1878.

Sir,

I am much obliged to you for your treatise on Masculine and Feminine Nouns in Urdu. We have so few Urdu learners in these Provinces that I regret I can take no copies, I have sent your book for review to a competent scholar.

I have &c.
(Signed) C. A. R. BROWNING, M. A.,
Inspector General of Education
Central Provinces.

No. 88.

Allahabad, 21st October 1878.

To Nawab Zahiruddin Ahmad Khan Bahadur.

Sir,—I have the honor to acknowledge the receipt on the 5th October 1878 of your Urdu Grammar, regarding the distinction of Genders.

I have read the whole Book and it has given me a great amount of pleasure. It has indeed been neatly got up and shows that its author has taken great pains, and that he has attained a high degree of proficiency.

I have to apprize you that at present the Educational Department does not stand in need of purchasing any new books, and your Manual is therefore returned with sincere and hearty thanks.

I have, &c.
(Signed) R. T. W. GRIFFITH,
Inspector General of Education,
North West Provinces and Oudh.

DEPOT.

No. 472 of 1878-79.

From,

THE DIRECTOR

OF PUBLIC INSTRUCTION,

Hyderabad Assigned Districts,

To

Nawab Zahiruddin Ahmad Khan Bahadur, Hyderabad.

Dated Akola, 30th October 1878.

Sir,

With reference to your letter dated the 5th Instant I have the honour to state that your Urdu grammar entitled "Do Paikar" has been entered in the List of Prize books and that some copies of it will be taken for Prizes for the year 1879-80, the books for the current year having all been purchased.

I have the honor to be,

Sir,

Your most obedient servant,

(Signed) NARAYAN B. DANDKAR,

Director of Public Instruction,

Hyderabad Assigned District.

EDUCATIONAL DEPARTMENT.

No. 9012.

From,

The Inspector General of Education,

Central Provinces.

To,

Mr. Zahir-ud-din Ahmad, Khan Bahadur

Hyderabad (Deccan)

Dated 19th October 1878.

Sir,

I enclose a critique on your book. The criticism is favourable. Please send me four copies and a bill for all five copies, including the one originally sent.

I have, &c.

(Signed) C. A. R. BROWNING, M. A.

Inspector General of Education,

Central Provinces.

DO PAIKAR.

I have read through this interesting pamphlet. It greatly amused me. It treats of those nouns, the determination of whose gender depends altogether upon usage. The quotations are appropriate and well selected. They are taken generally from *Nasikh* and *Atash*, Momin and Ghalib, the most eminent poets of Lucknow and Delhi. But these manufactories of the Urdu language themselves differ as to the gender of certain nouns as بلبل "nightingle" نقاب "veil" and many others. These the author has supported by appropriate quotations.

The treatise seems to be of little practical value, though very elaborately executed. It may form a valuable addition to school libraries.

Respectfully submitted to the Inspector General of Education, Central Province, with reference to his No. 8727, dated 10th instant.

(Signed) S. ABUL HUSSAN
Persian Teacher High School,
Jubulpore.

No. 1649.

From,

H. BLOCHMAN, Esq. M. A
Principal Calcutta Madrasah.

To,

The Director of Public Instruction
Calcutta Madrasah, 24th April 1877.

Sir,

In reply to your Office Memo No. 2007, of the 14th instant, I beg to inform you that the best way of assisting the author is to subscribe for a certain number of copies (say 30) for distribution among the Madrasahs, High schools and colleges. The Government cannot undertake the printing of the work; it is necessary that the author should see it through the press himself, in order to ensure the correctness of the numerous metrical passages. The author might apply to the manager of Abdurrahman's Lithographic Press at Khanpur (Cawnpore) to lithograph the work. This press is the best that is known to me.

I have &c.
(Signed) H. BLOCHMAN,
Principal.

No- 2255.

Copy forwarded to the Officer in charge of the Hyderabad Residency for information, with reference to his letter No. 46-P., dated the 6th. Instant, with an intimation that I am willing to subscribe for 30 copies of the work at a moderate price.

Fort William, }
The 26th. April 1877. }

(Signed) A. W. GUIT,
Officiating Director of Public Instruction.

Translation of the Preface written by the very Reverend Mowlana Mowlavi Shuja--at Husain Sahib.
DO PAIKAR.

The above work is designed to supply a want which has long been felt by those who have the care of the youth of both sexes. An extended work showing the general usages of the Urdu language to be presented to the attention of the young during those years which are assigned to scholastic instruction is a task which has never before been undertaken by any person. Yet it is of no small importance that they should acquire a relish for such study as will lead them in the maturity of their faculties to desire the highest advantage from the author's production. In this point of view the grammatical works in general use in schools exhibit some cardinal faults and difficulties. They contain rules on Syntax and Etymology framed by a variety of authors whose invention could not be perused by the youth of either sex without serious damage to the purity of their style. In addition to this the tendency of the selections thickly scattered over many of our school grammars is not only not in harmony with, but is in some respects hostile to the more enlightened spirit of the present age. The volume now submitted to public patronage aims to produce an entirely opposite effect. Its design is to bring before the minds of the young the highest accuracy of the language of our country. It has been compiled and written in the hope of attaching them to those principles which good and wise guardians would desire that their proteges should imbibe.

The volume before us can fairly claim to have been compiled with deligence, care and good sense and contains very choice selections, these qualities are sufficient to make a book valuable and at the same time readable. Such proprieties are rarely found in modern books. The rules and examples with which the author furnishes us must still, we apprehend, be considered as so

much raw material. It wiil be highly useful to drop the mataphor. I am afraid that this work will be less acceptable to those who read for the sake of reading than to those who read in order to speak and write the Urdu language with accuracy. We think the literary men of Lucknow and Delhi will be chagrined on perusing this volume compiled by a Madrasee noted for the purity and elegance of its style.

Extract Translation from an Article which appeared in the Nusrathul Akhbar No. 22, Vol. 6.

DO PAIKAR

1st. August 1881.

Our learned friend Nawab Zahir-ud-din Ahmad Khan Bahadur has undertaken the difficult task of compiling and composing an Urdu Grammar. The subject matter of his manual is the distinction of gender. It contains several exceptional rules and numerous illustrations with copious notes. The book has been received by the Urdu knowing public at large with the greatest pleasure, for it is more advantageous to youg students, who have been endeavouring to knock at the doors of the India universities, and it is also serviceable to other young, intelligent and deeply interested, and highly educated minds of this vast peninsula. Copies of the same book have been forwarded to the constituted educational authorities of Bengal and other Sister Presidencies. The author expecting that his manual would be introduced into several higher and middle class institutions; and we learn that the Director of Public Instruction in Bengal has kindly given the manual a place in the curriculum of studies for the Government schools throughout that Presidency We hope that similar steps will also be taken by the authorities of the Sister Presidencies.

JURREEDAI ROZGAR No. 39 Vol. 4

Dated 15th. October 1878.

A certain gentleman of high reputation in letters had often endeavoured and tried to the best of his knowledge to prepare an Urdu Grammar, but time and circumstances permitted him not to gain his object in view. But our learned friend Nawab Moulvie Zahir-ud din Ahmad Khan Bahadur, son of the very Reverend Nawab Moulvie Khir-ud-din Khan Bahadur Mahmud Jung has brought out a work of mental labour on the same subject with numerous exceptional rules, and innumerable illustrations with copious notes. The manual treats mostly of the distinction of the gender, which part of speech generally perplexes the minds of young students

and tyros in Urdu. This *vademecum* has surely earned for him a high literary reputation and has placed him in the most cosnpicuous position among the Urdu scholars of his age.

The book is excellently got up and is written in such a highly practical style that the best Urdu Poets of the middle ages like Zuffur, Momin, Nasikh and Aabad might envy his position. Our young author has immortalized his name and rendered himself famous not only among his contemporaries, but to ages yet unborn; even among wit, humour, literary taste and high and noble sentiments appear in the work. We sincerely pray for his success in all similar undertakings for the benefit of young Urdu students and the Public at large.

"Honor and Shame from no condition rise,
Act well your part,—there all the honor lies."

In the path of life each should follow the bent of his own genious, so far as it is innocent.

KASHFUL-AKHBAR BOMBAY, No. 42, Vol. 26.

Thursday, 14th. August 1879.

We have to acknowledge, with thanks, the receipt by post, of a Work entitled "Do paikar," compiled by Zahir-ud-din Ahmad Khan Bahadur and published with the approval of the Director of Public Instruction, Calcutta. The appearance of a work, so original in its conception, and so ingeniously and carefully elaborated, requires no comment. We confess our inability to do it full justice, by pointing out its various merits. The learned author has spared no pains to make the work exhaustive. His selection of 1,500 words, to show the distinction of gender in Urdu, a subject always difficult for the learner to master, speaks not only for his patience and industry, but also for his intimate aquaintance with Urdu literature. The Student of Urdu Grammar will, if he exercises ordinary perseverance, in a short time, find his mind stored with quotations and apt sayings from various authors, with which the work is enriched, illustrative of the distinction of gender in Urdu. The advantage to be derived from such illustrations is that the young mind aquires a foretaste for literature, which it cannot fail to seek to satisfy in time. The author, we are glad to see, had carefully tested the practical usefulness of his brochurê before he ventured to launch it on the great ocean of literature. We have little hesitation in saying that posterity will remember with gratitude an author who has contributed to facilitate the study of Urdu Grammar; and we have every hope that the "Do Paikar" will soon acquire an extensive popularity and become a class book wherever the Urdu tongue is spoken.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الحمد للہ والمنہ کہ اِس رسالہ کے دوبارہ طبع کی بھی نوبت آئی۔ پہلے پہلے تو قوم بلکہ اہل علم کی بے قدری نے اسے عزلت گزین ہی بنا رکھا تھا مگر جیسے عادت دنیا ہی بیس بائیس سال گزرنے کے بعد اب اس کی مانگ ہونے لگی ہی اور بہت سے خطوط اِس کی طلب مین مصنف کے پاس آئے ہوئے ہین حال یہ کہ کوئی نسخہ باقی نہ رہا لہذا اسے نظر ثانی کر کے چھپوانا لازم آیا۔

جس کسی نے اس کا نسخہ طبع اول دیکھا ہوگا وہ اب یہ نسخہ دیکھہ کر کہہ اوٹھیگا کہ یہ بالکل جدا کتاب ہی مگر حقیقت یہ ہی کہ مین نے بہت باریکی سے اِس مین نظر کی ہی اور نصف سے زیادہ کو بدل دیا ہی اور بہت سے فواید تحقیقات کے ساتھہ بڑھائے ہین جس سے سچ مچ اس کی اگلی صورت اور حیثیت ہی بدل گئے ہین اور حجم قریب دونے کے ہو گیا ہی۔

یہہ بات مخفی نہین کہ دنیا مین جتنی زبانین ہین اون کی روانی اور سیاقی پر سے

پتا لگ جاتا ہی کہ بانیٔ اوّل نے کس ضابطہ پر اس کی بنا رکھی ہی کیونکہ اہل زبان بے خواستہ اوسی ایک طریقہ پر اپنے مفردات و مرکبات اور جملوں کو استعمال کئے جاتے ہین قواعد کسی بھی زبان کے سابق سے نہین لکھے گئے بلکہ اسی طرز مشکلین سے بعد کو بہت آسانی کے ساتھ قواعد مرتب ہوتے گئے ہین اور یہ بھی مخفی نہین کہ عوام کسی کسی موقع پر جادے سے دور جا پڑے ہین تو وقت انضباط قواعد خواص کی تحریرون اور تقریرون پر سے صحت کر لی گئی ہی اور بعض وقت استداد زمانہ اور کثرت استعمال کے باعث یا جیسے عادت شعرا ہے اہل ہند ہی بے پرواہی یا رعایت شعر کے لئے مثلاً مونث کو مذکر یا اوس کے برعکس باندھ دینے سے ایسے مستند اہل لسانون مین بھی اختلاف آن پڑا ہی مگر جب دونون ہمپایہ مسلم ہوئے ہین تو خواہ مستثنیات مین یا دو جہتین کے طور پر کلیہ بنا دیا گیا ہی اور اوسی کے ماننے پر سب عام و خاص مجبور رہے ہین - لیکن مین اپنے ناظرین سے معافی چاہ کر یہ لکھنے پر مجبور ہون کہ ہندوستان اس قاعدہ واجب التعمیل سے بے بہرہ ہی - یہان ہر شخص جو دریاے جمنا کے پار یا حدود اراضی ملک دکن سے شمال جانب کا رہنے والا ہی خواہ وہ کسی بھی پایہ کا کیون نہ ہو اہل لسان ہی اور یہ خرابی زیادہ تر اس وجہ سے پڑی ہوئی ہی کہ یہان کے امزجہ مین تقلید پسند ایک کتاب مین نے لکھی بس اوستاد مان لیا گیا - دو کے نے میری زبان سے بدل کر کوئی عبارت گڑھی اور وہ متوطن ملک شمال ہی تو وہی میرا بھی اوستاد مسلم ہوا پھر یہ تمیز نہین کہ ہمین کاروبار دنیاوی مین کس کے مقلد ہونا چاہیئے علمی مسائل مین کس کی اتباع مناسب ہی دینی امور مین کسے مطاع سمجھین اور کس فن کا کون سند مانا جاے - بلکہ مین افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ کوئی صاحب رسوخ کرسی حکومت پر سے ایک فاش غلط فقرہ بھی کہہ بیٹھین

تو اون کے زبردست اوسی کو وحی سمجھ لیتے ہین اور رفتہ رفتہ ملک بھر مین اوسی کا رواج ہو جاتا ہی۔ ہمارے محاورہ مین یہہ جملہ یعنے پتا چلتا ہی کبھی نہ تھا بلکہ اس کے عوض پتا لگتا ہی مستعمل تھا ایک صاحب حکومت نے میرے ہی روبرو کہہ دیا کہ فلان کارروائی کا پتا نہین چلتا بس اون کے ایک ماتحت نے فوراً ہی یہ جملہ اپنے مراسلہ مین لکھ مارا اور اب ملک بھر مین یہی محاورہ ہی اور سابق کا محاورہ کم ہو چلا یقیناً بہت تھوڑے عرصے مین گم ہو جائیگا۔ یہی حال معلوم دنیا کا ہوا ہی حالانکہ لفظ معلوم اسم مفعول ہی اور ظاہر ہی کہ اس کے ساتھ لفظ ہونا موزون ہوگا نہ لفظ دینا۔

میرے اوستاد مرحوم مغفور مولوی شجاعت حسین صاحب موہانی فرماتے تھے کہ ایک وقت اونھون نے ایک حاکم کی عبارت مین وقتاً فوقتاً کو کاٹ کر وقتہً بوقتہً بنا دیا حاکم موصوف بہت خفا ہوے کہ ایک فصیح محاورے کو تم نے کاٹ دیا۔ اب عربی دان انصاف فرما سکتے ہین کہ وقتاً فوقتاً کس قدر لغو ہی۔

بعض وقت ایسی غلطیون کے دو فریق اور دو رائین ہو جاتی ہین اور اگر وہ غلطی کرنے والا مقبول عام ہی یا اوسے قبول کرنے والے تعداد اور قوت مین بڑھ کر ہین تو عموماً اوس کی غلطی فصیح ترین شمار ہونے لگتی ہی جیسا سہی اور راس کہ دراصل صیح اور راست تھے اور اب یو ہین مستعمل ہین۔

تقلید کی یہان تک نوبت پونھچی ہی کہ معنے بے معنے بھی الفاظ مستعمل ہو جاتے ہین چنانچہ انگریزی مین لکھتے ہین ایٹ سیٹرا ایٹ سیٹرا اور چونکہ اس کے حاصل معنے وغیرہ کے لئے گئے ہین اُردو مین لکھنے لگے وغیرہ وغیرہ حالانکہ لفظی معنے کے لحاظ سے ایٹ سیٹرا کے معنے ہین اس کے سوا اور بھی اور وغیرہ کے معنے ہین اس کے سوا

جو کچھ ہو جیسا اِس شعر مین لفظ ورا ے کے معنے ہین ناسخ ورا ے ابو الفتح سلطان غازی +
فدا ے ابو الفتح سلطان غازی + پس ایٹ سیٹرا حاوی ہی جامع و مانع نہین اوس کی تکرار ممکن
ہی برخلاف لفظ وغیرہ کے - قطع نظر اس کے وغیرہ کا تثنیہ اور وغیرہ کی جمع بھی ہوتی ہی برخلاف
ایٹ سیٹرا کے جیسا وغیرہما اور وغیرہم پس اگر وغیرہ کی تکرار جایز ہو تو وغیرہا وغیرہما اور وغیرہم
وغیرہم بھی کہنا جایز ہوگا -

جس تقلید کی ہمین شکایت ہی اوسمین ایک رسم الخط کی بھی تقلید ہی - ایک اہل شمال
نے حقارت سے کہا کہ یہان کوئی بھی صحیح املا لکھنے والا نہین ملتا - لفظ تک کو ایک مرکز
بڑھا کر تنگ لکھا کرتے ہین مین کسی سے کتابت نہین کرا سکتا - یعنے اون کے پاس صرف
لفظ تک کا املا غلط کرنے سے کل دکھنی ناخواندہ تھے حالانکہ خود صاحب ممدوح لفظ مفرد
کے ٹکڑے اوڑایا کرتے تھے چنانچہ کریگا کو لکھتے تھے کرے گا اور یہ رسم اب عالمگیر بھی
ہو چلی ہی -

رسم الخط کا قاعدہ یہ ہی کہ ایسا لفظ منقطع کر کے نہ لکھا جاے جس کے اجزا بالذات
معنے نہین کرسکتے اور ایسے اجزا متصل نہ لکھے جاین جو علیحدہ معنے کرسکتے ہین مثلاً کیجیئگا
اور کریگا دونون لفظ مفرد غیر منقسم ہین پہلے مین گاف و الف امر کے ساتھ ادب مخاطب ظاہر
کرنے کے لئے مستعمل ہی اور دوسرے مین بطور علامت مستقبل کے اور یہ دونون مستقل
معنے نہین کرتے اس واسطے اپنے جزو اصلی یعنے خاص فعل سے منقطع و منفصل نہین
ہوسکتے پھر کیجئے اور گا اور کرے اور گا کس طرح جدا کر کے لکھے جاسکتے ہین برخلاف
اس کے لفظ سے تے ایسی علامت ہی جو بالذات بامعنی ہی جیسا اوس کے خاص بیان مین
مذکور ہوگا پھر بیٹھنے اور سے تے ملا کر لکھنا ہرگز صحیح نہین ہوسکتا - اِسی طرح مین اور کے اور کر

اور کو اور سے اور کا وغیرہ علامتون کو لفظ اصلی کے ساتھ ملا دیتے ہین چنانچہ حالتین اسکیو اسطے۔ لیکے۔ دیکھکر۔ کیونکر۔ تمکو۔ ہمسے۔ اسکا وغیرہ اور اِس سے بڑھکر دو یا تین جدا مستقل لفظون کا ملا دینا ہی مثلاً فیفصد رجبت۔ ضلعمراد آباد۔ پانیوالا۔ بیوجہہ۔ یکیجاے رکھلیگئی۔ لیگیا۔ بعبیجد یجائگی۔ جسطرح۔ ابتک۔ جبکہ۔ وغیرہ۔ جس سے بعض صورتون مین تو منعنے ہی خبط ہو جاتا ہی مثلاً دے جاین (جمع مذکر) کو دیجاین لکھتے ہین جس سے وہ لفظ جمع مونث ہو جاتا ہی۔ ہان ایسے لفظون کا ملا کر لکھنا ضرور ہی جو مرکب ہو کر مثل مفرد کے معنے کرتے اور مستعمل ہوتے ہین جیسے علیحدہ۔ عالمگیر۔ باہمدیگر۔ ہمبارہ۔ وغیرہ

فارسی وغیرہ کے املا کو بگاڑنا بھی ایک نا سود بات ہی۔ چنانچہ فارسی مین ذال نہین ذ دیکھو گاذر اور گذر اور گذارش وغیرہ ذال سے غلط ہی۔ سمتس لفظ انگریزی ہی اور انگریزی مین حرف (ث) نہین ہی مگر اہل شمال اسے ث سے لکھتے ہین۔ لفظ وتیرہ اور توتیا تاے قرشت سے ہی اون کو طاے حطی سے لکھنا خطا ہی۔ اور اور بہت سے الفاظ عربی کی ناقابلیت کے باعث محرف اور ساختہ کردے گئے ہین اور اسی بے علمی سے ناخواندہ جاہلون مین ایسے جھگڑے برپا ہو گئے ہین کہ بعض نیم ملا ان کے رفع کرنے کی غرض سے اِس کوشش مین پڑے ہوئے ہین کہ املا ہی کا امتیاز اوٹھا دیا جاے۔ مصالح ایک عربی لفظ ہی جس کے معنے ہین ایسی چیزین جو درستی کے لئے استعمال مین آتی ہین مثلاً سالن اور پان کو خوش مزہ اور خوشبو کرنے کی اشیا یا عمارت مین استحکام پیدا کرنے والے اسباب وسامان مگر مسالہ سین و ہاے ہوز سے مستعمل ہو رہا ہی۔ ایسا ہی لفظ مثل پر بحث ہونی لگی ہی اور بعض لکھنی بھی باتباع اہل شمال مسل سین سے لکھنے لگے ہین اور حجت یہ لاتے ہین کہ یہ سلسلہ سے مشتق ہی چنانچہ

ایک مالدار ذی وقار کی زبانی یہ توجیہ سن کر مجھ سے نہ رہا گیا بے اختیار کہہ اوٹھا کہ اب معلوم ہوا کہ رباعی سے ثلاثی پیدا ہوتا ہی اسی طرح لفظ مقطعہ عربی ہے یعنے ایک حصہ زمین کا جو کسی بڑے قطعہ سے قطع کر کے علیحدہ کیا گیا ہو مگر جن بیچارون نے یہ لفظ عربی سنا ہی نہ تھا اخبارون تک مین ہنسی اوڑائی اور اپنی ہی جہالت کا ثبوت دیا۔ کسرات سین سے اجزا اے اوون کو کہتے ہین اور کثرات ثا سے مثلہ سے زیادہ کے معنے پر آتا ہی پس حسابات مین کسرات آنہ پائی سین سے چاہیئے نہ ث سے۔

اسی طرح عربی مذکر الفاظ کو ی لگا کر مونث بنا دیتے ہین چنانچہ انتظاری۔ اضطرابی۔ انکساری تساہلی۔ تغافلی۔ تقرری۔ تبدلی۔ تبدیلی۔ وغیرہ۔ اور کبھی فارسی مین بھی ایک ی زاید کردی جاتی ہی جیسے دیری۔ سبار کبادی۔ پرورشی وغیرہ۔

وتیرہ یا طرز یا سیاق زبان یعنے وہ آمد اور زبان کی روح ثابت کرتی ہی کہ وضع نے کس قاعدہ و اصول پر اسے ڈھالا ہی صاف بتاتی ہی کہ جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یائے معروف ہو وہ مونث ہونا چاہیئے اسی بنا پر جتنے لفظ تفعیل کے وزن پر آتے ہین سب مونث ہوتے ہین مگر اس مین سے خاص کر ایک لفظ تعویذ کیون مذکر ٹھہر گیا اور دکن والے اصلی قاعدہ کی پابندی پر اسے مونث باندھین تو معیوب کیون ہی ایسا ہی تیر اور گیت باوجود حرف اخیر کے ماقبل یائے معروف ہونے کے شمال مین مذکر باندھے جاتے ہین۔ تو دکھن مین پیپ کا مذکر باندھنا کیون نہین معفو عنہ سمجھا جاتا۔ اسی طرح قاعدہ بتاتا ہی کہ جو لفظ الف و ہا مین ختم ہو مونث ہی جیسے آہ۔ باہ۔ کاہ۔ تھاہ۔ وغیرہ حتے کہ چاہ بمعنی محبت بھی مونث ہی پھر چاہ بمعنی کنواں کیون مذکر ٹھہرا چنانچہ آتش جان شیرین سے بھرے دل کو تمنا ہی یہی + آب شیرین کے عوض چاہ زنخدان تیرا +

محاورہ ایک ایسی چیز ہی جو ہر ملک کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہی۔ بعض الفاظ بعض
قوموں کے میل جول یا بعض عادتوں اور حادثوں کی وجہ سے کسی خاص ملک مین پیدا
ہو جاتے ہین جو دوسرے ملک مین نہین ہوتے بلکہ وہان اسی غرض کے پورا کرنے
کو دوسرے ہی الفاظ ہوتے ہین مثلاً یہان ٹپہ وہان ڈاک یہان کرٹوڑ گری وہان پرسٹ
یہان پن دہان لگان یہان جام وہان امرود یہان سیتا پھل وہان شریفہ یہان پیالی
وہان ارہند خربزہ یہان بٹانا وہان مٹر اسی قبیل سے نیلام ایک لفظ ہی جو نہ ہندی ہی نہ اُردو
انگریز حاکمون نے خدا جانے کہان سے اسے لاکر شمال ہند مین چھوڑ دیا اوس کی
جگہ پر یہان لفظ ہراج مستعمل ہی۔ پس مین نہین جانتا کہ ہراج کے بولنے والے نیلام پر اور
نیلام کے لکھنے والے ہراج پر کیون ہنسی اوڑا ین چنانچہ اسی طرح شیگرام زبان
اردو کا اور جھٹکا ہندی لفظ ہی اور یہہ دونون جلدی کے معنے رکھتے ہین اور مدراس وغیرہ
سے یہان آکر دو قسم کی گاڑیون کے معنے پر مستعمل ہو گئے ہین۔ اور لفظ ڈبا بمعنی ریل
کی ایک گاڑی کے بمبئی سے آیا ہی۔ اور اسی طرح آلو کو بمبئی مین چونکہ انگریز لائے ہین
وہان اوسے بٹاٹے بولتے ہین جو لفظ پوٹیٹو کا بگڑا ہوا تلفظ ہی اور ایسا ہی ایک قلمی
آم ہوتا ہی جو حیدرآباد مین گوٗے آیا ہی پس یہان اوس کا نام گووا بندر ہی اور مدراس مین وہ
پیٹر پسند کہلاتا ہی کیونکہ مسٹر پیٹر نے وہان اوسے رواج دیا۔ غرض ایسا ہی کھانا اوس غذا کو
کہتے ہین جو معمولاً پیٹ بھرنے کے لئے استعمال مین آتی ہی پس چونکہ دکن مین چانول
معمولی غذا ہی اور روٹی شاذ اور کمتر کھائی جاتی ہی اِس لئے کھانا پکے ہوئے چانولون کو
بولتے ہین روٹی کو نہین کہتے اور پکے اور کچے چانولون کی تمیز کے واسطے خشکا اور
چانول دو جدا لفظ مستعمل ہین اور اگر خشکے کو چانول کہہ دیجئے تو ہنستے ہین پس اہل شمال کا

لفظ کھانا پر ہنسنا یا پکے ہوئے اور کچے دونون کو چانول بولنا کیون کر جایز ہو سکتا ہی
وہ چاہین روٹی کو بہ وجہ آن کی معمولی غذا ہونے کے کھانا کہہ لین ۔ ہم اون پر ہنسینگے ۔

ایسا ہی لفظ تقصیر ہی جو یون مثلاً استعمال ہوتا ہی تقصیر آپ ہی فرماین کہ مین نے کیا عرض
کیا تھا جس کے معنے یہ ہوتے ہین کہ تقصیر معاف آپ ہی فرماین کہ مین نے کیا
عرض کیا تھا ۔ پس اگر یون تقصیر بولنا قصور ہی تو دلی مین بادشاہ کو کرامات کیون کہتے تھے
اور سالم ہندوستان بھر مین تقصیر کے مقام پر حضور کیون مستعمل ہی ۔ اس کے تو معنے
سامنے کے ہین یہی حال تسلیم اور تسلیمات اور آداب کا ہی ۔ کیا جناب اور صاحب کے
اصل معنے وہی ہین جن معنون پر ہم انھین استعمال کرتے ہین ۔ پھر کیون نہ ہر لفظ پر ہم
اپنے ہی آپ پر ہنس لین ۔

ایسا ہی بہت سے محاورے اہل شمال خود استعمال کرتے ہین مگر ہم کو ادس
کے مجاز نہین سمجھتے چنانچہ دلی کی بیگمون کی زبان مین ہی ہم سار کی غریبون کو کون پوچھتا
ہی ملاحظہ ہو اشعار ہادی النسا مگر کسی دکھنی کی زبان سے لفظ سار کا یا سریکا نکل جانا قابل
مضحکہ ہوتا ہے ۔ ایسا ہی لفظ آسرا ۔ **وزیر** زور یا زوے جوان ہی آسرا ہر پیر کا + دیکھ لو
دست کمان مین بھی عصا ہی تیر کا + آور دھاگا ۔ **ایضاً** کوئی زنار پہنتے ہین ہم + بت
عبث دھاگے دیا کرتے ہین + اور سر کنار ندلرزا یہ اضطراب سے میرے مرا مزار +
جو سنگ لوح اپنی جگہ سے سرک گیا + آور ننھا اور ننھی وغیرہ **جان** جی سے بھاتے ہین
مجھے باجی تمھارے ہاتھ پاؤن + گورے گورے ننھے ننھے پیارے پیارے
ہاتھ پاؤن + **رنگین** آخری ہی چارشنبہ چل دو وہان جس جگہ + ننھا سا باغ ہو اور
ننھی ننھی کیاریان + اور جتن **جان** نگوڑی بھنڈیان ایسی بری یہ ہوتی ہین + کسی جتن

سے ٹپکا و لعاب رہتا ہی + اور کاڑھنا اور ناٹھنا وغیرہ دیکھو فرہنگ آصفیہ صفحہ (۲۴ و ۷۰) جلد سوم

ہان بے شک محاورون اور اصطلاحون کے اختلاف سے یہ الفاظ ہمارے ہان کسی قدر
وسعت معنے کے ساتھ مستعمل ہوتے ہین جس طرح آپ کے ہان لفظ کھلانا کہ کھیلنا کا
متعدی بھی رہی ہی اور کھانا کا متعدی بہ دو مفعول بھی وہی حالانکہ صورت اول مین بالکسر ہوتا
اور شق ثانی مین بالفتح - اسی طرح جیسا شمالی حصہ ہند مین پوربی پنجابی وغیرہ الفاظ اور محاورے
مخلوط ہو گئے ہین اور معیوب نہین سمجھے جاتے یہان بھی اختلاط اقوام ہمسایہ و السنہ
متنوعہ سے بعض غیر زبان کے الفاظ زبان پر چڑھ گئے ہین اور یہ خلاف داب و شان و
عادت اہل لسان نہین ہی - نکو بمعنی نہین چاہیئے اور ہو بمعنی ہان اور سپٹرنا بمعنی پھنسنا
گٹھنا یا پکڑا جانا اور ہلو بمعنی آہستہ مرہٹی لفظ ہین جو دکن والون کی زبان مین آمیزش
پا گئے ہین یہ اگر گناہ ہی تو سرت اور جیوڑا اور جنٹرا اور دھرن بمعنی رحم یا بچہ دان اور سٹھنی
یعنے وہ گالی جو شادیون مین ایک سمدھن کے جانب سے دوسری کو سنائی جاتی ہی اور
اور بہت سے ایسے الفاظ کیون دہلی مین مستعمل ہین چنانچہ **رنگین** گانا تو نہین آتا جلاتی
ہون جی اپنا + ہون لئے سے نہ مین واقف ہی سرت نہ کچھ سر کی + **جان** کبھی
نہ جھوٹھون بھی آ کے پوچھا کہ تیرے جیوڑے کا حال کیا ہی + یہی ستے اقرار تو نے
جس دم کو ارجھل تھام ا وتارا + سوز جو روتا ہون تو آنسو پونچھ کر کہتا ہی بس مت رو + ترا دل
پاس میرے ہی تو کیون جیوڑا کڑھتا ہی + **جان** دانائی یہ کیسی ہی بی عاقلہ خیلہ ہین + نادان
کے جنٹرے کا بی جان خدا حافظ + **ایضاً** وائی کیا پیٹ رہے اوسکو ہی تیلا پانی + جب
ہوا ہو گیا اک دم مین دھرن سے باہر + **انشا** سٹھنی کی عوض تو نے جو تیار کی گالی +
گالی ہی وہ کچھ اور یہی اسار کی گالی + اور الفاظ انگریزی کریہ التلفظی سے اور غلط موقع پر

کیون استعمال کیے جاتے ہین چنانچہ کیا پٹن کا کپتان کرنل کا کرنیل بروزن سرخیل اور کیا نٹر کا کنٹر اور بٹن کا بوتام اور کیا سپ کا کمپو اور باٹل کا بوتل اور ریفل کا رفل اور گراس کٹر کا گراس کٹ اور کیا بیچ کا کوبی اور کارک کا کاک اور آنڈ کا اینڈا اور اسکول کا سیکول اور اسٹیشن کا سٹیشن وغیرہ چنانچہ ظفر جو وہ آراستہ کرتے ہین پلٹن اپنی مژگان کی + تو ناز و غمزہ کو کپتان اور کرنیل کرتے ہین + رند عوض ساغر کے دیتا ہی خالی کنٹر + مین تو بھکا میر اساقی بھی برابر بھکا + ایضاً محتسب کچھ تو ہے چشم مروت مجھ سے + ایک بوتل تو مرے آگے دھری رہنے دے + آتش اتنی شکارگاہ جہان مین ہی آرزو + مین سامھنے ہون اور تمھارا رفل چلے + تیہ بھی جانے دیجیے رہایش کونسا لفظ ہی اُردو کا مصدر رہنا اور فارسی کا شین حاصل بالمصدر دونون گنگا جمنی ۔ اور ادائی کی جگہ ادائگی اور درستی کے عوض درستگی اور تنازع کی جگہہ پر تنازعہ اور موقع کی عوض موقعہ کیون پھر جس جو دودھ مین دیا جاتا ہی تا وہ جم کر دہی بن جاوے ضامن کیون کر ہوگیا لفظ ضامن ہندوستان مین داخل ہونے سے پیشتر سے دہی بن رہا ہی اوس وقت کونسا لفظ اس معنے سے مستعمل تھا خیر اوتنے دور کیون جاؤ بیس بائیس سال سے جو ضامن کا استعمال شروع ہوا ہی اوسی کے آگے بتا دیا جاے کہ دودھ اور دہی کا ضامن کون تھا اور اسی کے قریب لفظ سمن جو ہی یعنے ٹھنڈا پانی جو گرم پانی مین ملاکر سہوتے یعنے معتدل بناتے ہین وہ کیون نہین بدل دیا گیا کیونکہ وہ بھی اسی طرح کا ضامن ہی جیسا دہی کا جمن ہی اور ملائی بالائی کیسے بن گئی فارسی مین تو اسے سرشیر کہتے ہین لفظ تب کی جگہہ جب اور اگرچہ کے عوض اگرچیکہ اور دودھ اور سامھنے با ہاے مخلوط کو بدل کر دودا اور سامنے بلا ہا غلط عوام اہل ہند ہی ۔ اور دودھ کھانا ایک نیا محاورہ اس خوف سے بنا ہی کہ دودھ پینا

رضاعیت کے معنے پر بھی مستعمل ہوتا ہی کہین کوئی دکھنی انہین دودھ پتیا بچہ نہ کہدے۔
پھر تو بہت سے محاورے ذو معنے ہوتے ہین جیسے انڈا دینا خشکہ کھانا کدو لینا
وغیرہ کیا وہ سب ترک کردے جاینگے۔ ایسے محاورے ہر زبان مین ہوتے ہین
کوئی کہانتک یہ کام کرسکیگا اسی طرح ہند مین مستعملہ محاورے علی الدوام ترک ہوتے
رہتے ہین ہم اس پر مجبور کیون گردانے جاین کہ فوراً ہم بھی اوس کی اتباع کرین۔ ہم کیون
نہ لفظ جھاڑ کا استعمال کرین جب آپ خود جھاڑی اور بلور کا جھاڑ لکھا کرتے ہین اُردو لفظ
کے ہوتے فارسی کو ترجیح بلا مرجح کیون۔ بتلانا۔ دکھلانا تلک ہیگا رہوے مست اور امر حاضر
بواو مجہول مثل کرو اور کھاوے کے اور رہو کی جگہہ ہووے اور لاین اور لین کی جا پر لادین اور لیوین۔
اور کر رہا ہی کے عوض کرے ہی غرض بہت سارے الفاظ جو آج متروک ہین مومن و غالب وامیر
تک کی زبان مین موجود تھے ایسا ہی لفظ تیئن بھی قریب کے زمانہ تک ٹکسالی محاورہ رہا ہی پس
یہ ناانصافی ہی کہ چند شاعران ہند اپنے ہی استادون کے محاورون کے چھوڑ بیٹھتے ہی اون
کو ہم بھی فوراً نہ ترک کردینے پر ہدف تیر ملامت بناے جاین۔

یہان ایک نکتہ سمجھ رکھنے کے لایق ہی مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی مرحوم فرماتے
تھے کہ ولی جو شاعر مستند اپنے وقت کا گزرا ہی دہلوی تھا۔ فرہنگ آصفی مین اشعار ولی مثال
مین موجود ہین اوس کی زبان بہہ بتا دیتی ہی کہ قدیم دہلوی زبان اور دکھنی زبان ایک ہی مگر
اہل ہند بیچارے کو دکھنی ہی بنا دیتے ہین*۔

* آب حیات مین لکھتا ہی کہ ولی احمدآباد گجرات کے رہنے والے تھے یہ اپنے وطن سے دلی آے (اور دہین
رہ پڑے) پھر کہتا ہی ان کا دیوان اوس عہد کے شاعرون کی بولتی تصویر ہی کیونکہ اگر آج دریافت کرنا چاہین
کہ اوس وقت کے امرا و شرفا کی کیا زبان تھی تو اوس کی کیفیت سوا دیوان ولی کے اور کوئی نہین بتا سکتا انہین
کے دیوان سے ہم اوس وقت اور آج کی زبان کے فرق بہ خوبی نکال سکتے ہین۔ پھر کہتا ہی دیکھو صفحہ ۱۲

فارسی ترکیب اردو عالی سے نہین بدلتی **وزیر** فقیرون کے قدم لیتے ہین سلطان[+]
یہ ہی تاثیر نقش بوریا کی + لیکن اس کا لحاظ نہین کیا جاتا اور لکھ دیتے ہین مثلاً نکاح بیوگون کو اور
ملکون مذکورہ کے اور یارون گزشتہ سے وغیرہ۔ اور ترکیب فارسی کا مضاف الیہ جب واحد
ہوتا ہی تو اردو مین بے جمع کئے ہوے بطور جمع کے استعمال نہین ہو سکتا مگر اس کی پروا
نہین کی جاتی بلکہ سالم جملے کو بطور لفظ مفرد کے استعمال کر بیٹھتے ہین **وزیر** رات صیاد نے
یہہ کہہ کے سرافراز کیا + رہین لٹکے قفس مرغ خوش الحان سر پر + بجاے قفس ہاے
مرغ کے **اسیر** دھوان اوٹھتا ہی لب تک نالہ سوزان نہین آتے + نہین سینے
مین دل گویا کباب آتش مین پکتا ہی + بجاے نالہاے سوزان کے۔ **آباد** یہہ جہاز
سپہر گردون غرق ہو نگے دیکھنا + ہجر مین دم بھر اگر طوفان چشم تر اد ٹھا + بجاے جہازہا
ہفت گردون کے۔ اور اکثر فارسی جمع بھی اردو مین مستعمل ہی چنانچہ **میر** جو رکب دست حنائی
مین پڑے وان ہونگے + لے گئے رنگ اوڑا تیرے شہیدان ہونگے + **امانت**
جوش مین آیا جو دریاے شباب اے یاران + مین ہوا اوس در نایاب سے ایسا چپان +
لیکن بھولے سے بھی اہل دکن الف و نون سے جمع کردین تو یکلخت اون کی کمبختی ہی
آجاتی ہی۔ غضب تو یہہ کہ ترکیب فارسی کی ایک نئی جمع ہند مین ایجاد ہوئی ہی۔ یعنے تار برقی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ چونکہ دکھنی تھے اس لئے اون کے کلام مین بعض بعض الفاظ دکنی بھی ہوتے ہین۔
نیز کہتا ہی مگر یہ لطیفہ بھی کچھ کم نہین کہ شاعری کا چراغ دکن مین روشن ہوا اور ستارے اوس کے دلی
کے افق سے طلوع ہوا کرین۔
نیز کہتا ہی کہ ان کا ابتداے عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا اور وہ مع اپنے دیوان کے سنہ ۳ محمد شاہی مین
دلی پونہچے ۔ انتہے
عجب ہے کہ مصنف آب حیات ان کو گجراتی بھی کہتا ہی دکنی بھی بتاتا ہی فقط مصنف

کی جمع تارہاے برقی کے عوض تار برقیان کی جاتی ہی اور لفظ تار باوجود مذکر ہونے
کے اِس جمع تصرفی سے مونث بنادیا جاتا ہی۔ سچ ہی اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔ یہی حال تاریخ
پیشی کا ہی کہ اِس کی جمع بجاے تاریخہاے پیشی کے تاریخ پیشیان لکھی جاتی ہین۔ جب
کوئی فارسی ترکیب اُردو مین مستعمل ہوتی ہی تو اوس کے ساتھہ اسم مرکب کا سا عمل کر بیٹھتے
ہین مثلاً حقیقت حال جان مطلب غایت منشا وغیرہ کو مونث اور تار برقی کو مذکر باندہنے
کے عوض لکھہ جاتے ہین حقیقت حال یہہ تہا جان مطلب یہ پایا گیا غایت منشا یہہ معلوم ہوتا ہی
وجہہ ثبوت پیش ہوا تار برقی آئی وغیرہ اور اُردو کے دو لفظون یا جملون کو حرف ربط فارسی سے
ملادیتے ہین جیسے ہاتھہ و پاؤن ضرورتون و لحاظات وغیرہ۔ یا فارسی وغیرہ کے الفاظ
اور جملون کو حرف رابطہ اُردو سے مثلاً امور جزوی اور کلی۔

اب ایک اور طریقہ رواج پانے لگا ہی یعنے جملہ معترضہ جو سابق مین حسن کے
ساتھہ سلسلہ عبارت مین لکھا جاتا تھا اب تقلید غلط بر غلط پر قوسین مین تحریر ہونے لگا ہی مگر
اس مین مثل کوے اور ہنس کی چال کے عجیب غلطیان ہوتی ہین یعنے چونکہ عبارت
نویسون کو یہہ تک نہین معلوم کہ کس قدر حصہ اوس کا خطوط منحنی یعنے قوسین مین ہونا چاہئے
اور کس قدر باہر یا کون سے لفظ پر قوسین کے اندر کا حصہ ختم ہونا لازم ہی۔ اور تکمیل عبارت
کو کون سا لفظ کم یا زاید کرنا اِس لئے ناممکن ہی کہ اون کی قوسین والی عبارت اپنے اول و آخر
اجزا سے بیرون قوسین کے ساتھہ مل کر صحیح پڑھی جاسکے مثلاً ایک صاحب لکھتے ہین
اصفہان (جو ملک ایران مین واقع ہی) کے رہنے والے تھے۔ حالانکہ صاف عبارت یہہ تھی
اصفہان کے جو ملک ایران مین واقع ہی رہنے والے تھے یا ذرہ اولٹ پھیر کرکے لکھو تو یون
ہوسکتا تھا اصفہان کے رہنے والے تھے جو ملک ایران مین واقع ہی۔ اِسی طرح ایک

صاحب تحریر فرماتے ہین چندر نگر (کلکتہ کے قریب فرانسیسی مقبوضہ شہر ہی) کے حاکم نے درحالیکہ یون لکھنا چاہیے تھا چندر نگر جو کلکتہ سے قریب فرانسیسی مقبوضہ شہر ہی اوس کے حاکم نے۔ اور ایک صاحب رقم طراز ہین ہارون الرشید اپنی زوجہ زبیدہ (جو اون کی چچیری بہن بھی تھین) کے پاس بیٹھے تھے جس کے عوض یون ہونا لازم تھا ہارون الرشید اپنی زوجہ زبیدہ کے پاس جو اون کی چچیری بہن بھی تھین بیٹھے تھے۔ ایسا ہی یہہ جملے۔ دول یورپ (جو روم کے دشمن ہین) کی رائے۔ رعایاے ہند (جو لارڈ صاحب کی نظرون مین وفادار ثابت ہو چکے ہین) پر اس کا اثر۔ ایک سنتری جس نے اوسی وقت پہرا بدلا تھا) کو گولی ماردی کارروائی چار سالہ ندوہ (جو عنقریب چھپیگی) سے معلوم ہوگی۔ خدا آل خطاب (اپنے سے مراد ہی) سے اوس کا سوال کریگا وغیرہ۔

ایک اور فرقہ وہان وجود مین آرہا ہی جو شاید قانون زبان کو بھی نیچر پڑھالنا مطمح نظر رکھتا ہی چنانچہ اون کی چند عبارتین یہان نقل کرتا ہون۔

حضرت عثمان بولے جس نے قوی بازوؤن کو دیکھنا ہو وہ اون کو دیکھے۔ اون کے مضبوط بازوؤن سے انتظام اور قانون اور عدل کی تعمیل کا سکہ بٹھایا ہوا تھا اللہ نے اون پر فرشتے مقرر کیے ہوئے ہین سہ تھامے ہوے ہی تونے زمین اور آسمان تیرے سوا کوئی بھی او نہین تھامتا نہین + شمس و قمر ہین تونے مسخر کیے ہوئے کوئی بھی حکم سے ترے باہر ہوتا نہین +

اس کے علاوہ استادان مسلم الثبوت ہندا ور غلطیان بھی بے پروائی سے کرتے ہین جن کے منجملہ یہ ہین (مین اس جگہہ ظفر آتش تسیم (صاحب گلزار) اور امانت سے قطع نظر کرتا ہون)۔

مومن — صفحہ جیحون پر جو کبھی ہم سوزش دل لکھواتے ہین + سارے حباب لب دریا بتخالے سے بن جاتے ہین + لب کو مشدد باندھا ہی۔

آتش — مین نے لیا بغل مین پری وصال کو + دیو فراق کشتی مین مجھ سے پچھڑ گیا + پری کو مشدد باندھا ہی۔

مومن — مہروسہ دونون دشمن کین توز + داغ دین کیا نئے نئے شب و روز + بجائے داغ دے لئے جمع مذکر کے۔

ایضاً — ہی سرخ ٹپکا اور خون غیر مین رنگا ہوا + کیا قتل پر میرے کمر نکلے ہو گھر سے باندھ کر + رنگا کو مشدد باندھا ہی۔

اسیر — تم جو بے پردہ ہوئے ہو گئے روشن نہ فلک + تیرگی نام کو خسار زحل [illegible] نہ رہی + مصرع اولے مین نہ کی ہا کو صاف ساقط کر دیا ہی۔

ایضاً — حسن بے پردہ کی گرمی سے کلیجہ لپکا + تیغ کی آنچ سے گھر مین کے کھانا لپکا + ہر طرح ہاتھ اوٹھانا ہی جہان سے مشکل + بیٹھے رہنے کو بھی گھر چاہیے کچا پکا + لفظ پکا کو حالت صفت مین بھی مشدد باندھا ہی اور حالت فعل مین بھی۔

رند — مین کہان خواب ترا اور بت خودکام کہان + جس کا دل پھوڑا سا پکے اوسے آرام کہان + حسب شرح بالا۔

صبا — کوے جانان سے اوٹھا دینا مرا کیا سہل ہی + آسمان کو بھی بہت پڑ جائے مشکل چاہیے + باغ مین مجھ ست سے گر بحث نالہ آ پڑے + بیٹھنا چاہیے دم مین آواز عنادل چاہیے + لفظ چاہیے بالکل بیکار ہی۔

ایضاً — من و سلوا جسے ہم سمجھے ہین + زہر آلود ہی کیا ہوتا ہی + جو ہر روح تن خاکی مین +

کیا گل اندوہ ہی کیا ہوناہی + کیا ہوناہی محض بیکار ہی۔

رند — تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھہ بھال لینے کو + فعل مونث کی جمع یا و نون سے چاہئیے نہ کہ الف و نون سے ہان الف و نون سے جمع کرنا البتہ بہت قدیم محاورہ ہی۔

ایضاً — ہر ایک زبان پر تو حاصل کلام آیا + وہ رٹتا ہی جسے جس طرح تیرا نام آیا + اس کا وزن غیر مفہوم - اور اگر وزن کو سہو کتابت پر حمل کرو تو یہ حاصل کلام بے اضافت گر گیا۔

صبا — بیقراری دل عاشق پر + دل تڑپ جائیگا ہل جائیگا + شاید تڑپیگا تو دل اور ہل جائیگا معشوق کیونکہ مضارع مین ہمزہ صیغہ مخاطب بنانے کو بڑھاتے ہین اور یہان مخاطب معشوق ہی۔

نسیم — رہا ترک ادب کا پاس مجھہ کو اِس قدر باقی + مین دوڑا اسکے لینے کو جسے تیرا اسم پایا + ادب کا پاس کہ ترک ادب کا - ترک ادب کا خوف چاہئیے۔

مومن — نہ ہوا رمان دل آزاری کا میری + علاج آئے نہ عیاری کا میرے + مطلب غیر مفہوم

ایضاً — سن کے مین نے کہا عتاب کے ساتھہ + گریہ آیا مجھے جواب کے ساتھہ + بات کہتے مین رو دیا مین نے + جو جواب آیا سو دیا مین نے + یہان اگر لفظ کہا جو مصرع اول مین واقع ہی اسم مفعول ہی تو بھی اور فعل ماضی ہی تو بھی مطلب تشنہ ہی - فاعل کا فعل اور مبتدا کی خبر ہی مفقود ہی کہ کہا تو کیا کہا یا معشوق کا کہا سن کر کیا تو کیا کیا۔

ایضاً — طپان ایسا دل مشتاق سے بے صبر + کہ شق ہاس نزا سے ہو گئی قبر + بعد طپان کے ایک لفظ ہوا ضرور ہی۔

مومن	مبارک ورد بے درمان و تدبیر + کہ وہ بے درد ہی جس کی یہ تصویر + یہان ایک ہی اور چاہیئے۔
ایضاً	نشان رشک سو دا لقطہ خال + کہ وہ بے مثل تھی جس کی یہہ تمثال + ایک تھی اور چاہیئے۔ اور شعر کے معنی بھی نہین بنتے۔
ایضاً	ہنرمندی سے ہو تو کیون کھلے عیب + کہ وہ ستار ہی جو عالم الغیب + ایک ہی اور چاہیئے۔
وزیر	دیکھ کر تجھ کو حسین کٹتے ہین بھولے ہین بناو + کنگھیان کرتے نہین سر پہ روان آرے ہین + کنگھیان بہ لفظ جمع تکلف غیر ضروری۔ کنگھی کافی ہی۔
مومن	اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان سے لے آوین بنارس مین + سے لے آنا اور لانا جدا مفہوم رکھتا ہی۔
وزیر	یوسف جو کہا اونھین تو بولے + کیا آپ نے مول لے لیا ہی + لے لیا کیون کیا لیا کافی نہ تھا۔ مول لے لیا سے قیمت لے لی مراد ہوتی ہی۔
آتش	بہار گلستان کی ہی آمد آمد + خوشی پھرتے ہین باغبان کیسے کیسے + خوش بے یا کے صحیح ہی۔
رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے + سینے پر کھاؤ لگا جو ضرب وہ دوستی ہوگی + واو اور نون سے جمع خود اختصار کے واسطے ہی پھر لفظ ہی بیکار ٹھہرا۔
ایضاً	خالق نے ایک ایک سے بہتر کیا ہی خلق + دارا کوئی کسی کو سکندر بنا دیا + یہان دونون جا بے لفظ کسی کو چاہیئے۔
صبا	حور و ان جنان کو بھی کبھی دیکھ ہی لینگے + پریون سے تو اسے یار پری تو نظر آیا +

پری اسم ہی صفت نہین پھر تفضیل کیونکر ہو سکتا ہی۔

صبا — یون ہی فرقت مین یان جگر بےتاب + مرغ بسمل ہو جس قدر بےتاب +
یون کا صلہ جس قدر بجائے خود نہین۔

رند — سامان وصل مین ترے اے بادشاہ حسن + تارون سے بھی زیادہ اوڑھا زر
تمام رات + لفظ تمام رات ایسے موقع پر بولا جائیگا جب کوئی فعل بلا انقطاع
واقع ہو زر کا اوڑھانا ایسا نہین بلکہ ہر جزو کا خرچ کر دینا جدا فعل ہی پس اگر مقدار
کا مبالغہ مقصود ہی تو لفظ مین بعد لفظ رات کے بلا سبب متروک ہوا ہے
اور اگر تکرار فعل کا اظہار منظور ہی تو اوڑھتا رہا چاہیئے۔

صبا — اے صبا جب سے ابھی تک ہی خزان کا دور دور + آیگی بھی یا نہ آئیگی بہار
اب کے برس + لفظ ابھی یا تو معنے استمرار کے رکھتا ہی یا فوراً کے۔ لفظ
اب کا مرادف نہین ہی۔

نسیم — جذب وحشت کا اثر اتنا تو دیکھا آنکھ سے + آبلون کے منہ مین آجاتا زبان خار کا
عبارت صاف نہین۔ یون چاہیے کہ آبلون کے منہ مین زبان خار آجاتی
ہی یا آگئی۔

وزیر — خون عشاق کی ہوتی جو لگائی مہندی + یار کا ہاتھ بھی بندھ جاتے کے قابل ہو جاتے
لگائی ہوتی اور قابل ہو جائے ایک ہی جملہ مین غیر مربوط ہی۔

ایضاً — ٹھن گئی جب کہ تو نہ آئیگا + موت کا ہم کو انتظار رہا + انتظار رہیگا درست ہی۔

اب چند مادہ ہاے تاریخ بھی ملاحظہ طلب ہین اور اون کے ساتھ شاعر کے
ادعائی اعداد بھی درج کر دئے جاتے ہین تا ناظرین خود ہی اندازہ کر لین کہ ان سے

دہی اعداد نکل سکتے ہین یا اور کچھ۔

میر وزیر علی صبا لکھنوی

عیسوی گفت صبا تاریخش
فکر تاریخ چون صبا کردم
از سر آہ صبا بنوشتم
صبا نے نظم کی بننے کی تاریخ

پنجۂ مہر ید بیضا گشت
۱۲۵۸
گفت دل خانۂ خدا آباد
۱۲۶۵
مومنہ زینت فردوس شدہ
۱۲۶۶
زیارت گاہ یہہ بنی تھی امسال
۱۲۶۸

میرزا محمد اصغر علی خان نسیم دہلوی

سر عدد بتراش و نویس آنچہ بماند
چو نصف گشت بکن باز نصف نصفش را
چنان در خیال سعید آمدہ
میرزا مہدی علی خان قبول استاد وقت
صاد و دال و نون ہے ہے زا الف ری یا و ری
یکہزار و دو صد و ہفتاد و دو تاریخ شد

دو نیم کن دل آنرا کہ سخت و سنگین است
امام باڑہ بنا گشت سال او این است
۱۲۶۴
چہ مہر درخشان پدید آمدہ
۱۲۶۸
طبع شد دیوان اور تاریخہا گفتم بسے
چون نمود جمع کاف و لام و ہے شد واو ے
گردش آغاز صاد و ختم آن بر دال نے

یہان یہہ بھی عجیب ہی کہ فارسی تو اشعار اون مین حروف کے نام
اردو سواے ایک یا کے اور حرف رابطہ فارسی۔

تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر جنگ اسیر

کہی اوس کی تاریخ ہاتف نے خوب
فکر ہوئی تاریخ کی ہم کو آئی ہاتف کی یہہ صدا
سال تاریخ آن چو پرسیدم
آمد ندائے غیب بہ تاریخ فوت او
گفت ہاتف سال مولود این چنین
تاریخ گفت بہر ولادت سروش غیب

کہ منظوم جلد حیواۃ القلوب
۱۲۷۱
کامل عالم شیعہ مومن عارف زاہد سید واے
۱۲۷۲
گفت دل مومنہ بہ جنت رفت
۱۲۷۳
رفت از جہان جناب مسیحا بر آسمان
۱۲۷۵
آفتاب علم مہر اجتہاد
۱۲۷۰
آمد گل طرب بہ گلستان اجتہاد
۱۲۷۰

غرض مین نے جرأت کرکے چند غلطیان گنوادی ہین اور بہتین ڈرتا کہ کوئی موجد و پیشوا یا کوئی مقلد و پیرو مجھ سے بگڑیگا کیونکہ بالذات تو بے بضاعت ہون ہی ع نے غم دزد و نے غم کالا + جو کچھ لکھا اوستادان فن کے وثیقہ پر جرات کے ساتھ لکھ دیا مین بری ہون۔

خادم المحققین

مصنف

حمد اوس مقدس پاک کو لایق ہی جس نے اپنے حبیب کے سے جناب کو سارے ذکور و اناث کا وسیلہ دین و دنیا اور شافع یوم الجزا ٹھہرایا نعت اوس سرور لولاک کو سزاوار ہی جس نے زن و مرد کو خدا سے بزرگ و برتر کے پہچاننے کا راستہ بتایا۔ اللھم صل علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واھل بیتہ صلوۃً طیباً دایماً بعدد کل معلوم لک۔

اما بعد کہتا ہی ہیچمدان ظہیر الدین احمد خان بن نواب مولانا مولوی محمد خیر الدین خان محمود جنگ بن مرشدنا و مولانا افضل العلما اکمل الکملا نواب مولوی محمد خان عالم خان تہور جنگ نور اللہ مرقدہما ساکن مدراس میمنت اساس متوطن حیدرآباد فرخندہ بنیاد صانہا اللہ عن الشر والفساد کہ یہہ ایک رسالہ ہی دو پیکر نام جس مین مین نے چند قوانین مذکر و مونث اردو کی دریافت کئے اور اوس کے متعلقات مین درج کئے ہین اور جو الفاظ بہ لحاظ ان قواعد کے اکٹھے نہین ہو سکتے اور جدا اور مستثنے طور پر پایا اون قوانین کے خلاف خواہ مذکر یا مونث مستعمل ہوتے تھے جیسے احتیاج و توقع و ابتدا و آسیا کا مونث ہوتا یا ہر دو صورت پر استعمال مین آتے تھے چنانچہ فکر و نقاب کا مذکر و مونث دونون ہونا یا جدا معنون پر جدا جنس قرار پاتے تھے جیسے چاہ بہ معنی کنوان مذکر اور بہ معنی

محبت مونث اور قلم بہ معنی خامہ مذکر و بہ معنی خط عارض مونث اون سب کی مثالین آخر رسالہ
مین مع نظایر کلام استادان لکھہ دین اور جن لفظون مین اشتباہ ہوتا تھا اون کے معنے
اور اعراب بھی اِس غرض سے اوسی لفظ کے ساتھہ لکھدے کہ جنس لفظ کی دریافت مین
خوض و غور معانی کی دقت باقی نرہے جیسے تَخم (بیج ۱۲) تُخم (شراب ۱۲) خُم (کاشکا ۱۲) وغیرہ - ہان باوجود اتنی تصدیع
گوارا کرنے اور مشقت روا رکھنے کے شاذ شاذ کلام بعض کم مایہ اور قصیر الاعتبار شاعرون کے
بھی جو مثال مین کہین کہین لکھہ گیا محض استنے لئے کہ اوس خاص مقام پر کسی اوستاد
معتبر سے دلیل ملی نہین اور اِس لئے بھی کہ یہی لوگ ہند مین اہل لسان بنے اور صاحب
تصنیف مقبولہ ہو گئے ہین اور مقصود بھی بس یہہ تھا کہ کسی طرح الفاظ کے استعمال سے
آگاہی ہو جاے کیونکہ قلت فرصت بے نہایت تھی اور دوستون کی جلدی اور تقاضاے
اتمام بہ درجہ غایت - **اور** دہلی اور لکھنو کے معتبر شاعرون کے جو باہم اختلاف ہے اوس مین
یہ ہیچمدان معذور ہے -

اب ناظرین سے امید ہے کہ خطا و تقصیر کو ذیل عفو و اصلاح سے مستور کرینگے اور
عاصی کو دعاے خیر سے یاد و شاد فرماتے رہینگے - **سعدی** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد +
عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و ہفتاد عیب + دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر +

جاننا چاہیے کہ مین نے اِس رسالے مین جہد بلیغ اِس معنے کی ہے کہ ہر ہر لفظ کی
مثال اوس کے مذکر یا مونث مستعمل ہونے پر صاف دلالت کرتی رہے اور اگر یہہ بات حسب
دلخواہ میسر نہ آئی تو اس کے حصول اور اپنی برأت الزام کے لئے پابندی ہاے ذیل
لازم کر لین اور اِس پر بھی احتمال کی صورت پائی گئی تو ایسی مثال دینے ہی سے احتراز
کلی کیا -

پابندی اول

اسما کا مذکر یا مونث ہونا حرف اضافت اور افعال سے ثابت ہوتا ہے پس ہر مثال
مین لحاظ اس بات کا کیا گیا کہ وہ مثال لفظ کے مذکر یا مونث ہونے پر صاف صاف
دلالت کرتی رہے یعنے مضاف یا مبتدا یا فاعل مذکر ہو تو حرف اضافت یا خبر یا فعل الف
مین آخر ہو اور مونث ہو تو یاے معروف مین اور اوسے قافیہ یا ردیف پر سے جانچ
لیا چنانچہ۔ مومن ہوس راحت آہ کیا کیا تھی + لے گئے بخت خواب میرا بھی +
گرچہ تھا اور طرح کا نہ مزاج + لیک شدت سے ظریفانہ مزاج + پس ان اشعار مین خواب
اور مزاج کا مذکر ہونا ردیف و قافیہ سے صاف ثابت ہو رہا ہے۔ مگر بعض صورتون مین
معترض کو شک لانیکی گنجایش مل جاتی ہے چنانچہ مومن یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا
کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا + اس مثال مین یون کہنا ممکن ہے کہ لفظ اخیر تھا نہین بلکہ
تھی ہے اور شربت اور پرہیز دونون مونث ہین اور چونکہ یہ شعر غزل کا نہین بلکہ مثنوی
کا ہے اس واسطے ردیف کی دلیل بھی قایم نہین ہو سکتی نہ وزن شعر ہی کوئی ثبوت دے سکتا
ہے لہذا ایسے اشعار مثال مین استعمال نہ کیے الا اوس صورت مین کہ اس مین سے کسی
بھی ایک لفظ کا مذکر یا مونث ہونا دوسری مثال سے ثابت کر لیا چنانچہ شربت کا مذکر
ہونا اس شعر سے ثابت ہوتا ہے آتش بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیا ہے مین نے +
حلق سے میرے ہو جب شربت عناب اوترا + تو پھر پرہیز کا بھی مذکر ہونا التزاماً ثابت ہو گیا
اور ایسی دونون مثالین اپنی اپنی جاے پر لکھ دین۔ ایسا ہی صورت ذیل مین مومن
مانا بھی کہ یہہ ہی رنگ رو تھا + ایسا ہی وہ چہرۂ نکو تھا + یعنے چونکہ وہ لفظ جس کے

آخر مین الف یا ہا ہو مذکر ہوتا ہی لفظ چہرہ مذکر ہوا اور لفظ تھا کو جو اوس کی خبر ہی صحیح ماننا پڑا
اس واسطے رنگ بھی مع اپنی خبر کے مذکر ٹھہرا اور جن لفظون کی نسبت ایسے ثبوت نہ مل
سکے اون کے مثال مین لانے ہی سے احتراز کیا چنانچہ چمن اور صدا ان اشعار مین اسیر
روتا ہے دخت رز ہی گنج زر برسات مین + چمن برستا ہو مرے ساقی کے گھر برسات مین
مومن صدا نکلتی ہی مل کر ہوا سے کیا ہو فرق + کہ بانگ خندہ گل ہی کہ نالہاے عروس +
اسی طرح اگر کسی لفظ کے لئے غزل مین سواے ردیف وقافیہ کے اور دلیل نہ ملی تو
بھی اوس سے حذر کیا جیسے ناسخ اوس گل کے کان کو نہین زیور کی احتیاج + ہی وہ
صدف نہین جسے گوہر کی احتیاج + ایضاً ہی نازکی سے تاست جاناں سمن کی شاخ +
مین سوز عشق سے ہون چنار کہن کی شاخ +

واضح رہے کہ اگرچہ اس قسم کی غیر صریح الدلالت مثالین نہایت شاذ اور سخت
مجبوری ہی کی صورت مین دی ہین پھر بھی جہان وہ نظر سے گزرین غور و تامل انصاف
دوستون کی طبع سلیم پر حوالہ کیا جاتا ہی۔

پابندی دوم

فعل مذکر کی جمع یاے مجہول سے اور مونث کی یاے معروف و نون غنہ سے آتی ہی
ایسا ہی حرف اضافت مین جمع مذکر یاے مجہول سے اور واحد و جمع مونث یاے معروف
سے ہوتا ہے اور یہ بات ردیف سے خاص کر جب اوسے دوسرے مصرعون کے
ساتھ ملا کر دیکھا جاے بخوبی معلوم ہو جا سکتی ہی کہ آیا مبتدا یا فاعل یا مضاف مذکر باندھا
گیا ہی کہ مونث پس مثال دینے مین ان سب باتون کا پورا لحاظ رکھا گیا مثلاً امانت
گالون پہ نہین اوس کے نشان سبزہ خط کا + آہ نے کوہین پر حسن کے شہباز نے کھولے

یہان لفظ پر کا مذکر ہونا دلیل متذکرہ بالا سے ثابت ہی کیونکہ اگر مونث ہوتا تو فعل بھی مونث یعنے کھولین ہونا لازم آتا اور اس صورت مین ردیف نون کی ہوتی اور دوسرے سب مصرع خبط ہو جاتے۔

واضح رہے کہ شعراے ہند اپنی اوستادی کے زعم ادعائی مین مذکر و مونث کا تک خیال بعض حال مین نہین رکھتے اور قافیون مین جمع و واحد کے صیغون مین ایسی ایسی غلطیان کر گزرتے ہین کہ اون کے کلام کو نظیر ماننا کیسا بلکہ اون کی اتباع سے حذر واجب ہوتا ہی چنانچہ **آتش** معرفت مین تیری ذات پاک کی + اوڑتے ہین ہوش و حواس ادراک کے + جس کا مطلع ثانی ہی ؎ گل کھلے پرزے اوڑا پوشاک کے + پاون پھیلا تا بہ دامن چاک کے + اور **مومن** کیا جگہہ تھی کثرت افات کی + ہمنشین ہین جمع اوس بدذات کے + یعنے ایک نے مطلع مین دوسرے نے مثنوی یاے معروف کو یاے مجہول کے ساتھ ردیف باندھا ہے اور ہین دونون اوستادان مسلم الثبوت ایسا ہی **مومن** مہرو مہ دونون دشمن کین توز + داغ وین کیا نئے نئے شب وروز + یعنے فعل مذکر کی جمع یا و نون سے لکھی ہی پس احتیاطًا ایسی مثالون سے بھی حذر کیا۔

پابندی سوم

جو فعل کسی شعر مین مذکر یا مونث باندھا گیا ہو اور وہ ردیف یا قافیہ مین نہ واقع ہوا ہو تو یہہ غور کر لیا گیا کہ اوسے مخالف صورت مین سمجھ لینے سے وزن تو خبط نہین ہو جاتا مثلًا **مومن** بے گنہ مجھ کو ستایا اوس نے + اُف نہ کی تو بھی جلایا اوس نے + یہان دیکھا گیا کہ اُف کو مذکر تسلیم کرو تو فعل کو بھی مذکر ماننا پڑیگا یعنے اُف نہ کیا مگر اس صورت مین وزن باقی نہین رہتا پس لامحالہ اُف مونث ٹھہرا ہی ٹھہرا۔ ایسا ہی جمع کی صورت مین جیسا **مومن** بھروسے

کان اوس سراپا ناز کے + خاک منہ مین تفرقہ انداز کے ۔ یہان اگر کان مونث ہوتا تو پھر دی یاے معروف ہونا لازم آتا جس سے وزن شعر باقی نہ رہتا وقس علے ھذا۔

پابندی چہارم

فعل مرکب جو اسم و فعل سے مل کر بنا ہو جب ترکیب مین فعل واقع ہوتا ہی تو مذکر و مونث اور واحد و جمع ہونے مین تابع فاعل و مبتدا کا ہوتا ہی پس اسما کے مذکر یا مونث قرار دینے اور نظیرین لکھنے سے پیشتر غور کر لیا گیا کہ آیا فعل جو اوس شعر مین آیا ہی مفرد ہی یا مرکب اور اوس فعل کے ساتھ جو اسم مستعمل ہوا ہی وہ اوس فعل کا جزو ہی یا بالذات استعمال کیا گیا مثلاً **وزیر** ہی جھوٹ کہون جو راست ہی قد + یہہ تو سن حسن الف ہوا ہی + **ناسخ** تو ہر طرف ہی اور یہہ موذی ہین ہر طرف + کلک ازل سے چہرہ ترا صاد ہوگیا + ناسخ بڑا غبی ہی شدا جانے کس طرح + مدت مین ایک نام ترا یاد ہوگیا + **ایضاً** ہوے جزو زبان الفاظ شل کندہ خاتم + بیان کرنے لگا جس دم مین اپنی ناتوانی کا + **مومن** مجھے یاد آگئی بس وہ وہین اوس کے قد و قامت کی + چمن مین دیکھ کر کل سرو مین سے کیا قیامت کی + پس ان اشعار مین الف ہونا صاد ہونا اور یاد ہونا فعل مرکب ہی اور بیان کرنا اور یاد آنا فعل مفرد واضح رہے کہ لفظ بیان کرنا اور یاد آنا کے فعل مرکب ہونے کی یہہ مثال ہی مین نے اپنی ناتوانی بیان کی نور اوس نے مجھے یاد کیا۔

پابندی پنجم

جو الفاظ بدل مبدل یا مبتدا خبر ایک دوسرے کے اِس طرح واقع ہوے ہون کہ نظر اول مین بلا تعمق کے جان جانا اس معنے کا دشوار ہو کہ تذکیر یا تانیث کس لفظ کی نکل سکتی ہی

ایسے لفظ اور اون کی مثالین اکثر کر کے نہین لکھین مثلاً صبا ہوئی اس قدر مجھہ کو منظور دید + رخ یار کا مردمک تل ہوئی + ناسخ مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا + اسیر حشر مین دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا + اِس بدل مبدل کا قاعدہ بھی آگے بوضاحت تمام لکھہ دیا جاتا ہی۔

پابندی ششم

ہر ایک لفظ کی مثال ایک ہی دی اِس لئے کہ جو لفظ مذکر یا مونث ہو جتنی صورتین بہ سے یا جو کچھہ افراط و تفریط تغیر و تبدل اوس کے حروف مین واقع ہو وہی رہتا ہی جیسے پشواز ۔ و پیشواز ۔ تپاک ۔ اور طپاک ۔ تہہ ۔ اور تھاہ ۔ دامن ۔ و دامان ۔ شتر ۔ و اشتر وغیرہ مومن کہان تک صبر دامن کب رہا پاک + کہ داغ خون ومئی دونون ہین ناپاک + ناسخ نہ خط جادہ سمجھہ اس کو مین سنے وحشت مین + برنگ جیب ہی دامان صبر چاک کیا + ہان الفاظ جو جدا معنون پر مستعمل ہین اون کی مثالین البتہ متعدد لکھہ دین جیسے آب بمعنی پانی اور جلا کے اور چاہ بہ معنی کنوان اور محبت کے ۔ ایسا ہی جوہر خط دم وغیرہ کیہ نکہ بعضے الفاظ ایسے ہین جو دو محل مین دو جدا جنس پر ہوتے ہین جیسے چاہ بمعنی کنوان مذکر اور بہ معنی محبت مونث ۔ بلکہ وہ الفاظ بھی جدا لکھے ہین جو بہ باعث ترکیب کے ایک لفظ ہو کر یا مجاز و محاورہ کے طور پر مفرد سے علیحدہ معنے کرتے ہین ۔ جیسے آب آتشین بہ معنی شراب آب حیوان آب و تاب آب وہوا وغیرہ ۔

تنبیہ

یہہ بات مخفی نہین کہ ماضی قریب و بعید کی علامت واحد مذکر و مونث مین لفظ ہی اور تھا اور تھی ہی اور جمع مونث کی حالت مین یہی علامتین بدلتی ہین اصل فعل بحالت خود رہتا ہی چنانچہ

لکھتے ہین رنڈی گئی ہی۔ رنڈیان گئی ہین۔ اور رنڈی گئی تھی اور رنڈیان گئی تھین ناسخ
دیکھی ہین جس سے نے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر + مانند نرگس زیست بھر سپید آتا ہے نظر +
رنگین مرزا ایک شاعر ہین صاحب گلزار نسیم نے اس کے خلاف باندھا ہی چنانچہ
نسیم تھا آنکھ کمال پیر دیرین + جیسے لی تھین اوس نے آنکھین دیکھین + حالانکہ تھین
دیکھی چاہیے۔

یہی حال فعل مجہول اور فعل مرکب کا ہی اگرچہ اون مین بہ حالت جمع شق ثانی بدلتا ہی
جیسے دی گئی دی گئین اور دے دی۔ دے دین لیکن ان کے ماضی قریب و
بعید مین یعنے جب علامت ہی اور تھی آجاتی ہی تو شق ثانی کے عوض ان افعال مین بھی یہی
علامتین بدلتی ہین جیسے دی گئی ہین اور دی گئی تھین اور دے دی ہین اور دے دی تھین
لفظ نہین مرکب ہی نہ اور ہی یا ہین سے اس لئے وہ صرف ایسے مقام پر آتا ہی
جہان اثبات مین لفظ ہی مستعمل ہوتا ہی یا ہو سکتا ہی اور ایسے ہی مقامون پر کبھی لفظ ہی یا ہین کے
ساتھ بھی تاکیداً مستعمل ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کھاتا نہین ہی اور کھاتے نہین ہین مگر ایسی تکرار
دو جملون مین خلاف فصاحت ہی مثلاً اس جملے کے عوض کہ یہ شعر غزل کا نہین ہی مثنوی کا
ہی یون لکھنا فصیح تر ہی یہ شعر غزل کا نہین مثنوی کا ہی یا بجاے اس کے کہ غزل کا نہین ہی
مثنوی کا نہین ہی یون لکھا جاے نہ غزل کا ہی نہ مثنوی کا۔ اور لفظ نہین ایسے مقامون پر
مستعمل نہین ہوتا جہان بصورت اثبات لفظ ہی نہین آسکتا جیسا اثبات فعل مستقبل مین یہ نہین
کہا جاتا کہ کریگا ہی لہذا اس کا منفی نہین کریگا درست نہین بلکہ اس کے عوض نہ کریگا مستعمل
ہوتا ہی و **علی ہذا القیاس** تمیں ماضی متمنی مین نہین کرتا لکھنا غلط ہی کیونکہ نہین کرتا صیغہ
مضارع ہی اس لئے کہ مثبت مین ماضی متمنی کا صیغہ کرتا اور مضارع کا کرتا ہی ہوتا ہی اور کبھی

انفظ نہین بغرض تاکید ایسے مقام پر بھی مستعمل ہو جاتا ہی جہان اثبات مین لفظ ہی مستعمل نہین ہوتا مثلاً کرے نہین صیغہ نہی غایب اور آوُنگا نہین مستقبل منفی - لیکن اِن صورتون مین یہہ لفظ فعل کے بعد لکھا جاتا ہی چنانچہ صبا قصے کا گھر ہی باعث طول شب فراق + اتنا بھی آسمان سے سر چڑھے نہین +

لفظ سا تمثیل و تشبیہ کے لئے دو طور پر آتا ہی ایک صفت یا مشبہ کے ساتھ دوسرا علامت اضافت کے ساتھ اور ہر دو صورت مین تذکیر و تانیث وحدت و جمعیت اور تبدیل حالات مین اپنے مشبہ کی متابعت کرتا ہی جیسا صفت کے ساتھ کہتے ہین چھوٹا سا لڑکا - اچھی سی لڑکی اور تشبیہ کے لئے جیسا بچہ سا پالا وغیرہ اور علامت اضافت کے ہمراہ جیسا زید کا سا مزاج - تمھاری سی سخاوت - بکر کی سی بیوی وغیرہ پس صورت اضافت مین اس کے یہہ معنے ہوتے ہین زید کے مزاج کا سا مزاج - تمھاری سخاوت کی سی سخاوت بکر کی بیوی کی سی بیوی **مومن** نہ جاوُنگا کبھی جنت مین مین نہ جاوُنگا + نہ ہوگا اوس مین جو نقشہ تمھارے گھر کا سا + اِس بیان سے ظاہر ہو سکتا ہی کہ جہان صفت یا تشبیہ خاص اوس لفظ کی منظور ہو جو جملہ مستعملہ مین مذکور ہی تو لفظ سا اکیلا آتا ہی اور جہان اوس کے مضاف کی صفت و تشبیہ مراد ہو یا اور دوسری جمیع صورتون مین حرف اضافت اوس کے ہمراہ لایا جانا ضرور ہی - پس نہین لازم ہی کہنا ایوب سا صبر بجاے ایوب کا سا صبر کے یا جملے کے ساتھ استعمال کرنا مثلاً قاصد گیا سا معلوم ہوتا ہی اور یہہ حادثہ واقع ہوا سا ظاہر کیا جاتا ہی بلکہ ایسی صورتون مین جو اخیر دو جملون سے ظاہر ہین لفظ ایسا یا جیسا یا ویسا کا استعمال ضرور ہی -

لفظ گنا مقدار کی نسبت بتانے کے لئے اعداد کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہی اور

جنس وعدد اور تبدیل حالات مین مثل صفت کے تبدیل پاتا ہی چنانچہ **اسیر** اللہ ری ہجر کی درازی
دن دونے ہین رات چوگنی ہی + واضح رہے کہ دونا بھی لفظ دوگونا کا مخفف ہی اور ہندی کا گنا
فارسی مین گونہ ہی جیسے دوگونہ - چہارگونہ وغیرہ **ع** دوگونہ رنج وعذاب است جان مجنون را +
بلاے فرقت لیلی و صحبت لیلی +

لفظ بیسی مونث نہین ہی بلکہ جیسا دس کو دہائی کہتے ہین ہر بیس کی مقدار کو ایک بیسی
بولتے ہین اِس لئے یہہ مذکر کے لئے بھی ویسا ہی آتا ہی جیسا مونث کے لئے مثلاً بیسیون
گھوڑے اور بیسیون روٹیان یا چار بیسی روپیہ اور چار بیسی اشرفیان پس چونکہ عدد کو جمع
کرنا صحیح نہین اِس بنا پر نہین جایز ہی کہنا بیسون روپیہ برخلاف بیسیون روپیہ کے -

لفظ جدا اور ذرہ گو قریب قریب صفت کے معنے کرتے ہین لیکن اصل اسم غیر
منصرف ہین اور لفظ جدا کبھی بالذات مستعمل ہوتا ہی اور کبھی افعال کے ساتھہ مل کر بصورت
فعل مرکب بنتا جیسے کہتے ہین یہہ چیز جدا رکھو **ناسخ** لاکھون نے کاٹ کے سر رکھہ دئے
قاتل کے حضور + انگلیان ہوگئین یوسف پہ جو دو چار جدا + **ایضاً** پونچ رہین گے برابر
ہی حشر مین بد و نیک + رہ خطا سے کہان ہی رہ صواب جدا + **ایضاً** بجاے نقش قدم
گرتے ہین سر عشاق + برنگ تیغ ہی دنیا سے تیری چال جدا + اور لفظ ذرہ جب سا یا
سی کے ساتھہ مل کر مستعمل ہوتا ہی تو اوس کے معنے ہوتے ہین چھوٹے کے جیسے
ذرہ سا لڑکا ذرہ سی چیز ذرہ سی بات وغیرہ اور جو بغیر لفظ سا اور سی کے اکیلا مستعمل ہوتا
ہی تو اوس کے معنے ہوتے ہین تھوڑے کے **امانت** آنکھون سے اوس کی جو
مل جاے تری آنکھ ذرا + شرم سے مردم بینا پہ کرے چشم نہ وا + اور کبھی اس معنے سے
تشدید کے ساتھہ بھی مستعمل ہوتا ہی **امانت** گورے گالون پہ نہ خورشید کا اندازہ رہے +

عارضِ حسن پہ ذرہ نہ تجھے ناز رہے + ہان محاورے مین جو لفظ ذری اکیلا استعمال ہوتا ہی وہ

مونث نہین ہی بلکہ قدیم لفظ ٹک کا قایم مقام ہی جیسا **حسن** یہہ سن کے کہنے لگی وہ

پری + بھلا دیکھنے پاون اوس کو ذری + تو کھا جاؤن کچا اوسے موت ہو + لگی اب تو ہی وہ

مری سوت ہو + **ذوق** ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوے + شکر تھے لب پہ پسینے

سے شکر تری ہوے + اور ذری ٹھہر جاؤ وغیرہ - **امانت** زلف اوس کی جو کرے پیچ

بناوٹ سے ذری + ہو پریشانی دل سے تجھے آشفتہ سری +

جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر تو حرف اخیر اوس خبر کا یاے معروف سے بدل

جاتا ہی **صبا** اب تو میرے حال پہ لطف و کرم فرمائے + ہو چکی ہونی جو تھی جور و جفا دو چار

دن + **ناسخ** خواب مین وہ آنے کا کیون نہ اب کرے وعدہ + یعنے کب جدائی مین مجھ کو

نیند آنی ہی + مگر اس تبدل کے واسطے دو شرطین ضرور ہین **اول** یہہ کہ وہ مصدر امر نہ ہو

مومن گھر کو نہ مرے تباہ کرنا + بیکس کی طرف نگاہ کرنا + **دوم** یہہ کہ مبتدا و خبر کے

درمیان حرف اضافت واقع نہ ہو **وزیر** کب گورا ہی پہننا ململی پوشاک کا + ہو کے ڈھیلا ضعف

سے اوترے یہہ جامہ خاک کا + **نسیم** انسان و پری کا سامنا کیا بیٹھی مین ہوا کا تھامنا کیا +

لیکن اس مین دہلی اور لکھنو کا محاورہ فرق رکھتا ہی دہلی والے ہمیشہ اس قاعدے کے پابند

ہین اور اہل لکھنو گاہے اس کا لحاظ رکھتے ہین چنانچہ **امانت** سرشک دیدہاے ترسے

دھو ڈالون گا عصیان کو + انھین چشمون سے اے دل آبرو محشر مین پانی ہی + **نسیم**

جانا کہ یہہ زلف کف مین لینی + ہی سانپ کے منہ مین اونگلی دینی + اور گاہے نہین بھی رکھتے

جیسے **وزیر** آمادہ نہ ہون پھر کہین توبہ شکنی پر قلقل کی صدا مجھ کو سنانا نہین اچھا + **نسیم**

تنگ آیا تو دیکھہ قید خانہ + آسان نہین کڑی اوٹھانا + ایسا ہی جمع مین بھی **وزیر** اوس نے

دروازہ کیا تھا بند گرا سے تیر آہ + سیکڑون روزن بنانے تجھے تجھے دیوار مین +

حرف اضافت واحد مذکر کے لیئے کا ہی اور جمع مذکر کے واسطے کے بہ یاے مجہول اور واحد و جمع مونث کے لئے کی بہ یاے معروف **وزیر** جسم کو جنبش نہین ہوتی ہی بے تحریک روح + پاؤن سے راکب کے چلتا ہی یہہ مرکب خاک کا + **ناسخ** دوستون کے سر کٹے چن چن کے مقتل مین قلم + چشم بینا ہی ہر اک جوہر تری شمشیر کا + **ناسخ** آوارہ یون ہوا ہوس مین ہین ہی بیری + جس طرح اڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار کی + **وزیر** مشکلون سے یار کی دیوار مین روزن سے بنے + کی ہین مین نے منتین سی منتین معمار کی + ایسا ہی میرا میرے میری وغیرہ کیونکہ یہہ اونھین حروف کی تبدیل ہی - پس حرف اخیر حرف اضافت واحد مذکر کا حالات کی تبدیل مین یاے مجہول سے بدل کر جمع کے مشابہ ہوجاتا ہی جیسا کہتے ہین اوس کے یا میرے لڑکے کو وغیرہ برخلاف دوسرے حروف اضافت کے چنانچہ اوس کے لڑکون نے اوسکی لڑکی کا اون کی لڑکیون پر وغیرہ -

لفظ معنے یا تو واحد مذکر برتا جاتا ہی یا جمع مذکر کہین مونث دیکھنے مین نہ آیا - **نسیم** مطلب کی بات کہہ نہ سکے اون سے رات بھر + معنے کبھی منہ چھپاے ہوے گفتگو مین تھا - **اسیر** دنیا مین راہ راست دلیل عروج ہی + معنے سپہر پہ خط استوا کے ہین + لیکن اوس کی جمع لفظ معانی واحد مونث ہوتی ہی -

لفظ کے بجاے لفظ کو کے اکثر مستعمل ہوا کرتا ہی اعم اس سے کہ خبر مذکر ہو یا مونث اور واحد ہو کہ جمع جیسے اوس کے لڑکا ہوا تیرے لڑکی ہوئی وغیرہ **وزیر** پہونچا نے ہڈیان سگ ولد ارتک مری + لے جاے چونچ مین جو نہین ہی ہما کے ہاتھ + ایسا ہی کہنا اوس کے سبزہ آغاز ہوا - اوس کے پیٹ رہ گیا - اس نے لات ماری - اس کے چھریان بھونکین - تمہارے

ٹھنڈیان نکلین - تیرے لڑکا ہوگا وغیرہ -

لفظ چاہیے ماضی مذکر کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی اگرچہ دلالت مونث پر کرتا ہو جیسے لاش گاڑا چاہیے **آتش** روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیے + خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیے +

فعل مرکب جو مصدر جانا کے صیغون کے ساتھہ بنتا ہی تذکیر و تانیث وحدت و جمعیت مین ہمیشہ تابع فاعل ہوتا ہی پس نہین لازم ہی کہنا وہ عورت چلا گئی یا سب آدمی چلا گئے وغیرہ -

مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھہ مرکب کرتے ہین اوس کی علامت کو محذوف کر دیتے ہین جیسے مین نے اوسے نکال پایا وغیرہ پھر اگر تانیث کے لئے برتنا ہو شق ثانی تبدیل پاتا ہی اور اول بحال خود رہتا جیسے رکتے ہین فلان عورت لکا جانتی ہی **رند** نظر لطف بھی تم جانتے ہو خوشبو + یا فقط آنکھہ ہی غصہ کی دکھا آتی ہی + فاتحہ رند کی تربت پہ پڑھو پھول چڑھاؤ + کیا تمھین شمع ہی مرقد پہ جلا آتی ہی + **اسیر** جیتا ہون تو کہتے ہین یہہ کس کام کا جینا + مرتا ہون تو کہتے ہین تجھے مر نہین آتا + **غالب** ہی کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون + ورنہ کیا بات کر نہین آتی + اور کبھی زبردستی بھی علامت مصدر کو حذف کر دیتے ہین **وزیر** یہہ سمجھا ہر کم برج میزان مین قمر آیا + جو تل کے واسطے بیٹھا کبھی وہ مہ ترازو مین + اور کبھی مضارع کے عوض بھی مصدر استعمال کر بیٹھتے ہین **وزیر** ہو تجلی طور کی شعلے مین اوس کے اے کلال + گر بنا توڑ کے خاک وادی ایمن چراغ + یعنے اگر تو بناے -

مثال مشابہت وقت سبب ظرفیت وغیرہ بیان کرنے کو جتنے الفاظ آتے ہین اون کے مابعد حرف ظرف محذوف ہوتا ہی مگر عمل موجود رہتا تا حذف پر دلالت کرے - اور بعض حال مین ایسے الفاظ کے پیشتر کا حرف اضافت بھی محذوف ہوتا ہی جیسے فلانے کی صورت - اوس کی بدولت

اپنی طرح زید کے مانند۔ اب کے برس۔ یعنے صورت وغیرہ پر پایین۔ ایسا ہی اوس آن۔ اس وقت
کس گھڑی جس روز۔ کسی سال آتے مہینے۔ اگلے برس۔ زید پاس۔ اوس بغیر آگے پیچھے
وغیرہ **صبا** ساقی بغیر سوکھ کے کانٹا ہوئے مگر + رونے پہ ہم تلے ہوے ہین ابر تر کے ساتھ
ایسا ہی فلانے کے باعث۔ سبب سے لئے۔ واسطے۔ خاطر۔ وغیرہ پس نہین جایز ہی یہہ وقت۔
یہہ سال۔ وغیرہ کا اس معنے پر استعمال کرنا یا کہنا کل کا روز آؤ وغیرہ۔ واضح رہے کہ اوستادان
ہند بعض وقت شاذ و طور پر ان الفاظ یا حروف عامل کا عمل بھی محذوف کر دیتے ہین مثلاً **وزیر**
یہہ وہ لے تم حرف وفا کیا باعث + ہائے خط بھی نہ لکھا کیا باعث + یعنے کس باعث یا کس
باعث سے یا کس بات کے باعث۔

صیغہ جمع حاضر مثلاً کرتے ہو۔ کروگے۔ آئے ہو وغیرہ اوس صورت مین جب ضمیر
موجود ہو مثل جمع غائب کے ہو جاتے ہین جیسے تم کرتے ہین۔ آپ کرینگے وغیرہ **نسیم**
تیوری چڑھی ہوئی ہر کشیدہ نظر ہین آپ + کچھ اور حوصلہ ہی جو آئے ادھر ہین آپ + **ایضاً** جانتے
ہین ہم سے شرمائینگے آپ + عمر بھر اسے جان ترسائینگے آپ +

قوانین

اسم مذکر واحد و جمع ایک صورت پر رہتا ہی جیسے مدفن۔ یار۔ دوست وغیرہ **وزیر** سر کہین ہاتھ کہین
پاؤن کہین دفن ہوے + ایک عاشق کے تمھارے سے کئے مدفن دیکھے + **صبا** پھولون کی
سیج کردتی صبح شب وصال + باسی جو اوس نے ہار اوتارے پلنگ پر + **اسیر** حشر مین
دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا + مگر جب اسم مذکر الف یا ہا مین آخر ہو
اور وہ ہا مخلوط التلفظ نہ ہو تو جمع کے وقت حرف آخر اوس کا یائے مجہول سے بدل جاتا ہی
جیسے گھوڑا۔ گھوڑے۔ بندہ۔ بندے۔ وغیرہ۔ مگر اوس صورت مین کہ اسم غیر منصرف ہو

جس کا بیان آگے آئیگا۔ اور جب اسم مذکر نون غنہ ماقبل الف مین آخر ہو تو وہ الف یاے مجہول
سے تبدل پاتا ہی جیسے کنوان واحد کنوین جمع۔ دھوان واحد دھوین جمع۔ لیکن یہہ بات سواے
ان دو خاص لفظون کے اور کہین دیکھنے مین نہ آئی نہ مذکر مین نہ مونث مین حالانکہ بہت سے
الفاظ مذکر و مونث الف و نون مین آخر ہوتے ہین۔ اور مونث مین برخلاف مذکر کے
واحد کا صیغہ بجاے جمع کے مستعمل نہین ہوتا بلکہ اوس کی جمع یاے مجہول و نون غنہ سے
آتی ہی جیسے ساق۔ ساقین۔ آنکھ آنکھین **ناسخ** رانون کی طرح صاف ہین اوس حور کی
ساقین + آئینے کی رانین ہین تو بلور کی ساقین + **ایضاً** ہین یا دو وہ بے مثال
آنکھین + کیا ہین تری او غزال آنکھین + اور اگر اسم مونث کے اخیر مین یاے مجہول ہو تو
صرف نون غنہ بڑھاتے ہین جیسے گاے گاین **نسیم** کچھ گائین کلیلین کر رہی تھین +
بن مین ہری دوب چر رہی تھین + اور اگر آخر پر واو ہو تو ہمزہ و یاے مجہول و نون غنہ زاید
کرتے ہین۔ جیسے بہو۔ بہوین بمعنی کسلین اور اگر وہ اسم مین ختم ہو تو اور اگر وہ نون دراصل غنہ ہو تو اوسے یاے
مجہول و نون غنہ سے بدل دیتے ہین جیسے بھون۔ بھوین بمعنی ابرو۔ ورنہ اوس نون کا
اظہار کر کے یاے مجہول و نون غنہ بڑھاتے ہین جیسے اذان اذانین۔ **اسیر** کیا شام ہجر
بھی کوئی آندھی سیاہ تھی + منہ سے موذنون کے اذانین نکل گئین + اور جو اسم مونث
یاے معروف مین آخر ہو تو اوس کی جمع الف و نون بڑھا کر بناتے ہین جیسے ہچکی۔ ہچکیان
اڑی اڑیان وغیرہ **سالک** ہچکیان آئین تو رو تا تھم گیا + اچھے وقت اوس نے ہماری
یاد کی + **ناسخ** ایسے پنجے ہین نہ ایسی ہین بشر کی اڑیان + پنجۂ خورشید کے پنجے قمر کی
اڑیان + لیکن فعل مذکر کی جمع حرف اخیر کو یاے مجہول سے بدل کر اور فعل مونث کی جمع
صیغہ واحد کے اخیر مین نون غنہ بڑھا کر بناتے ہین جیسا آیا۔ آئے۔ آئی۔ آئین وغیرہ

اور امر کی جمع اگر وہ الف مین تمام ہوا ہی تو واو ساکن یا واو مع ہمزے بڑھا کر اور اگر واو مین آخر ہوا ہی تو واو مع ہمزہ کا اضافہ کر کے اور اگر یا مین تمام ہوا ہی تو اوس یا کو واو سے بدل کر بنا تے ہین جیسے کھا واحد کھاو یا کھاؤ جمع ۔ سو واحد ۔ سوؤ جمع ۔ دے واحد دو جمع وغیرہ ۔

الفاظ جن کے مفہوم پر مقدار کا اطلاق ہوتا ہی عدد کا نہین ہوتا اون کی جمع نہین بنائی جاتی مذکر ہون خواہ مونث جیسے گنج رنج وغیرہ الا جب اونکی جدا قسمین یا افراد یا گنتی بتانا مقصود ہو جیسا سیر بھر الایچی ۔ اور پندرہ الایچیان **وزیر** زر دیا زور دیا مال دیا گنج دئے + اے فلک کو نسی راحت کے عوض رنج دئے + یہان چونکہ گنج اور رنج کا اطلاق عدد پر ہوتا ہی وہ جمع بنائے گئے ہین اور زر اور زور اور مال کا اطلاق مقدار پر ہوتا ہی لہذا واحد مستعمل ہوے ۔

اسی طرح وہ الفاظ جن کے مفہوم پر جنس یا موسم کا اطلاق ہو جمع نہین ہو تے مگر جب جدا جنس یا موسم بتانا یا معدود یا محدود کرنا مقصود ہو ۔ پس چانولون اور دالون اور برساتون اور جاڑون اور دھوپون اور آمون اور پانون اور کھجورون مین چانولون اور دالون سے اون کی جدا جنس اور برساتون اور جاڑون اور دھوپون سے جدا موسم اور آمون اور پانون سے اونکا معدود کرنا اور کھجورون سے اوس کا بن مراد ہی ۔ اور یہہ کہنا کہ ان تلون تیل نہین ایک خاص محاورہ ہی جس مین لفظ مین محذوف کیا گیا ہی ورنہ دراصل ان تلون مین تیل نہین مراد ہی ۔ ایسا ہی دودھون نہاؤ اور پوتون پھلو ۔ اور سوکھے دھانون پانی پڑا وغیرہ ہی کہ ان مین واو و نون لفظ سے اور مین کا افادہ دیتے ہین ۔ پس نہین لازم ہی کہنا ٹھنڈھون جمع ٹھنڈھ کی ۔ اور لفظ سیویان ایک ایسی محاورہ کی جمع ہی جس کا واحد نہین پایا گیا ۔

جب عدد بیان ہو اور اوس سے کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی **ناسخ** تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی + **آتش**

دل کو اون آنکھون کا دیوانہ سمجھ صحرا نے + سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا + **ایضاً**

آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق + لاکھون مکان اوس سے ہزارون مکین جلا + ایسا ہی

لفظ کیا کیا جو کثرت بتانے کو آتا ہی واحد مستعمل ہوتا ہی - **اسیر** لاکھون لکھے قلم نے مضامین

چشم یار + کیا کیا غزال صید مرے تیر سے ہوا +

اگر کئی الفاظ واحد ایک جملہ مین آئین سب ملکر جمع نہین بنتے **مومن** ہاے یکبار وہ

لطف پھر ہم چھوڑ دیا + انس و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا + **ایضاً** دل قابل محبت جانان نہین

رہا + وہ ولولہ وہ جوش وہ طغیان نہین رہا + **وزیر** پیش عاشق چشم گریان و لب خندان ہی

ایک + جل گیا جو نخل اوسکو برق و باران ہی ایک + عاشقون کے آگے مشرک اہی بت یکتا ہون مین + گر کہون

مین حسن مین تو اور مہ کنعان ہی ایک + سیکڑون طوطی زبان ہین یان اسیر دام عشق + خانہ صیاد

اور یہہ گنبد گردان ہی ایک + لیکن غالب کا کلام اس کے خلاف دیکھا گیا **غالب** تیرے در کے

لئے اسباب نشاط آمادہ + خاکیون کو جو خدا نے دئے جان و دل و دین -

الفاظ مذکر و مونث کی جمع حروف عامل کے آنے سے اگر وہ الفاظ الف یا ہا مین آخر

نہین ہوئے ہین تو اخیر پر واو و نون غنہ بڑھا کر بناتے ہین جیسا مرد و مردون - ساق ساقون وغیرہ

اور اگر وہ لفظ خود واو و نون مین آخر ہوئے ہین تو نون کے آگے اور ایک واو زاید کیا جاتا ہی مثلاً

گاون - گاوون - بھون - بھوون - وغیرہ اور اگر الف یا ہا مین آخر ہون تو مذکر کے لئے وہ الف

یا ہا واو و نون سے بدل جاتا ہی چنانچہ لڑکا - لڑکون - بندہ بندون وغیرہ اور مونث کے واسطے

اخیر پر واو و نون زاید کیا جاتا ہی جیسے دوا - دواؤن - خالہ - خالاؤن - وغیرہ - پس نہین صحیح ہے

کہنا سب لوگ کو بجاے سب لوگون کو کے اور اسماے غیر منصرف کی جمع حروف عامل کے آنے

سے واو و نون بڑھا کر بناتے ہین جیسے دریاؤن وغیرہ -

اسماے واحد جو الف یا ہا مین آخر ہوتے ہین حروف عامل کے آنے سے اونکا حرف اخیر یاے مجہول سے بدل جاتا ہی جیسے لڑکا لڑکے کو۔ بندہ۔ بندے نے وغیرہ۔ مگر اسماے غیر منصرف نہین بدلتے جو حسب ذیل ہین اور وہ سب الف مین آخر ہوتے ہین۔

کل اسماے مونث جیسے چڑیا۔ حنا وغیرہ۔ کیونکہ جمع مین بھی ان کا حرف اخیر نہین بدلتا اس لئے نہین لازم ہی کہنا بکوے سے۔ پوجے سے وغیرہ۔ اور لفظ خالہ اگرچہ ہا مین آخر ہوتا ہی لیکن یہہ ہا بہ منزلہ الف قیاس کیا جاتا ہی اور یہہ لفظ بھی غیر منصرف ہی۔

جو اسماکہ دو جز ایک ہی اور مساوی املا کے رکھتے ہین جیسے نانا۔ لالا بابا دادا۔ ماما۔ پاپا وغیرہ اسی طرح چچا بھی کیون کہ یہہ دراصل چچا چا ہی۔

وہ اسما جو غیر زبان سے بعینہ لئے گئے ہین جیسے سوڈا۔ ماتا۔ پتا۔ دعویٰ استعفا۔ فحوا۔ استغنا وغیرہ۔ سواے لفظ معنے کے اور وہ بھی شاذ و خاص مقام پر۔ مگر بعض لوگ الف مقصورہ مین آخر ہونے والے چند اسما کو منصرف خیال کرتے ہین چنانچہ فتویٰ دعویٰ وغیرہ۔

الفاظ مذکر جو حنا کے وزن پر آتے ہین مثلاً دریا۔ عصا زنا لوا وغیرہ

اسم ذات و علم مثلاً خدا عیسیٰ۔ موسیٰ وغیرہ۔ مگر وہ جن کے آخر مین ہاے ہوز ہو جیسے جدہ۔ کلکتہ۔ شملہ۔ وغیرہ

واضح رہے کہ بعض لفظون کا اخیر اگرچہ الف ہی مگر سہواً جب ہا سمجھ لیا جاتا ہی تو اون کے ساتھہ غیر منصرف کا سا عمل کبھی کر بھی بیٹھتے ہین جیسے پٹنے مین پونہچا

زبان اردو — غیر منصرف

پوتے کو گیا وغیرہ۔

وہ اسما جو کسی خاص شخص کا نام یا علم بنائے جاتے ہین۔ جیسے ہیرا۔ روپا چندا۔ گیندا وغیرہ۔

جمع عربی جو الف مین آخر ہوتی ہی جیسے شہدا۔ علما۔ صلحا وغیرہ

صفات واسم فاعل اصلی وترکیبی عربی وفارسی۔ جیسے ادنیٰ۔ اعلیٰ۔ مولا مجلا۔ گویا۔ دانا۔ بیجا۔ قطب نما۔ مشکل کشا۔ روح افزا وغیرہ

ترکیب فارسی جیسے پدر بندہ نے۔ مطلب و معنے پر زندہ و مردہ کا وغیرہ

وہ الفاظ مصدر یا جملے جو نقلاً مذکور ہون جیسے کالا سے اژدیا کے معنے لینا تکلف ہی۔ ٹھوکر کھانا سے میری مراد یہہ ہی وغیرہ

واضح رہے کہ حروف عامل وہ کل علامتین ہین جو اضافت ظرف فاعل مفعول اور غایت وغیرہ بتانے کو مقرر ہین۔ جیسے کا۔ مین۔ نے۔ کو۔ سے۔ تک وغیرہ

اگر ایک جملے کے مبتدا یا فاعل دو مذکر ملے ہوئے ہون فعل یا خبر واحد مذکر ہوتی ہی۔

مومن وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوے + یون بھی تو ہجر مین سمجھے رنج وعذاب تھا + **آتش** الفت نے مجھے مارا ہیبت نے اوسے مارا + مین اور رقیب آتش اک جان دو وقالب تھا + اور جب ایک مذکر اور ایک مونث ہو لحاظ لفظ اول کا اکثر رہا کرتا ہی۔ جیسے تعظیم تواضع کی وغیرہ **مومن** دیکھا نہی سیر رنج وحسد وہ بلا کہ آج + سنبل کو تیرے زلف کا سا پیچ وتاب تھا + **وزیر** قصر لیلی کا نشان پاتے نہین دنیا مین ہم + سنگ وخشت خانہ کیا صرف سر مجنون ہوا +

دو جملون مین ایک خبر کو محذوف کر سکتے ہین لیکن اکثر ثانی کا ذکر کیا جاتا ضرور ہی اسیر

لحد مین آکے جو مجھ سے غریب کو پوچھا + کرم نکیر نے منکر نے مہربانی کی + **مومن** تھی کمین
غارت گر بوس وہن ہنگام خواب + شب کی بیداری سحر کا خواب رہزن ہو گیا +

بدل مبدل مین جو لفظ دوسرا ہو جاے فعل و خبر اوسی کی تابع ہوتی ہی جیسا یہہ
قول کہ مٹی پکڑتا ہون تو سونا بن جاتی ہی یا یہہ کہ سونا لیتا ہون تو مٹی ہو جاتا ہی **اسیر**
اشک افشان قبر مین یہہ دیدۂ تر ہو گیا + بوریا زیر قدم پانی کی چادر ہو گیا + **ایضاً** زندان
خیال زلف گرہ گیر ہو گیا + زنجیر مجھ کو سایہ زنجیر ہو گیا + **ایضاً** نالون سے میرے یہہ تہ و بالا
ہوا جہان + گردون زمین بن گئی گردون زمین ہوا + **رند** وہ چتون میرے حق مین سم ہو گئی +
وہ میٹھی نگہ زہر قاتل ہوئی + **ایضاً** کہنے دے شاعرون کو جو سنبل بتاتے ہین + میری نظر
مین زلف تری اژدہا لگی + **صبا** ہوئی اس قدر مجھ کو منظور دید + رخ یار کا مردمک تل ہوئی +
وزیر کب سیہ کاری سے آونگا فرشتون کو نظر + شمع روشن گرنہ میرا استخوان ہو جائیگا ۔

دو لفظ یا دو جملے اردو کے یا ایک اردو کا ایک فارسی یا عربی کا حرف رابط فارسی سے نہین
ملایا جاتا نہ اون دونون کے درمیان اضافت فارسی آسکتی ہی چنانچہ غلط ہی لکھنا پیار و دلاسا ۔
سفر و بچاو ۔ حرکت و چلنا ۔ ضرورتون و لحاظات ۔ ڈالی بیل ۔ زیور چاندی ۔ نام عورت شاخ کھجور وغیرہ
اسی طرح ممنوع ہی جملہ اضافیہ فارسی کو واو و نون سے جمع کرنا مثلاً قوم عیسائیون کو انصاف
حاکمون سے ۔ یارون گذشتگی وغیرہ ۔

اسماے نامعلوم و محذوف حسب محاورہ مذکر یا مونث مستعمل ہین جیسے کس نے
کیا تیرا برا ہو وغیرہ **اسیر** شیشہ ہاتھ آیا نہ ہم نے کوئی ساغر پایا + ساقیا لے تیری
محفل سے چلے بھر پایا + **مومن** اور ہی کچھ پڑھا دیا اوس کو ۔ دشمنون کے
پڑھانے سے لوگون نے + **امانت** ہین اب زندگی ہی تلخ اون کی کڑوی باتون سے

	کسی دن زہر کھا لیجے یہی دل مین سمایا ہی + بعضون نے مونث بھی باندھا ہی یعنے سمائی ہی ۔
فعل	جیسے ہمارے اوس کے خوب چھنی + بے پر کی اوڑائی ۔ منہ کی کھائی ۔ کسی کی نہ سنی ۔ ہمارے اونکے بگڑی وغیرہ **مومن** نہ دیکھی پیش جائی گھر مین آیا + ٹھکانے نے ہرزہ گردی سے لگایا + وہی ٹھہری جو ٹھہرائی تھی دل مین + زبان پر آئی جو آئی تھی دل مین + **صبا** نجلا تو رہ کبھی فلک پیر چار روز + غمزے کی لے نہ اوشتر بے مہار روز + **آباد** دور گردون مین کوئی قدر نہ ان کی کرتا + نہ اگر دون کی سے لیتے یہ حسین تھوڑی سی + **وزیر** ہو گئی ہیتقل بھی ظالم باڑھ بھی رکھی گئی تو جو بگڑا ہم سے بن آئی تری تلوار کی +

ایسا ہی جب جملہ مفعول ہو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسا کہتے ہین حکیم نے کہا کھچڑی کھایا کرو وغیرہ اور اسی طرح الفاظ تبعیض و استثنا کے بعد جو اسما محذوف رہتے ہین وہ لامحالہ مذکر واحد سمجھے جاتے ہین جیسے ہم نے بجز ایک روٹی کے نہ لیا ۔ واضح رہے کہ لفظ آلا واحد و جمع دونون صورتین لیتا ہی جیسے زخم آلا ہوا ۔ یا آلے ہوئے ۔ مگر چونکہ یہ لفظ سواے لفظ زخم کے کسی کے ساتھ مرکب نہین ہوتا اس لئے مونث مستعمل ہوتا نہین دیکھا گیا ۔

کلئے

کوئی اسم خالی نہین اس بات سے کہ مذکر ہو یا مونث پس مذکر و مونث ہر ایک کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی ۔ حقیقی وہ جس کے مقابلہ مین اوس کے خلاف جنس حیوانون سے ہو جیسے مرد عورت ۔ مرغ ۔ مرغی وغیرہ ۔ اور غیر حقیقی اس کے برعکس جیسے گھر مذکر اور کتاب

مونث - پھر غیر حقیقی کو تین تقسیم کرتے ہین اول اصلی جس مین قیاس اور قانون کوئی پایا نہ جاسے بلکہ محاورے مین ویسا ہی مستعمل ہو جیسے پتھر مذکر اور خاک مونث **دوم** قیاسی جو قیاس یا قانون پر مذکر یا مونث قرار دیا جاتا ہے جیسے کپڑا - اور تکبر مذکر - اور لکڑی اور تدبیر مونث - چنانچہ تفصیل اِس کی آگے آئیگی انشا اللہ تعالے **سوم** خلافی جو خلاف قیاس اور قانون کے مستعمل ہوتا ہے جیسے موتی اور تعویذ مذکر اور آسیا - اور خبر مونث -

فقرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ اسماے ذی روح کو مذکر یا مونث حقیقی ہوتا لازم ہے لیکن اسماے جنس ایسے ہو نہین سکتے لہذا اون کی مثال ضرورتاً اس کتاب مین خاتمہ پر دی گئی ہے مثلاً ہرن بلبل وغیرہ -

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ ایک ہو جائین شق ثانی پر لحاظ و حکم کیا جاتا ہے یعنے اگر شق ثانی مذکر ہے تو لفظ مرکب مذکر ہوتا ہے اور مونث ہو تو مونث جیسے شبخون مذکر اور صاحب سلامت سجدہ گاہ - سالگرہ - محل سرا وغیرہ مونث

قواعد مذکر

الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لئے مستعمل ہون مذکر ہین گو اوس جماعت یا قوم مین مونث بھی شامل ہون جیسے مسلمان ہندو برہمن وغیرہ **صبا** اک خال سیہ بھی تری آنکھون کے قرین ہے + اچھے رہے ترکون مین بھی ہندو نظر آیا + **نسیم** صحبت کو اثر ہے یہ یقین کیجیے کیون کر + خاصیت بت ایک برہمن نہین رکھتا +

نام خدا کے اور فرشتون کے اور نام مہینون کے خواہ عربی ہون یا ہندی سوا ے اون کے جن کے ساتھہ لفظ مونث ترکیب پایا ہوا ہے جیسے بقرعید اور تیرہ تیزی وغیرہ اور نام ملکون اور شہرون اور مقامون کے سواے اون کے جن کے آخر مین یاے

معروف ہو مانند دہلی وغیرہ کے مذکر ہین۔

جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہو مذکر ہوتا ہی گو بہ ذات خود مونث ہو جیسا مثل دیوانہ بہت شاد آبی کف اے + وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا + **ایضاً** وہ پری مجھہ فقیر کا نہ ہوا **نقش** جب نقش بوریا نہ ہوا + **ایضاً** شاید کہ وہ پری ہی کہین مسکرا رہا + بجلی چمک رہی ہی بہت آسمان پر + مگر رند کا کلام اس کے خلاف دیکھا گیا **رند** کریگا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری + پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی + **ایضاً** دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہ ہو + بال کھولے ہوے وہ حور دعا کرتی ہی + **ایضاً** چڑھاؤنگا گل گور مجنون پر اے رند + نظر جب وہ لیلی شمایل پڑیگی + پس یہ شاذ ہی۔

جس لفظ کے اخیر مین ہمزہ یا الف مقصورہ یا ہاے ہوز اگرچہ وہ ہا اصل مین (یعنے عربی مین اگر وہ لفظ عربی ہی) تا رہی اور وقف سے ہا ہوگئی ہو وہ لفظ مذکر ہی جیسے کھانا۔ دعویٰ۔ میوہ۔ عشرہ وغیرہ سواے آسیا کے **گویا** مین فقیری مین بھی خوش چشمون سے ہم بستر رہا + بستر امین نے بنایا ہے ہرن کی کھال کا + **ایضاً** یہ اشارہ کر رہا ہی ہم کو حلقہ دام کا + ہی کف صیاد مین دانہ تمہارے نام کا +

الفاظ جو مرکب ہین پن۔ ستان۔ زار۔ بان وغیرہ سے یعنے جو حسب قانون زبان فارسی اسم فاعل و مفعول و ظرف زمان و مکان وغیرہ ترکیبی ہوتے ہین مذکر ہین **وزیر** گلی تیغ و سپر باندھے پھرا کرتا تھا وہ ظالم + لڑکپن بھی نہ تھا خالی ستم سے میرے قاتل کا + **ناسخ** نخل ماتم کے سوا کچھ بھی نہ ہوتا ہرگز + میرے اشکون سے جو سرسبز گلستان ہوتا۔ **گویا** گیا ہوگا گلگشت کو جب کہ وہ گل + تو گلزار پھولا سمایا نہ ہوگا + **وزیر** اپنے دروازہ کی زنجیر سے باندھے مرے ہاتھ + اب تو در کار نہ کوئی اسے دربان

ہوگا + رند اوس ترک شہسوار کو ہی جب سے ذوق صید + خالی شکار بند نخچیر سے ہوا +
نسیم جب انتہا تاہ دم سے سینہ سوزان سے دھوان + آسمان اوس کو سمجھتا ہی کہ ہمزاد آیا +

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل الف ہو وہ مذکر ہی جیسے پیکان جہان نام وغیرہ سواے بیاض اور جان کے اور سواے اون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے جدا کئے جاتے ہین - ایسا ہی شعر اُو - دباو - دکھاو - وغیرہ **ظفر** انداز سے جدہر وہ قدم پاؤ پڑ گیا + کوسون ادہر دلون ہی کا ستھراو پڑ گیا + **ایضاً** دابو سر کس کا تم اور ہاتھ دباؤ کس کا + سب دبیل آپکے ہین تم کو دباؤ کس کا + اپنے کوٹھے پہ جو کی آپ نے دیوار بلند + دیکھا اے پردہ نشین تم نے دکھاؤ کس کا +

جمع عربی جو وزن پر افعال کے آتی ہی واحد مذکر ہوتی ہی جیسے احوال - ارباب - اسباب - القاب - آداب وغیرہ سواے اوقات کے **اسیر** ہو گریزان کبر سے معلوم کیا تجھ کو نہین + مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا + **نسیم** زمانہ مسکون سے اے نسیم آباد ہی اب تو + بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا + **اسیر** راہ پھر کسے کے یہہ رہزن کو دیا دم سے ہنسے + تو ہی مالک ہی یہہ اسباب سفر کس کا ہی + **آتش** یار کو تم سے محبت نہین تو لے آتش + خط مین القاب یہہ پھر شفق سن سے کس کا - الا جب ان کا اطلاق مفہوم کے جدا جدا جزو پر ہو جیسے تمہارے احکام - اون کے اقوال وغیرہ **مومن** نہین کیا تم نے احکام آزمائے + انھین باتون نے تو یہہ دن دکھائے

مصادر وا سماے عربی مذکر ہوا کرتے ہین سواے بعض کے مثلاً وزن **افتعال** مین احتیاج و احتیاط - **تفعل** مین توجہہ و توقع و تمنا - **فعال** بہ کسرہ

فا مین مثال (اور نقاب مشترک ہی) **فَعل** بہ فتح فا و سکون عین مین ضرب۔ طرح بحث
فَعَل بہ فتح فا و فتح عین مین خبر۔ نظر۔ سحر۔ ظفر۔ **فِعل** بہ کسر فا و سکون عین مین حرص۔
واضح رہے کہ اس کلئے مین چار باتون کا خیال رکھنا ضرور ہی **ایک** یہہ کہ اسم فاعل کے
صیغے اکثر اپنے مدلول کے تابع ہوا کرتے ہین جیسے مرد عالم تھا۔ عورت عالم تھی وغیرہ
دوم یہہ کہ جب الفاظ عربی کے اخیر پر یاے معروف ہو تو وہ مونث ہوتے ہین
جیسے ترقی۔ تانی وغیرہ۔ ایسا ہی اخیر مین حاے حطی یا عین مہملہ ہو تو جیسے فتح و صبح
طرح۔ جمع صلح۔ روح۔ توقع۔ نزاع۔ مزاج۔ اطلاع۔ اصلاح۔ سواے مرتع۔ قدح
اور سطح کے اور لوح۔ و متاع مشترک ہی۔ **سوم** یہہ کہ افعال بہ کسر ہمزہ اور افتعال و انفعال
کے اوزان مین جن لفظون کی انتہا پر الف ہو وہ مونث ہوتے ہین جیسے ایذا۔ ابتدا۔ التجا
انتہا وغیرہ۔ سواے القا کے یا اگر اوس الف اخیر کے بعد حاے حطی یا ہاے ہوز
یا عین مہملہ ہو تو بھی مونث ہوتے ہین جیسے اصلاح۔ اکراہ۔ اطلاع وغیرہ **چہارم**
یہہ کہ وزن تفعیل اس کلیہ پر جو قواعد مونث مین بیان ہوگا یعنے جس مین یہہ حکم لگایا گیا
ہی کہ جس لفظ مین حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو وہ مونث ہوتا ہی اس قاعدے
سے علیحدہ ہے۔

قواعد مونث

اگر ایک لفظ مذکر نام کسی مونث کا ہو تو البتہ مونث مستعمل ہوتا ہی جیسے ہیرا۔ کافور وغیرہ
نام لونڈیون کے۔ ایسا ہی اوس کا عکس جیسا نوازش اور بندگی نام غلامون کے۔
لفظ مذکر کے اخیر مین یاے معروف بڑھانے سے یا اگر اوس کے اخیر مین
الف یا ہا ہی تو اوسے یاے معروف سے بدل کر مونث بناتے ہین جیسے مرغ۔

مرغی گھوڑا۔ گھوڑی۔ بندہ۔ بندی وغیرہ ایسا ہی جو یا تصغیر کے لئے مستعمل ہو جیسے گڑھ گڑھی (بمعنی قلعہ)۔ پہاڑ۔ پہاڑی۔ پیالہ۔ پیالی وغیرہ۔ یا واسطے اسم بنانے کے صفت کے اخیر مین واقع ہوتی ہو جیسے لال۔ لالی۔ خشک۔ خشکی وغیرہ لفظ مذکر کو مونث بناتی ہو۔

جو اسم یاے معروف مین آخر ہو مونث ہو جیسے گالی۔ انگلی۔ پیشانی وغیرہ۔ مگر شرط یہہ ہو کہ وہ لفظ مذکر حقیقی نہ ہو جیسے مالی وغیرہ۔ یا وہ یا نسبتی یا صفتی نہو مانند کھاری جلالی۔ خیالی وغیرہ کے **آتش** ملاحت ذقن یار کا ہو سو شور + عجیب لطف کا کھاری ہو یہہ کنوان نکلا +

جس لفظ کے اخیر مین یا ما قبل مفتوح ہو وہ مونث ہو جیسے مئی۔ قے وغیرہ

نام نمازون اور اوقات نماز کے مونث ہین جیسے فرض۔ نفل۔ ظہر۔ عصر۔ وغیرہ

نام اوقات شبا روزی کے مونث ہین جیسے صبح۔ دوپہر۔ مغرب وغیرہ

نام ندیون اور دریاؤن کے مونث ہین جیسے گنگا۔ جمنا وغیرہ **اسیر** ہم تو پیاسے رہین ستی غیر کو دے پیر مغان + ہائی اس شہر مین بہتے ہوے گنگا دیکھی +

نام کتابون کے مونث ہین جیسے گلستان۔ بوستان۔ وغیرہ۔ سواے قرآن کے **آتش** تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ فام کی + اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی +

حاصل بالمصدر فارسی و ہندی مونث ہین جیسے برداشت۔ نمود۔ چمک۔ سوزش وغیرہ **ناسخ** لطف شراب سے بے خبر مین کیا کرون + برداشت ساقیا نہین مجھہ کو خمار کی + **ایضاً** گوہر گوش صنم کی آب کا ہو یہہ اثر + سبزۂ خط نے جو گالون پہ نمود آغاز کی +

صبا عرش تک نالے ہمارے جائینگے + چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہین + تاسخ ہو گئی

ہر آگ فرقت مین شراب آتشین + ساقیا ہر خم مین سوزش ہو عیان تنور کی + ایضاً جنون

گلشن رخسار تھا تیرا بے خار + کون بلبل تھی کہ خواہش جسے گلزار کی تھی + ایضاً ہین

جو سالک جانتے ہین اپنے دشمن کو بھی دوست + آبلون کو فایدہ کرتی ہر کاوش خار کی +

باغ مین سب یار فوارے ہوئے آتش فشان + ہر ہزارون مین روش منقار موسیقار کی

اسیر بھوک کا غم بھوک مین کھایا کئے ہم عمر بھر + جب ہوئی ہم کو تلاش رزق بے

منت ہوئی + ایسا ہی چال - ہار وغیرہ سوائے - چلن - و خلش کے اور سوائے ان لفظون

کے جو دوسرے کلیون کے سوافق اس قانون سے جدا ہو سکتے ہین -

حاصل بالمصدر اردو جو اخیر مین وٹ لگانے سے بنتے ہین موئنث ہین

جیسے لگاوٹ - سجاوٹ - کھچاوٹ - وغیرہ **اسیر** سر جدا تن سے کسی روز کرلے

خنجر یار + یہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہر + **رنگین** ہر اجی میرے دوگانا کی سجاوٹ

خاصی + جیسی رنگ غضب اوس پہ کھچاوٹ خاصی +

جو اسم وزن پر جیا کے ہو گو اوس کا اعراب کچھ ہی ہو موئنث ہوتا ہر سوائے پتا بمعنی سرا اور

عصا کے اور سوائے اوس کے جو خاص مذکر کے لئے ہو جیسا گدا یا جو موافق دوسرے

کلیون کے اس سے جدا ہوتا ہو جیسے خدا لیکن لفظ بہا دونون طور پر مستعمل ہر -

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو موئنث ہر جیسے دلیل

کھیر - کھیل - (بہ یاے معروف) کھیپ - پیپ وغیرہ سوائے انگبین - بیم - تیر -

خمیر - دین - شیر - (بہ یاے معروف) اور یقین کے اور سوائے ان کے جو مذکر

حقیقی کے لئے مستعمل ہین جیسے پیر بمعنی مرشد - ایسا ہی وہ الفاظ جو تفعیل کے وزن

پر آتے ہین ۔سواے تعویذ و تمکین کے۔

اسماے مصغر مونث ہوا کرتے ہین اور یہہ مونث ہی سے بنتے بھی
ہین ناسخ آوارہ یون ہوا و ہوس مین ہین پیرزن + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار
کی + اسیر روح دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہہ ہم + باہر اپنے ہاتھ سے
سونے کی چڑیا ہوگئی + اختر چاندی سونے کو گلا کیا اے مایہ ناز + تو نے ٹکلیا
بھی مرے دل کی کبھی تالی ہی +

جمع عربی جو الف و تا مین آخر ہوتی ہی اور جس کا واحد بھی مونث ہوتا ہی واحد مونث
ہی رند کیا تعجب ہی جو دو جام دئے سب سے سوا + کب مرے حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی
اسیر جام اگر لوٹ گیا کون کرامات گئی + خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی +
ناسخ خط نورستہ نہ قرآن کو کردے منسوخ + لوح محفوظ سے اوتری ہی یہہ آیات مہی +
آتش سایل دولت دنیا ہون مین اے آتش کیا + گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی

جس لفظ کے اخیر مین تاے قرشت ہو مونث ہوتا ہی جیسے بات گھات وغیرہ۔
سواے محبت کے اور سواے ان کے جن کے حرف آخر کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو
جیسے تخت۔ دانت۔ دست وغیرہ ناسخ تارے نہین نکال دئے دانت چرخ نے
دہشت ہی اس قدر مری شب ہاے تار کی +

جس لفظ کے آخر مین تاے مصدری عربی ہو مونث ہی جیسے قسمت ناسخ
کرتے ہو تعمیر اورون کے لئے قصر و رواق + غافلو تم کو ملی قسمت مگر معمار کی + مگر قسمت
ہر دو طرح مستعمل ہی۔

الفاظ جو الف و سین مین ختم ہوتے ہین مونث ہوا کرتے ہین جیسے آس۔

گھاس ۔ باس ۔ وغیرہ ۔ سواے لفظ پاس بہ معنی خاطر و ساعت کے اور سواے الفاظ عربی کے جیسے التماس ۔ راس ۔ قیاس وغیرہ ۔

الفاظ جو الف و ہا مین آخر ہوتے ہین مونث ہین جیسے آہ ۔ باہ ۔ تھاہ ۔ راہ چاہ ۔ (بہ معنی محبت وغیرہ) سواے بیاہ ۔ چاہ ۔ بہ معنی کنوان اور ماہ کے اور سواے اُن کے جو خاص مذکر کے لئے مستعمل ہین مثلاً شاہ یا جو موافق دوسرے کلیون کے اِس سے الگ ہوتے ہین جیسے اللہ ۔

الفاظ جو راے ہندی مین آخر ہوتے ہین مونث ہین اور کبھی اوس را کے ساتھ ہاے ہوز بھی مخلوط ہو جاتی ہے چنانچہ اڑ ۔ باڑ ۔ بوچھاڑ ۔ لگاڑ ۔ ڈاڑھ ۔ باڑھ وغیرہ

انیس دم بھر مین صفین صاف تھین بیدادگرون کی + تھی مُنہ کی طرح خاک پہ بوچھاڑ سرون کی +

اگر علامت مصدر کے آگے حرف کاف ہو اور اوس علامت مصدر کو حذف کرنے سے حاصل بالمصدر کے صیغے حاصل کرین تو وہ مونث ہوا کرتے ہین جیسے چمک ۔ جھپک ۔ جھلک ۔ مہک ۔ جھجک ۔ ہڑک وغیرہ ایسا ہی لکار ۔ چھیڑ وغیرہ

حرف کاف جو واسطے تحقیر و تصغیر کے لفظ کے آخر مین آتا ہے اوسے مونث بناتا ہے **صبا** خیال نوک مژہ نے یہہ اشتعال دی + شب فراق مین کھینچے رہا کنار چراغ + ایسا ہی گنجلک وغیرہ ۔ سواے اُن الفاظ کے جو ذی روح کے لئے مستعمل ہین جیسے طفلک مردک وغیرہ

مکرر یا قریب المعنی یا ہم مضمون دو لفظ حرف رابطہ کے ساتھ یا بے اوس کے متفقاً ایک معنی کرین اور اون کے جدا جدا حصے کی کوئی جنس مقرر نہ ہو جیسے شدت و شد

گفتگو۔ بکبک۔ کاین کاین وغیرہ یا دونون حصے مونث ہون تو واحد مونث ہوتے ہین۔
چنانچہ آمد آمد۔ آب وتالاب۔ آمد وشد۔ آب وہوا۔ شست وشو۔ گفتگو۔ بکبک۔ شد بد۔
کاین کاین وغیرہ۔ **مومن** ہو سواری تو سلیمان کی ہو + آمد آمد کسی ذی شان کی ہو + **صبا**
عیان جو یار کی دانتون کی آب وتاب ہوئی + غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی + **اسیر**
آمد وشد نفس چند کی بیکار نہین + حال آیندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہی + **ایضاً** نالے کرتے
سے مرے آنسو بہاتے سے مرے + اور ہی آب وہوا ہے **گلشن** ایجاد کی + **صبا**
تن کو کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر + اے نجس یہہ شست وشو اچھی نہین + الا یہہ کہ لفظ
آخر مذکر بعلامت تذکیر یعنی مذکر قیاسی ہو جیسے آب و دانہ۔ **رند** شکر قید سے صیاد کے ہوتی
ہو رہا + آب و دانہ ترا او بلبل شیدا او ٹھا +

اطلاع

جس کلئیے مین یہہ لکھا ہی کہ فلان لفظ اس سے مستثنے یا دونون طرح مستعمل ہی اوس
کی مثال نظایر مین دے دی ہی یعنے صورت اول مین ایک اور شق ثانی مین دونون مثالین

استعمال لفظ نے ۔ اردو زبان ہندی سے نکلی اور ہندی برج بھاشا یا برج بھاکھا
سے پیدا ہوئی جس کے معنی ہین جنتی زبان اور بھاکھا زبان سنسکرت زبان سے ماخوذ ہے۔
سنسکرت مین لفظ نے مرادف ہی اُردو کے لفظ **سے** کا پس جس لفظ
کے ساتھہ لفظ نے مستعمل ہوتا ہی اوس کا فعل درحقیقت فعل نہین بلکہ اسم مفعول ہوتا ہی
صورت فعل مجہول لیے ہوئے۔ چنانچہ یہہ کہنا کہ زید نے کپڑا پہنا بہ منزلہ اس کہنے
کے ہی کہ زید سے کپڑا پہنا گیا۔ اور زید نے روٹی کھائی بجاے اس کے ہی کہ زید
سے روٹی کھائی گئی برخلاف اِس کے اگر یہہ کہو کہ زید نے گرا تو اس جملہ کی صورت متبدلہ

یہہ ہوتی ہی زید سے گر اگیا جس کے معنے ہوتے ہین زید گر سکا - اور یہہ مطلوب قایل
نہین پس جب ایسا ہی تو لفظ لے اونھین صورتون مین اور ایسے ہی افعال کے
ساتھ مستعمل ہوگا جو اسم مفعول بن جاسکتے یا اوس کی صورت لے سکتے ہین اور یہہ
بات سواے متعدی کے فعل لازمی مین ممکن نہین اور متعدی کے بھی صرف ماضی
مطلق مین اور اون افعال مین حاصل ہوسکتی ہی جن کے صیغون مین ماضی مطلق ہوتا ہی
جیسے ماضی قریب و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ - اور مضارع و حال و استقبال و امر
و نہی مین نہین ہوسکتی -

اس کے عمل کی نسبت یہہ کہا جاتا ہی کہ جب یہہ لفظ مستعمل ہوتا ہی تو فعل
تابع مفعول ہوجاتا ہی یعنے اگر مفعول مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوتا ہی اور مونث ہو تو مونث
جیسا کہتے ہین زید نے کپڑا پہنا اور عمرو نے روٹی کھائی وغیرہ ایسا ہی وحدت
و جمعیت مین جیسے زید نے کپڑے پہنے اور عمرو نے روٹیان کھائین لیکن دراصل
لفظ لے بمعنی لفظ سے ہی تو فعل فعل نہین رہا اسم مفعول ہوگیا اور وہ تذکیر و تانیث
اور وحدت و جمعیت مین مفعول اول کا تابع ہوا یعنے کپڑا پہنا یا کپڑے پہنے صورت
دیگر مین کپڑا پہنا گیا یا کپڑے پہنے گئے ہی اور روٹی کھائی اور روٹیان کھائین فی الحقیقت
روٹی کھائی گئی اور روٹیان کھائی گئین ہی - واضح رہے کہ اگرچہ یہہ فعل ظاہر مین فعل
مجہول معلوم ہوتا ہی لیکن غایر نظر سے موثق ہوسکیگا کہ فعل مجہول نہین دراصل اسم
مفعول ہے کیونکہ اردو مین لازمی اور مجہول کا اسم فاعل اور متعدی کا اسم مفعول بہ
حذف جزو اخیر جو دراصل ان کی علامت ہی ایک صورت پر ہوتے ہین جیسے بھیگی بلی
پھوٹی آنکھ - اور تراشیدہ - پھولا چمن - کہا سنا - بھوسلے چنے - دھویا موتی -

چھوڑا دیس - سانپ کا کاٹا وغیرہ کہ ان سب مین لفظ ہوا محذوف ہی - ایسا ہی دودھ پیتا بچہ - مرتا جوگی - کھاتا دھن - کھاتا پیتا وغیرہ غرض چونکہ لفظ نے اُردو مین بالاستقلال ایک علامت بن گیا اور خاص طور پر مستعمل ہی اور یہہ بات بالکل بھلادی گئی ہی کہ وہ دراصل کیا تھا اور جو عمل اس کا کیا جاتا ہی وہ ربط و وتیرہ زبان یا سیاق و محاورہ پر منحصر رکھا گیا ہی لہذا ان امور کے پورا سمجھ مین آجانے کے لئے اوس کے قواعد بنانا لازم آتا ہی اس لئے لکھا جاتا ہی کہ ——

لفظ نے علامت فاعل ہی اور صرف فعل متعدی کے ساتھہ ہوتا ہی اور ماضی مطلق مین اور اون افعال مین استعمال پاتا ہی جن کے صیغون مین صیغہ ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و تمنی و شرطی وغیرہ **صبا** مانگ کر یار سے بوسہ مین پڑا جھگڑے مین + تھوڑی سی بات نے بھی طول بہت سا کھینچا + **وزیر** ترے سر سے کے وبال لے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہی + تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہی + **ناسخ** دعوی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ + سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی + اور مضارع و حال و استقبال و امر وغیرہ مین نہین ہوتا **کبھی** اس علامت کو ضرورت کے سبب محذوف بھی کرتے ہین پس اگر وزن شعر وغیرہ کے لئے ہو تو علامت مذکور فاعل کے ہمراہ مقدر ہوتی ہی **ناسخ** غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم + کبھی تلوار تو مجھہ پر بھی لگائی ہوتی + یعنے تم نے لگائی ہوتی + **مومن** دی تسلی تو وہ ایسی کہ تسلی نہ ہوئی + خواب مین تو مرے آئے وہ مگر آخر شب + یعنے اونھون نے تسلی دی **صبا** خیال خام ہی امید رکھنا فیض دشمن سے + نہین دیکھی کسی کی پیاس بجھتی آب آہن سے + یعنے کسی نے نہین دیکھی -

اور اگر فاعل ردیف واقع ہوا ہی تو یہہ علامت خود بالذات محذوف ہوتی ہی **مومن** مرے کہنے پہ چل مت ہاتھہ سے جا + نکالے پاؤن کیون انداز بیجا + بڑھی جان کا ہی سوز نہانی جتاسے زور عجز ناتوانی + یعنے انداز بیجا نے اور عجز ناتوانی نے - لیکن عمل ہر حال مین موجود رہتا ہی - واضح رہے کہ بعض وقت شعراے ہند اگر ان کا جی چاہے یون بھی اس لفظ کو محذوف کئے دیتے ہین پوچھنے والا ہی کون ہی کوئی جرم فوجداری تو ہی نہین **امیر** کیا جانون بزم عیش کہ ساقی کی چشم دیکھ + مین صحبت شراب سے آگے سفر کیا +

جس صورت مین لفظ متصل ہو اگرچہ مقدر ہی ہوا اور مفعول مذکر واحد ہو گو موجود نہ ہو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسے مین نے کیا اوس نے کھایا وغیرہ **وزیر** عشق خال یار نے ایسا کیا زار و نحیف + بیٹھہ رہنے کو مرے کافی ہی اب تل بھر زمین + خواہ وہ فعل متصل مفعول ہو کہ منفصل جیسا جو چیز مین نے چاہی لی + اور دوسری جمیع صورتون مین مفعول کی متابعت کرتا ہی جنس مین بھی اور عدد مین بھی - یعنے اگر مفعول مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوتا ہی اور مونث ہو تو مونث اور اگر مفعول واحد ہو تو فعل بھی واحد ہوتا ہی اور جمع ہو تو جمع **ناسخ** طاق ابروے صنم جس دم نظر آیا مجھے + ایک مسجد بس وہین راہ خدا تعمیر کی + **وزیر** زر دیا زور دیا مال دیا گنج دئے + اے فلک کون سی راحت کے عوض رنج دئے + **رند** تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھہ بھال لینے کو +

جب علامت مفعول جو لفظ کو یا یاے مجہول یا دونون ہی موجود ہو فعل تابع مفعول نہین ہوتا بلکہ واحد مذکر رہتا ہی **ناسخ** ہند کو آباد اوس نے کر دیا + غمزدون کو شاد اوس نے کر دیا + **ایضاً** گردن ساقی کے آگے بارہا محفل مین رات + گردن مینا نے خم کو

شرم سے ختم کر دیا + اِس کی بھی وجہ وہی ہے جو ابتدا مین مذکور ہوئی یعنے **نے** کو
سے سے بدل دو تو یہہ جملے یون ہو جاتے ہین ہند کو آباد اوس سے کر دیا گیا - غمزدون
کو شاد اوس سے کر دیا گیا - گردن مینا سے مے کو شرم سے ختم کر دیا گیا - چنانچہ نثر مین عموماً
یون ہی لکھا جاتا بھی ہے -

جو فعل دو مفعول چاہتا ہے ثانی کا تابع ہوتا ہے جیسے ساقی نے رقیب کو مے دی - بادشاہ
نے مجھے گھوڑے دئے وغیرہ **غالب** تیرے در کے لئے اسباب نشاط آمادہ +
خاکیون کو جو خدا نے دئے جان و دل و دین + اگرچہ مفعول ثانی مقدم ہے کیونکہ مفعول
اول ہمیشہ علامت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اگر فعل اُس کا تابع ہو تو اوسے ہمیشہ مذکر واحد ہونا لازم
ہوگا اور اس سے قوی تر وجہ وہ ہے جو فقرہ بالا مین گذری یعنے ان جملون مین بھی اگر **نے**
کو **سے** سے بدل دو تو صورت یہہ ہو جاتی ہے ساقی سے رقیب کو مے دی گئی
بادشاہ سے مجھے گھوڑے دئے گئے وغیرہ - پس بغیر اوس صورت کے جو **نے**
کے ساتھ ان جملون کی اوپر بتائی گئی ہے دوسری ہو ہی نہین سکتی -

جس فعل مرکب کا جزو ثانی متعدی ہو لفظ **نے** اوس کے ساتھ مستعمل ہوا
کرتا ہے لیکن فعل واحد مذکر رہتا ہے **مومن** بات کہتے مین رد دیا مین نے + جو جواب
آیا سو دیا مین نے + **ظفر** تیر اوس ناوک فگن نے جب لیا دل سے نکال + زخم دل
نے چارہ گر ناچار ہو کر رد دیا + اور جب دونون جزو متعدی ہون عام اِس سے کہ ایک ہی
مصدر سے ہون یا مغایر سے اُن کا وہی حکم ہے جو مفرد کا - **نسیم** جب دیکھئے کجی کے
سوا راستی نہین + بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا + ایسا ہی روٹی کھائی وغیرہ اور
جب جزو اول متعدی ہو اور جزو ثانی لازمی تو اوس کے ساتھ لفظ **نے** غیر مستعمل ہے

جیسے بھول گیا۔ کرسکا۔ دے چکا وغیرہ **اسیر** مضمون کہان نزاکت جانان کا اے صبا + سارے ورق مین مصحف گل کے اولٹ گیا + **صبا** نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوی یار سے بندہ + زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے +

ماضی استمراری کے اور اوس فعل مرکب کے ساتھ جو ترکیب کی جہت سے استمرار اور دوام کے معنے کرتا ہی لفظ **نے** نہین آتا **غالب** بے صرفہ ہی گذرتی ہی ہو گرچہ عمر خضر + حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کئے + **نسیم** ہمیشہ خاک و خون مین مجھ کو بیتابی تڑپھایا کی + بہ شکل مرغ لبسمل کونسے پہلو نہین پھڑکا + **صبا** شب غم مین مرے نالون سے لگی دل پر چوٹ + چھاتی کوٹا کئے گھڑیال بجانے والے رند وہ کف پاے حنائی کرکے یاد + ہجر کی شب ایڑیان رگڑا کیا + ایسا ہی کھانے لگا وغیرہ کہ اس مین ابتداہی معنے استمراری کے ساتھ **وزیر** ہم سے کا ہیدون کو اوس در سے اوٹھایا کس لئے + آسمان تنکے لگا چننے مگر مجنون ہوا +

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ لازمی کے معنے کرین اون کے ساتھ لفظ **نے** غیر مستعمل ہی جیسے دکھائی دینا۔ کہنے پانا وغیرہ۔

جو لازمی ترکیب سے متعدی معلوم ہوتا ہی لفظ **نے** اوس کے ساتھ غیر مستعمل ہی۔ مثلاً لانا کہ اصل مین لے آنا ہی چنانچہ اس شعر مین **مومن** اگر مشہور ہوا فسانہ اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان لے آوین بنارس مین + **رند** نہ ملا جب کہ نامہ بر کو جواب + پرزے خط کے مرے اوٹھا لایا + **صبا** ہم وہ مے کش ہین کہ ساغر جو ہمارا توڑا + محتسب کے لئے قاضی کا پیادہ لائے +

بعضے افعال اگرچہ مفعول نہین چاہتے ہین لیکن اون کے ساتھ علامت فاعل

یعنے لفظ نے متعدی کی سی رہتی ہی جیسے کوسنا۔ دھارنا۔ موتنا۔ جھانکنا۔ وغیرہ
مگر فعل اُن کا واحد مذکر ہی رہتا ہی **جان** دوگانہ جان کی بچی نے موتا مجھ نمازی پر + میانی
تر ہوئی ساری پڑا آدو عابدن دھونا + **اسیر** پانی مین عجب عکس نے یک حسن
دکھایا + یوسف نظر آیا جو کنوان یار نے جھانکا + اور بعضون کے ساتھ علامت مفعول
ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ اصل مین متعدی نہین ہین علامت فاعل مستعمل نہین ہوتی جیسے ہم
تم کو روتے ہین رنڈ بھاکون آکے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر + ہان بیکسی تو آج تلک
مجھ کو روئی ہی + **اسیر** کب گنجفہ بازی مین نہین جنگ کا ایا + شمشیر سے کس دن
وہ مجھے سر نہین آتا +

بعض لازمی متعدی کی صورت اور معنے پر مستعمل ہوتے ہین بلکہ لفظ نے کا
عمل بھی اون مین اوسی طرح کیا جاتا ہی جیسا متعدی کے ساتھ چنانچہ ہنسانا۔ جگانا۔ بھلانا
ستانا **وزیر** کہا قصہ جو قاتل کے لباس زعفرانی کا + ہنسایا خوب سا ہم نے دہان زخم
سوزن کو + **نصیر** طے کر گئے یاران عدم رفتہ تو منزل + سوتے ہی رہے ہم نہ کسی نے
بھی جگایا + **سحر** مولف فرہنگ آصفیہ لونگا مین تیری خوب واعظ + جو تو نے بار بار آکر ستایا +
ایسا ہی چبانا اور کھسیانا۔

بعض الفاظ لازمی و متعدی دونون طور پر مستعمل ہین اور لفظ نے اون کے
ساتھ ہر دو صورت مین استعمال ہوتا ہی اور یہہ شاذ ہی جیسے **انشا** تیرے مریض عشق
کی تھم اگئی جو آنکھ + اوس کے ہر ایک ہمدم و مونس نے غش کیا + بیٹھے ہین ہم تو دل
کو مسوسے ہوئے میان + تو جان اوس کو وے کہ تجھے جس نے غش کیا + لیکن اکثر
حال مین موافق موقع اور مقام استعمال کے یعنے بصورت متعدی لایا جاتا ہی جیسا۔

اولٹنا	میرا دل اولٹا یا اولٹ گیا اور **دبیر** سیدھی چلی یہہ تیغ تو لشکر اولٹ دیا + جیسے علی نے ہاتھ سے خیبر اولٹ دیا +
بٹنا	بتی بٹنی یعنے بٹ دینی اور روٹی بٹنی اور **ظفر** اب قافیہ و بحر ظفر پھیر غزل لکھ + بٹ جائے نہ جانب سے ترے دھیان کسی کا +
بدلنا	میرا دل بدلا اور **آتش** زمین چمن گل کھلاتی ہی کیا کیا + بدلتا ہی رنگ آسمان کیسے کیسے + ایسا ہی یہہ کہنا کہ یہہ مال لے کر دوسرا بدل دو-
بھولنا	**ناسخ** تیرے جور و ستم اے عہد شکن بھول گئے + رنج غربت مین یہہ پائے کہ وطن بھول گئے +
پکڑنا	گلا پکڑا یعنے آواز بیٹھی اور **صبا** نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوے یار سے بندہ + زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے +
پلٹنا	**ظفر** خط مین جب آپ نے تحریر سراسر پلٹی + مین نے جانا مری تقدیر سراسر پلٹی +
پھونکنا	دم کرنا اور **صبا** کیون کرنہ اے صبا ہو ہر ایک کو سر غرور + پھونکا نہین ہی کس کے فرشتے نے کان مین + **اسیر** ذکر انسان کیا گلے خوش ہو کے کٹواتے ہین جن + پڑھ کے کس عامل نے پھونکی ہی چھری جلاد کی +
سمجھنا	**نسیم** وہ چھوٹ پہ تھی یہہ میل سمجھے + بازی چوسر کی کھیل سمجھے + **آتش** بس کہ تھی اوس سے عیان سینہ عارف کی صفا + چہرہ یار کو مین نے دل روشن سمجھا +
شرمانا	بات نہ کہتے شرماتا ہون اور **آباد** دل جلاتا ہی نہایت سوز ہجر اوس ماہ کا + انگر

دوزخ کو شرماتا ہی شعلہ آہ کا +

کترانا — کترانا کا متعدی اور **آباد** وہ کترا کر چلے ہین یا میکیدہ سے حضرت زاہد +
بڑے مرشد ہین ہاتھون ہاتھ لانا بادہ خوارون مین +

کسنا — **ناسخ** خمیدہ کرتا ہی انسان کو جوہر شرافت کا + اصالت جس مین ہوتی ہی
وہی تلوار کستی ہی + **راحت** چاندی سونے پر پھسلنے والی ہوگی کوئی اور +
مین کھری ہون کس کے لے کندن مل کسوٹی پر مجھے +

کھجلانا — جسم کو کھجلانا اور **ذوق** رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکا ے
ہی + مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہی +

گھبرانا — ڈرنا اور **مومن** کھو دیا مفت مین دل مین نے کہ دکھ ہی پایا + قلق
ہی نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا +

لتاڑنا — **صبا** خاک پائے قیس سمجھین دیکھنے والے ہمین + اے جنون اب کے
تو ایسا ہی لتاڑا چاہیے + **ایضاً** ساقیا اب کے بڑے دورون پہ
ہین ہم مے پرست + چل کے واعظ کو سر ممبر لتاڑا چاہیے +

لہرانا — **امانت** متلاطم جو ہوا چشمہ حسرت یکسر + داغ دل دہونے کو لہرا کے
چلا دریا پر + **صبا** لہراتا ہی دل کو رخ رنگین کا خط سبز + سرسبز ہمیشہ رہے
گلزار تمہارا +

ایسا ہی

اوگلنا — تلوار اوگلی یعنے نکل پڑی اور سانپ نے من اوگلا۔

بھرنا — شیشہ بھرا یعنے پر ہوا اور اوس نے پانی بھرا۔

تھوکنا	دنیا کو تھوکا یعنے التفات بہ حقارت کیا یا لہو تھوکا اور زمین پر تھوکا۔
چلنا	لات چلنی اور راستہ چلنا یا ہوا چلنی۔

بعض شعراے ہند خلاف قانون بعض مصادر کے ہمراہ لفظ نے استعمال نہین کرتے چنانچہ۔

بولنا	اگرچہ یہہ لفظ متعدی ہی چنانچہ منشی احمد علی صاحب اپنی انشا رہادی النسا کے صفحہ (۱۰) مین لکھتے ہین کہ مین نے کونسا بڑا بول بولا تھا مگر چونکہ گاہ گاہے لازمی کا سا یعنے بہ معنی سخن کردن بھی مستعمل ہوجاتا ہی لہذا متعدی ہونے کے موقع پر بھی اس کے ساتھ لفظ نے نہین لاتے **نسیم** بولی وہ کہ ہم بتائین تعبیر + دلسوزی کریگا کوئی دلگیر +
بھولنا	گو متعدی کے معنے پر مستعمل ہی مگر لفظ نے اس کے ساتھ نہین لاتے **آتش** تیری جو یاد اے دلخواہ بھولا + باللہ بھولا واللہ بھولا + **اسیر** وادی عشق ہی یہہ عرصہ شطرنج نہین + نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا +
جھپٹنا	**نسیم** اک بلی جو جھپٹی چوہے کو بھانپ + نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ +
جیتنا	**مومن** عدو کی عشق بازی آشکارا + غرض سچ ہی کہ تم جیتے مین ہارا +
قبولنا	**نسیم** وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی + سرسون آنکھون مین سب کی پھولی + **واضح** رہے کہ قبولنا جب اکیلا مستعمل ہوتا ہی تو لازمی ہی مگر حالت ترکیبی مین متعدی ہوتا ہے جیسا مین نے شرط قبولی وغیرہ۔

نکالنا	نسیم	سن کے قیدی کی زارنالی + زنجیر کے پیچ سے نکالی +
ہارنا	نسیم	پانسے کی بدی ہی آشکارا + راجہ نل سلطنت ہی ہارا +

جاننا چاہیے کہ جہان یہ لکھا ہی کہ لفظ نے مستعمل نہین ہوتا اوس سے یہہ مراد نہین کہ محذوف رہتا ہی یا بباعث موانع عارضی کے عمل نہین کرتا بلکہ اون افعال کے ساتھ اوس لفظ کا لانا قطعاً ناجایز جاستے ہین -

اب وہ مثالین جو ان قوانین سے مستثنے ہین یا مشترک جنس رکھتی یا معنے کی تبدیل سے اُن کی جنس بھی بدل جایا کرتی ہی جیسا ہم وعدہ کرآے ہین اگلی ساری پابندیون کے ساتھ لکھی جاتی ہین - ان نظایر مین بعض ایسی مثالین بھی ملینگی جو قوانین بالا کے موافق مذکر یا مونث ثابت ہوچکی ہین اور اونکا مکرر لکھنا تحصیل حاصل تھا مگر اسکا سبب یہہ ہی کہ :: طبع اول مین درج ہوگئی تھین تو مین نے نظر ثانی مین وہین رہنے دیا کہ دلیل اور بھی قوی ہو مثلاً آبد آمد - ابتدا - احوال - اوقات وغیرہ - نیز کئی ایک تازہ مثالین اون شاعرون کی ملینگی جو عرف مین محجوب یا گئے گزرے ہین - یہہ مثالین مین نے فرہنگ آصفیہ سے دی ہین اور صاحب فرہنگ چونکہ متوطن خاص دہلی ہین اون کی تصدیق پر ان کو وثوق جاتا ہی -

نظائر الفاظ

باب الف

لفظ	جنس	شاعر	نظیر / شعر
آب	مذکر	ناسخ	گیا جو اوس کے کوچے مین مِرا چشم پر آب آیا / حرم سے لاتے ہین جس طرح زائر آب زمزم کا

لغت	جنس	سند	نظیر شعر	
آب عنصر ۱۲	مذکر	آتش	تشنگی کرتی ہو مشتاق دم خنجر مجھے	آب آہن شیر دایہ کی حلاوت مانگتا
آب [illegible]	مونث	ناسخ	کہین دیکھی ہی شاید آبداری تیرے دانتون کی	کہ مارے شرم کے پانی سے ہی آب گہر پتلی
آب	مونث	آتش	جا ہے سو تن اے کاش مین گردن رکھتا	آب ابرو کے ہر اک بال مین تلوار کی تھی
آب آتشین شراب ۱۲	مذکر	آتش	مبارک کشتیان مے کی بتان ہند کو ہووین	جہازون مین فرنگستان سے آب آتشین آیا
آبجو ندی ۱۲	مونث	آتش	چمن مین صبح کو جا کر نہ منہ دکھانا تھا	برنگ آینہ حیران ہی آبجو تیری
آب حیوان	مذکر	ناسخ	خط سے دونی ہوگئی اُس کے دہن کی آب و تاب	خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑھ گیا
آبرو	مونث	آتش	زمانے مین کوئی تجھسا نہین ہی سیف زبان	رہیگی معرکے مین آتش آبرو تیری
آب و تاب	مونث	صبا	عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی	غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی
آب و دانہ	مذکر واحد ۱۲	رند	شکر کر قید سے صیاد کے ہوتی ہی رہا	آب و دانہ ترا او بلبل شیدا اوٹھا
آب و ہوا	مونث	اسیر	نالہ کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے	اور ہی آب و ہوا ہی گلشن ایجاد کی
آتش	مونث	ظفر	سنبھالے کیون نہ دل مین پڑین ہین نفس کے [illegible]	اُف دل مین ہی اک آتش فرقت بھری ہوئی
آدمی	مذکر	داغ	لطف آرام کا نہین ملتا	آدمی کام کا نہین ملتا
آرام	مذکر	صبا	بے تابی دل نے بغل گور جھکائی	آرام نہ ہرگز کسی پہلو نظر آیا
آرزو	مونث	وزیر	مرغ بے بال و پر ہون اے صیاد	آرزو ہی کسے رہائی کی
آروغ	مذکر	ظفر	کل ایک حریص نے تخفیف وقت پرخواری	عجب کیا ظفر آروغ پہ آروغ کیا
آزار	مذکر	مومن	سم کھا موئے تو درد دل زار کم ہوا	بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہوا
آس	مونث	مومن	کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی	تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر — شعر	
آسامی	مونث	ظفر	پڑتی ہر ہر پر والفت پہ نہین اس کی نگاہ	ڈھونڈھتا ہی کوئی آسامی وہ رہزن اونچی
آستان	مذکر	ناسخ	بزنگ پنجۂ خورشید نقش پا ہی ترا	بلند بام فلک سے ہی آستان اپنا
آستین	مونث	مومن	یہان دم نہین شوق سے قتل کر	مرے خون سے تر آستین ہوگی
آسمان	مذکر	رند	وہ ہون غیور نہ لونگا مین لیے سفلے	اگر زمین بھی گرنے کو آسمان ہیگا
آسن	مذکر	آتش	کرتا ہی مجھسے ابلق ایام شوخیان	یہ جانتا نہین مگر آسن سوار کا
آسن	مونث	ناسخ	کیا گداز دل مین ہوجاتی ہی حدت طبع کی	دیکھ لو تیزی مین ہی محتاج آسن آب کی
آسیا	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دانہ کا دل وہ راحم ہون	جو آسیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
آشیان	مذکر	ناسخ	چل کے ناسخ گلشن شیراز کو آباد کر	آشیان ویران پڑا ہی بلبل شیراز کا
آغاز	مذکر	آتش	خبر اول و آخر نہین مطلق آتش	نہ تو انجام ہی معلوم نہ آغاز اپنا
آغوش	مذکر	رند	مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی	وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
آغوش	مونث	ظفر	شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین اے ظفر	دیکھ ہی آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی
آفتاب	مذکر	ناسخ	آج ذرے کو آفتاب ملا	کہ مجھے ساغر شراب ملا
آفتاب در گنجفہ	مذکر	امانت	اثر ہی گنجفے مین بھی سیاہ بختی کا	ہماری بازی مین کب آفتاب آتا ہی
آگ	مونث	رند	پوچھو نہ جلن کا دل کی احوال	اک آگ پڑی دہک رہی ہی
آمد	مونث	ناسخ	آئی برسات اب ہی آمد ساقی گلفام کی	طالب مینا ہی دل مشتاق انکھین جام کی
آمد آمد	مونث	مومن	ہو سواری تو سلیمان کی ہو	آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آمد و شد	مونث	اسیر	آمد و شد نفس چند کی بیکار نہین	حال آیندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہی

لغت	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
آن	مونث	مومن	مین آیا جو تن مین جان آئی	دیکھا تو نظر مین آن آئی
آن لحظہ ۱۲	مونث	ظفر	اس طرحدار کی ہی آن نکیلی ایسی	جو نظر باز ہین آن کی ہی نظر مین چبھتی
آن ادا ۱۲	مونث	مومن	ہر دم لب جان حسرت زین تھی	ہر آن آن باز پسین تھی
آنت	مونث	ناسخ	فاقون سے تباہ میری حالت ہی مگر	آنتین پڑھتی ہین قل ہو اللہ مدام
آنچ	مونث	رند	شعلہ رخسار ہمیشہ سے رہے مد نظر	آنکھین سینکا کیے ہم آنچ پہ انگارون کی
آنسو	مذکر	ناسخ	لسوسا بدن کا کر دیا ہی خشک فرقت نے	مگر اے آہ تجھ سے خشک آنسو ہو نہین سکتا
آنکھ	مونث	آتش	کج نگہ تو نے تو کی ہم سے کیے رکھتے ہین	آنکھ اپنی بھی صنم سوی خدا پھرتی ہی
آواز	مونث	ناسخ	سینہ کوبی ہین نے دوری مین جو کی اے صنم	کیا خوش آیندہ یہ آواز دہل ہی دور کی
آہ	مونث	رند	ہوس ہی کے دل سرد مین تاثیر کی جا کر	حق ہی یہ مری آہ رسا کام کر آئی
آہن	مذکر	نسیم	صورت سوزن بنا کر بخیہ گر کتنا ہین	بوسہ چاک جگر لینے کو آہن آگیا
آہو	مذکر	آتش	سگ کو سے تکا اس کا بتان خوش نگہ کرتے	نہ شہر ہند تک زندہ کوئی آہوی چین آیا
آیا (آیت ۱۲)	مذکر	ناسخ	چشم زاہد مین ہون گو خوار گنہگاری سے مگر	مغفرت کا تو مرے شان مین آیا اترا
آیات	مونث واحد	ناسخ	خط نورستہ قرآن کو کردے منسوخ	لوح محفوظ سے اوتری ہی یہ آیات نئی
ابا انکار ۱۲	مونث	اسیر	دشمنی اس آدم خاکی سے عین کفر ہی	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا
ابتدا	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدای آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہی
ابجد	مونث	آتش	گو را عجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے	قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی
ابر	مذکر	مومن	رو رو کے دعا کر اک ذرا دیکھ	کیا ابر کرم ہی سر پہ چھایا

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
ابرو	مذکر	رند	دیکھہ تو کتنے گلے کٹتے ہین تلواروں سے	تو ہلا بیٹھہ کسی روز تو ابروا پنا
ابرو	مونث	ظفر	دیکھنا بھون چال سے ہلجائیگا سارا جہان	اک ذرہ ابرو اگر اوس فتنہ گر کی ہل گئی
ابلق اسپ ۱۲	مذکر	رند	لگایا راہ پر ہر طرح اس کو شہسواروں نے	اگرچہ ابلق ایام کیا کیا باگ پر جھٹکا
اُتار	مذکر	ناسخ	یہی وظیفہ ہے دن رات مجھہ کو مستی مین	چڑھاوں جام کوئی نشہ کا اوتار آیا
اُلّو	مذکر	ناسخ	دست نازک سے لگائین تو نے تلوارین جو آج	کیا ہمارے رخت عریانی پہ اتو ہو گیا
اثر	مذکر	داغ	وہ عرض وصل سے رکتے ہین تھم یا کانون کو	اثر یہہ خوب مری طرز گفتگو نے کیا
اُجاغ چولھے	مذکر	ناسخ	تپ غم کے اثر سے گرم ہوجاتا ہے آتش	جو مفلس ہین بتا ہین تنے اُجاغ اکثر مری گل کا
اجل	مونث	مومن	لین اسکو بلاونگا روز وصل مین لو	اجل بھی کرنے محبت کا امتحان لگی
اچار	مذکر	جان	دوگانا جان تمہین آگنا مہینا ہے	نہ کھاؤ گرم نگوڑا اچار ہوتا ہے
اچھو	مذکر	رنگین	یاد کھانے مین جو رنگین مجھے کل تو آیا	تو بچی مرے کے ایسا مجھے اچھو آیا
احتیاج	مونث	اسیر	پھیلی ہے روشنی ترے حسن شباب کی	عالم مین احتیاج نہین آفتاب کی
احتیاط	مونث	اسیر	دامن بچا کے چلتے ہو میرے غبار سے	کیا احتیاط آپ کو اللہ ہو گئی
احسان	مذکر	داغ	حاصل ہے ہو منہ ترے خنجر کے غم کو	سر پہ ہمارے مفت کا احسان ہو گیا
احسن القصص	مذکر	آتش	حافظ رخ کتابی محبوب کے ہین ہم	یہ احسن القصص ہے ہمین یاد ہو گیا
احکام	مذکر وا ۱۲	جان	رنڈی نہ کربلا مین کوئی جائے بوا	حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا
احوال	مذکر مع	اسیر	ہو گریزان کبر سے معلوم کیا مجھہ کو نہین	مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا
اختر	مذکر	ناسخ	گرچہ ہم بستر ہین ہم تم پر بہم روٹھے ہوئے	آج کیا جوزا مین اپنے بخت کا اختر گیا

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
اخگر	مذکر	مومن	داغ دل نکلینگے تربت سے مری جون لالہ	یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہونگے
ادا	مونث	مومن	ہو نہ بیتاب ادا تمہاری آج	ناز کرتی ہی بے قراری آج
ادب	مذکر	آتش	ادب تا چند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا	سنبھل سکتا نہین اب بوجھ ادب سے ہی گردن کا
اذان	مونث	اسیر	رہا ہی یاد ابرو مین مجھے شغل فغان برسون	وہ مومن ہون کہ دی ہی مین نے مسجد مین اذان برسون
اذن (مع تشدید)	مذکر	اسیر	اورون کو اوس نے اذن دیا بار عام کا	ہم ڈھونڈھتے ہین دور سے موقع سلام کا
ارباب	مذکر (مع ...)	نسیم	زمانہ مسکون سے نسیم آباد ہی اب تو	بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا
ارغنون	مذکر	آتش	مجھ صوفی کے جو نعرہ سے حال اوس کو آگیا	مطرب نے ٹکڑے سر سے ارغنون کیا
ارغوان	مذکر	آتش	ترے شہید کا دھوکا تھا و چکا آ ترک	جو کربلا کے معلے مین ارغوان ہوتا
ارگن	مذکر	اختر	رقص پایا ہے پامال ہین اہل فرنگ	ٹھوکرون سے اون کے خود کام کے ارگن بجا
ارمان	مذکر	ناسخ	لی جان خدا کی کسی بت نے نہ کیا قتل	نکلا نہ دم مرگ بھی ارمان ہمارا
اژدحام	مذکر	آتش	وہ کون ہی جو نہین اون کو دیکھنے آتا	نظارہ بازون سے اک اژدحام ہوتا ہے
اژدر	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی	مین یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اوترا
اسباب	مذکر واحد	اسیر	راہ بھر کیلئے یہ رہزن کو دیا دم ہم نے	تو ہی مالک ہی یہ اسباب سفر کس کا ہی
اسپ	مذکر	صبا	کس طرح سے ہو بے حسون کو فروغ	اسپ چوبی پہ چراغ پا نہ ہوا
استخوان	مذکر	آتش	منڈلاتے ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح	شاید وہان سگ سے مرا استخوان گرا
اسم اعظم	مذکر	آتش	وہ ہن اس رو کتابی مین ہی پڑا پیدا	اسم اعظم وہی قرآن مین نہان ہی کہ جو تھا
اشک	مذکر	رند	لہو بہتا ہی چشمون سے نہ اشک آنکھون مین آتا ہی	ہوا ثابت مرا زخم جگر پانی چرا تا ہی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
اصلاح	مونث	آتش	شاعر ہون کو سیب زنخدان ہون سونگھتا	اصلاح رہتی ہی مجھے اپنے دماغ کی
اطلاع	مونث	ناسخ	دیکھتا ہی قاصد نامہ نہ سنتا ہی پیام	کس طرح ہو اطلاع اوس کو ہمارے حال کی
اُف	مذکر	آتش	سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا
اُف	مونث	مومن	بے گنہ مجھ کو ستایا اوس نے	اُف نہ کی تو بھی جلایا اوس نے
افسر تاج"	مذکر	ناسخ	کشور فقر مین مین برہنہ سر شاہ ہوا	سلطنت کا مرے سر پر جو نہ افسر آیا
افسون	مذکر	گویا	دیکھتے ہی زلف کا مضمون تمھارا آیا مرے	مجھ کو سنبل کا نظارہ سانپ کا افسون ہوا
افغان	مذکر	مومن	گر وہان بھی یہ خموشی اثر افغان ہوا	حشر مین کون مرے حال کا پرسان ہوگا
افیون	مونث	وزیر	گلشن مین کیا اشارہ کیا خال یار نے	افیون باغبان کو دی کوکنار نے
اکسیر	مونث	مومن	کرامت ہی رخ زرد آپ کے دل تفتہ کا ورنہ	کہین مٹتی سنی ہی آج تک اکسیر شیشے کی
اُگال	مذکر	امانت	یار چڑھتا ہی لعل مین یاقوت	جب لبون مین اگال آتا ہی
اُلجھاؤ	مذکر	ظفر	سلجھیگا کیونکہ دیکھئے دل زلف یار سے	بے طرح اس مین آس مین ہی الجھاؤ پڑ گیا
التجا	مونث	آتش	پیش از سوال دونون مین نکیرین کا جواب	ہی التجا زبان مجھے اتنے کام کی
التماس	مذکر	مومن	فلک رس ہی غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا
التیام	مذکر	بحر	کبھی نہ ہاون سے ملے ہم جدا ہوے جب سے	پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا
الف	مذکر	آتش	دل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہرگز راستان	چین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا
القاب	مذکر و مونث	آتش	یار کو تم سے محبت نہین تو اے آتش	خط مین القاب پہ مشفق من ہی کس کا
الم	مذکر	مومن	اب تلک بھی تو ہی غم ویسا ہی	اب تلک تو ہی الم ویسا ہی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
امام ورتسبیح ۱۲	مذکر	ناسخ	بجائے دانہ ہین ساقی جو دانہ انگور	ہم اپنے سبحہ مین ڈالین امام شیشے کا
امان	مونث	غالب	گرم فریاد کیا شکل نہالی نے مجھے	تب امان ہجر مین دی برد لیالی نے مجھے
استحان	مذکر	داغ	جب یقین عشق آیا پھر وہ بت کہان اپنا	آ گئے غضب مین ہم دیکے استحان اپنا
امر کام ۱۲	مذکر	نسیم	غیر ممکن ہی کہ آسان ہوسکے	رہ گیا جو امر مشکل رہ گیا
امنگ	مونث	اسیر	کیا ہی مردہ فلک نے مگر ہی دل زندہ	وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانی کی
امید	مونث	مومن	خیال زلف مین خود رفتگی نے قہر کیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
اناج	مذکر	اختر	کیسے شیطان بن گئے دہقان	کیون نہ بہکاین گرا اناج رہا
انار	مذکر	ناسخ	لب ہوے پستہ ذقن سیب آنکھین ہین بادام	کھلکے جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا
انبار	مذکر	اسیر	آمد سے کس کی ہی یہ گل افشان چراغ گور	پھولون کا میری خاک پہ انبار ہوگیا
انتظار	مذکر	داغ	غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا	تمام رات قیامت کا انتظار کیا
انتہا	مونث	آتش	مے نہ دینا مجھ کو بے دردی ہی اے ساقیا	ابتدا لیجا رہی ہی اور انتہا برسات کی
انجام	مذکر	ظفر	آغاز محبت کو تو ہان سمجھے ہم اچھا	اچھا ہی اس آغاز کا انجام نہ پایا
انداز	مذکر	گویا	برنگ گل جگر ہوتے ہین ٹکڑے سننے والون کے	نیا انداز ہی بلبل ہمارے شیون دل کا
اندام	مذکر	وزیر	ہی آب و خاک و نار و ہوا مین بھی تفرقہ	اس سے جدا اضطراب مین اندام ہوگیا
اندھیر	مذکر	وزیر	زلفون نے دل کو چھین لیا رخ کی دید مین	لوٹا ہی دن دہاڑے یہ اندھیر ہوگیا
انسان	مذکر	ناسخ	شیر سے تا شربت مرگ یک سی تلخی ہی نصیب	غم لگا کھانے جہان انسان پیدا ہوا
انقلاب	مذکر	ناسخ	خاک سر پر ہی بہر وہمہ پامال	اسے فلک زور انقلاب ہوا

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
انکار	مذکر	داغ	کہو مہنگا حشر مین یہ کون ہین کون	مزہ دے جائیگا انکار میرا
انگبین	مذکر	ناسخ	میرے مولا کو امیر النحل ملتا تھا خطاب	خانہ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا
انگشت	مونث	اسیر	دعوی خون ہین درکار ہی کیا حشر کے دن	سرخ مہندی سے ہی انگشت شہادت تیری
انگشتر	مونث	اسیر	جو دہن ہی نقش ہی اوس مین تھا نام یار کا	کوئی انگشتر جہان مین بے نگین ملتی نہین
انگور	مذکر	ناسخ	برشکال آتے ہی ہم ڈھونڈھنے کو دور چلے	آج ہم دشت مین ہین شہر مین انگور چلے
انگیا	مونث	امانت	یہان گرہ کھل گئی دل کی وہان انگیا کسکی	لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی
اوجھڑ	مونث	سحر	ابرو کی جنبش ہی کہ تلوار کی لچک	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوجھڑ ہی سپر کی
اوس	مونث	نسیم	لہرا لہرا کے اوس چاٹی	بن بن مین کالون نے رات کاٹی
اوسان	مذکر	اسیر	آنکھین مری پائین نہ کھولین نظارے کے لئے	ہنگام قتل یہ مجھے اوسان آگیا
اوقات	مونث بمعنی وقت	آتش	معشوق کبھی کوئی نظر آتا ہی تو کہتا	اوقات بسر ہوتی ہی کشمیر مین میری
اوقات بمعنی مقدور	مونث و مذکر	آتش	سامان دولت دنیا ہین سب آتش کیا	گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی
اوسی آہ	مونث	رنگین	جس طرح کی ہم نے اوس دل کے باہم اوسی آہ	ہو نصیب اس طرح کرنی سب کو ہم جہم اوسی آہ
ایاغ پیالہ	مذکر	ناسخ	مئی سے روشن رہی ایاغ اپنا	گل نہ ہو ساقیا چراغ اپنا
ایجاد	مذکر	نسیم	قبر پر آیا ہی دینے کو مبارک باد مرگ	یہ نیا ایجاد ہی میرے ستم ایجاد کا
ایذا	مونث	رند	نالہ کیسا آہ نہین کی	کیا کچھ تجھ بن ایذا گذری
ایمان	مذکر	نسیم	مجھ کو باتین تری تاثیر کرین کیا واعظ	پاس ہی اوس بت کافر کیش کے ایمان میرا
اینٹ	مونث	ناسخ	سوا ہی حسرت زر مین ہوس گیا مناسب ہو	اگر تکیہ اینٹین قبر مین دو چار سونے کی

لفظ	جنس	ثبوت	نظیر شعر	
			باب بائی موحدہ	
باب	مذکر	ظفر	شاہِ مقصود تک پونہچینگے کیونکر دیکھئے	بند ہی باب تمنا ہی غضب کھلتا نہین
بات	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی	صبح تک شام سے یا ہو سوا بات نہ تھی
بات آن ۱۲	مونث	سالک	ہنسو بولو کھلے خوبی زبان کی	خموشی بات کھوتی ہی دہان کی
باد	مونث	ناسخ	باغ مین آج جو اُس گل کی سواری آئی	شور بلبل نے کیا باد بہاری آئی
باد ام	مذکر	رند	بے مغز ہی جو کرتا ہی پھر اوس سے چشم چار	شرمندہ لاکھ مرتبہ بادام ہو گیا
بادبان	مذکر	ظفر	جہاز چشم تباہی مین آگیا جو ہین	مژہ کا باد مخالف سے بادبان ٹوٹا
بادل	مذکر	اسیر	مکان یار دریا بنگیا ہی میرے رونے سے	یہ پردہ باد کے ہین کہ بادل گھر کے آیا ہی
بادہ	مذکر	ناسخ	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نے کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا
بار وزن ۱۲	مذکر	ناسخ	سنا نہین کوئی اوس بحر حسن سا نازک	کہ کان سے نہین اوٹھتا ہی بار مچھلی کا
بار دخل ۱۲	مذکر	اسیر	جب قیامت مین اژدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
بار	مذکر	میر	احوال خوش انہون کا ہم بزم ہین جو تیرے	افسوس ہی کہ ہم نے وہان کا نہ بار پایا
باران	مذکر	ناسخ	ہی بر نگت ق ہنسنا آدمیت سے بعید	سالہا باران غم بھر گل آدم ہوا
بار تنگ	مونث	اسیر	شہید عشق ہون کس کے دہان تنگ کا ہین	بجائے سبزہ لحد مین جو بار تنگ لگی
بارش	مونث	آباد	کوئی جانان تک رسائی کیونکر ہو اپنی مجال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کی
باڑ	مونث	ظفر	پیار سے جھڑکی کبھی وے بیٹھتے تھے وہ ہین	اب سے ظفر یہ گالیوں کی باڑ سی جھڑتی نہ تھی

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
باڑھ دم تیغ	مونث	ناسخ	ہجر میں سینہ لگاتے ہیں ہوا صندل مجھے	ہے لب نیمجاں مری یا باڑھ ہے تلوار کی
باز	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک بچین نہ بچین	بلند ہو کے ہوا میں یہ باز ڈوب گیا
بازار	مذکر	مومن	تو کسی کا بھی خریدار نہیں پر ظالم	سر فروشوں کا ترے کوچے میں بازار لگا
بازو	مذکر	ناسخ	آج سولہ ہے جناب حیدر کرار کا	ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا
باغ	مذکر	ناسخ	گل کہیں دیکھا نہ میں نے داغ حسرت کے سوا	سیر آنکھوں نے کی ہے گر باغ جہاں شاداب تھا
باگ	مونث	ظفر	دشت میں اب تو ہے بہار توسن وحشت کی باگ	اوٹھ گئی ہے اختیار و دستگیر پھر سکتی نہیں
بال [illegible]	مذکر	امانت	خط کے رخ کا خیال آتا ہے	دل کے شیشے میں بال آتا ہے
بال [illegible]	مذکر	اسیر	کنگھی کیے جاتا ہوں کہ توڑینگے دانت وہ	بیکا جو گیسوؤں کا کوئی بال ہو گیا
بال پرو	مذکر	غالب	میں عدم سے بھی پرے ہوں ورنہ غافل بارہا	میری آہ آتشیں سے بال عنقا جل گیا
بام	مذکر	صبا	منزل جاناں میں جائینگے کمند آہ سے	اے صبا بام حقیقت نردباں رکھتا نہیں
بان رسی	مذکر	رنگین	باندھ چھو چھو کو دھالا ئیو بی انا جان	چارپائی سے تری کل جو وہ تھے بان بچے
بان تیر	مذکر	سودا	ترکش اولیشہ سینہ عالم کا چھان مارا	مژگاں نے تیرے پیارے ارجن کا بان مارا
باندھنو	مذکر	رشک	ہوں وہ سرگشتہ جسے ہوش سر و ساماں نہیں	باندھنو یاروں نے باندھا ہے سر و دستار کا
بانگ	مونث	نسیم	شیریں کو گور میں تھا تصور یہی مدام	تا چرخ بانگ ماتم فرہاد جا لگی
بت	مذکر	ناسخ	تو وہ بت ہے کہ اگر دیر میں جاتا اک دم	شل ناقوس ہر اک بت وہیں نالاں ہوتا
بٹیر	مذکر	بحر	سحر ہر ترقیم ہے پھندیت کی آواز	بٹیر اوج معانی کے بے حساب گرے
بحث	مونث	صبا	سخت باتوں کا تری کیا دیں جواب	بحث ہوتی دو بدو اچھی نہیں

لغات	جنس	سند	نظیر شعر	
بحر	مذکر	اسیر	خواہان آب پیاس جبین مین حزین ہوا	موجون سے بحر اور بھی چین بر جبین ہوا
بخار مرض ۱۲	مذکر	ناسخ	یہ نازکی کے ہین سنتے کہ باغ مین وہ گل	قریب آتش گل جب گیا بخار آیا
بخار کدورت ۱۲	مذکر	صبا	بحث نالہ رہی مرغان چمن سے کیا کیا	اے صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا
بخار بھاپ ۱۲	مذکر	آتش	ہفت آسمان پھکے جو مرے دود آہ سے	کیا کیا بخار دل سے بخار زمین جلا
بخت	مذکر	مومن	سب تاب یہ فتنہ جونک پڑے ترے عہد مین	اک میرا بخت تھا کہ وہ بیدار کم ہوا
بددعا	مونث	رند	پڑ جائیگا کہین کسی عاشق کا کوسنا	مرجاوگے جوان اگر بددعا لگی
بدن جسم ۱۲	مذکر	رند	بتا ورنہ ہم کو دل پہ کیا صدمہ گزرتا ہے	کئی دن سے ہے متواتر اتھارا اور بدن چھٹکا
بدن شرمگاہ ۱۲	مذکر	آتش	زال دنیا تنگ کرتی ہے نہایت ہی مجھے	ہے مگر اس بیسوا کا کیا بدن فولاد کا
بر نسبت و نتیجہ ۱۲	مذکر	جان	بن کے بگڑی بات کیا قسمت ہے تارا جان کی	چاند سا بر آگے دروانے پہ کیسا پھر گیا
بر پہلو ۱۲	مونث	مومن	کہان تک سوز شوق ہم کناری	کرے یون گرم جا بر مین ہماری
برات [illegible]	مونث	اسیر	کبھی شبادری کی نہ شادی ہوا یخ کا رنج	گھر سے نکلے مرے گھر سے نہ براتین آئین
برتن	مذکر	جان	جو چڑھا آوے مین جب ہین کمھار نے برتن	یہ دیکھا اوس نے کہ سو پکے ایک کچا ہے
برج	مذکر	انشا	برج سے بے اختیار یاد آیا	اور سہانے درختون کا سایہ
برسات	مونث	آتش	جن دنون عشق لاتا تھا ہمین صورت ابر	کون سی فصل تھی جس مین کہ برسات تھی
برش کاٹ ۱۲	مونث	ظفر	لگین چشم دل پر نہ کیون ٹیڑھے ترچھے	وہ ہے برش تیغ کین ٹیڑھی سیدھی
برق	مونث	رند	چھوڑ کر سب خس و خاشاک چمن وائے نصیب	آشیانے پہ مرے برق گرا کرتی ہے
برقع	مذکر	ممنون	تھا نہ کس چہرۂ تابان پہ خدایا برقع	برق سی کوند گئی جو ہین اوٹھایا برقع

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
برگ	مذکر	ناسخ	آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک	اوڑتا پھر اشجر سے جو برگ خزان گرا
بزم	مونث	رند	نشہ سے صورت تصویر تھا بیخود سرمست	تھا مرقع کا ورق بزم خرابات نہ تھی
بس	مذکر	سالک	مجھ جیسے سخت جان کیا بس چلے قضا کا	یہان ٹوٹتا رہا ہی اکثر غضب خدا کا
بستر	مذکر	غالب	در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا	جتنے عرصے مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
بسم اللہ [ترتیب]	مونث	ظفر	ترے عارض کا قرآن کیا بنا کر کوئی لکھیگا	بھنوون کے رو برو پہلے ہی بسم اللہ بگڑ جائیگی
بسم اللہ [رسم مکتب]	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدا آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے
بسم اللہ [آغاز]۱۲	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہی قیس	وہ بسم اللہ ہی یہان داستان کی
بشر [آدمی]۱۲	مذکر	آتش	آئینے مین پری چہرے کو دیکھے تو	کیونکر بھلا محبت تم سے بشر نہ کرتا
بط	مونث	آتش	موسم گل کی ہوا نے کئے ساقی بیکار	بط مین اوڑنے کے لب ست کو چھپاتی ہی
بغل	مونث	اسیر	لحد مین ہے سو حسینون کی لوگو تصویرین	پری وشون سے نہ خالی بغل زمین مین ہی
بقا	مونث	صبا	موسم عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ	کم ہی یہان برق کی چشمک سے بقا ساون کی
بکواس	مونث	رنگین	مین تیری واری نصیحت نکر مجھے باجی	تجھے بھی یاد ہی بکواس سب خدائی کی
بل [خم]۱۲	مذکر	اسیر	زائل ماندہ کریگا سر انسان سے غرور	تیغ مین بال جو ہوگا تو کمان بل ہوگا
بلا	مونث	صبا	رخ یار پر جب چھٹی زلف یار	بلا اے صبا ہم پہ نازل ہوئی
بلبل	مذکر	انیس	دم تحریر گلریزی ہی یا سطرین ہین کاغذ پر	صریر کلک ہی یا باغ مین بلبل چہکتا ہی
بلبل	مونث	ناسخ	گل کے گرد دام محبت مین ہین یون تازہ اسیر	جس طرح دام مین بلبل ہو گرفتار رہی
بلم	مذکر	اختر	آنکھ کے ڈورے نے پلکون مین دکھایا لطف اور	برچھیون مین حسن کا بلم نظر آنے لگا

لفظ	[illegible]	نام	نظیر شعر	
بنا	مونث	اسیر	اوس بت کے نظارے کے لئے جاتے ہین قاضی	مسجد کی بنا پاس شوالے کے پڑی ہے
بنت	مونث	رنگین	تو سیان ہین وہ کیا خاک مین پھر کسے کہو ن	کس روش سے بنت اسپرینگ کی مغلائی
بناوٹ	مونث	رنگین	لہرلہراتی ہوئی تسپہ وہ طوفانی حباب	گو کھرو اور بنت کی ہے بناوٹ خاصی
بند حلقہ زنجیر	مذکر	نسیم	مخلصی زور جنون سے ہوئی حاصل ہم کو	ایک ہی جھٹکے مین ہر بند سلاسل ٹوٹا
بند مفصل	مذکر	وزیر	جوڑ دے ہم تو گرے ٹکڑے استخوان کے وزیر	جنون مین سنگ سے یہ جوڑ بند بند ہوا
بند [illegible]	مذکر	ناسخ	جو مین بھی دیکھتا سینے کی سیارتی کیا ہوتا	مرا آتے ہی ہر بند قبا کیون مہربان باندھا
بند [illegible]	مذکر	ظفر	ہوگیا جو بند جانا اپنا کوے یار مین	یہ نہین کھلتا کہ باندھا کس نے ایسا بند ہے
بندش	مونث	نسیم	مومن کا طرز چھٹ نہ سکیگا نسیم سے	شاگرد سے نہ بندش استاد جائیگی
بندوق	مونث	اسیر	روبرو نالہ سوزان کے جو آئی بندوق	گھٹ کے ہو جائیگی سر کی سلائی بندوق
بنیاد [illegible]	مونث	ظفر	اے غافلو مانند حباب ایک نفس مین	مٹ جاؤ گے تم کچھ نہین بنیاد تمھاری
بنیاد پایہ	مونث	ظفر	مضطرب ہوکر جو مارا ہم نے سر دیوار سے	اے ظفر بنیاد تک بھی آن کے گھر کی ہل گئی
بنیاد تال	مونث	نسیم	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوائی	تب خود وہ کھلاڑ مہرے آئی
بو	مونث	آتش	خوشنا وہ دل کہ جس دل میں آرزو تیری	خوشنا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری
بوتل	مونث	ناسخ	کیا کہے تیغ ابرو قاتل کی آب کی	عکس رخ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی
بوجھ	مذکر	گویا	جنون تیرے سر پہ نازک و نازک ہے	رکھا ہے پھول چھانی پر گویا بوجھ ہوگا
بوچھاڑ	مونث	اسیر	کشتی وہ ہون جو مقتل مین کبھی نکلا	سینہ پہ ... کا تلوار کی بوچھاڑ ہوئی
بوند	مونث	ناسخ	ممکن نہین صیام مین اک بوند آب کی	شعبان مین فقر و ہی کثرت شراب کی

لغت	تذکیر	نام	نظیر شعر	
بہا	مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کرتی ہی	عدم آب سے ارزان ہو بہا گوہر کا
بہا	مونث	یاس	روتے چشم نے یہ اشکون کی بہا دینی تھی	دے سکے یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
بھاپ	مونث	دبیر	پڑتی ہی دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہی	اور گرم گرم بھاپ زمین سے نکلتی ہی
بہار	مونث	رند	جنون کے پیچ مین پھر جان لے قرار آئی	ہوائین زور کی چلنے لگین بہار آئی
بھاگڑ	مونث	اسیر	پیری کی مگر فوج اسیر آئی ہی نزدیک	دل مردہ ہی بھاگڑ سی فقط ان مین پڑی ہی
بھاو	مذکر	ظفر	ہوتے ہی چشم مرے اشک روان دریا سے	دیکھیے دونون مین ہو بھاو زیادہ کسکا
بہتان	مذکر	آتش	شب فرقت مین کافر ہون جو میری آنکھ جھپکی ہو	عبث بہتان غش تمنے آکے مجھ پر خواب کا جوڑا
بھرم	مذکر	ظفر	بوجھ جو تم نہین لیتے ہنستے کچھ اس مین بھید ہی	بولنا اچھا نہین سارا بھرم کھل جائیگا
بھگت	مونث	رشک	اس بت نے اپنے گھر سے نکلوا دیے دوست	بیت الصنم مین برہمنون کی بھگت ہوئی
بھنور	مذکر	ظفر	آتش بیتین ساقی کا دریا مین پڑا	ہم سر خورشید تابان ہی بھنور پیدا ہوا
بھنوین	مونث	ظفر	جو بھنوین آشوب سے چشم خشمگین کی کھنچ گئین	دو کمانین متصل دو ترک چین کی کھنچ گئین
بھور	مذکر	صبا	سحر وصل کی مانگون جو دعا	بھور کر دے شب ہجران میرا
بھید	مذکر	رند	ہو جائے ابھی کافر دیندار کی اک راہ	کھل جائے اگر بھید ترے راز نہان کا
بھیڑ (بھیڑ ہجوم)	مونث	آتش	لاش پر لاش نکلتی ہی ترے کوچے سے	کیا تماشا ہی کہ پھر بھیڑ نہین چھٹتی ہی
بھیس	مذکر	اسیر	سنا ہی غیرت نوشابہ وہ حسن خوبی مین	چلون شکل سکندر مین بدلکر بھیس قاصد کا
بھیک	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ لیے گیا اس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانہ زنجیر سے
بیابان	مذکر	ناسخ	عمر بھر وحشت مین اگر صحرا نوردی کی تو کیا	سیر کے قابل جو تھا دل کا بیابان رہ گیا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
بیاز سودہ ۱۲	مذکر	جان	جیسے بیٹھی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہی	مثل ہی مول کی جان ہوتا بیاز بیارا ہی
بیاض	مونث	اسیر	دشت وحشت مین بیاض چشم جانان یاد کی	شاخ آہو مجھکو قمچی ہو گئی اوستاد کی
بیان	مذکر	ناسخ	یقین ہی سنتے سنتے اوسکا سر پھر گئے ناسخ	بیان مین سنا جسکے کرون اپنے لگایو کا
بیت ۱۲	مذکر	ناسخ	سر پا تک اپنے شعلے کی طرح تھرا گئی	شمع کو شب بیت الحزن یاد آگیا
بیت شعر ۱۲	مونث	نسیم	مزہ مطلع کا ہی فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو	زمین جیسے برابر بیت ابرو ہو تو ایسی ہو
بے تے	مونث	جان	بے تے کو ہیولونی مغضیت کی لاگ سے	دق ہو کے مدرسے سے الف خان نکل گیا
بیداد	مونث	اختر	بس کہ بچی اندرہ جان تن مین نہین ہی	بیداد نکر ہم پہ تو بیداد گر ایسی
بید مجنون	مذکر	آتش	رہا سال ہا سال جنگل مین آتش	مرے سامنے بید مجنون نہ نکلا
بیخ جڑ ۱۲	مونث	ظفر	لی جو زیر خاک کروٹ عاشق بیتاب نے	بیخ خار اے دل نہ دیکھین ہلگیا
بیر عداوت ۱۲	مذکر	ظفر	گذر ہی نین کہ مرا وہان کہ مجھ سے لوگون نے	عزیز و بیر ہی اوس رہگذر پہ باندھ لیا
بیستون	مذکر	آتش	فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشے سے مرگیا	شیرین نے تاپسند مگر بیستون کیا
بیض	مذکر	اسیر	تا کا میرے بے سر و پا لکھدیا جواب	نے مہر کی نہ بیض مرے یار نے کیا
بیگار	مونث	اسیر	کبتلک بار غم ہجر اوٹھاؤن اے بخت	عشق معشوق نہ ٹھہرا کوئی بیگار ہوئی
بیل	مونث	بحر	ہو وے نہ ہاتھ حمایل کسی کی گردن مین	چڑھی نہ بیل منڈھے گلشن جوانی کی
بیم	مذکر	سالک	رہون شب وصل اس قدر بے خود	بیم مرگ سحر نہین آتا

باب بای پارسی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
پا	مذکر	آتش	رعونت کون بجا ہی پیروان عزلت گزینو نکو	حصیر کہنہ دیکھا دست خشک و پای شل پایا

لفظ	زبان	اساتذہ	نظیر شعر	
پاتراب	مذکر	ناسخ	جب کہ مین نے وطن سے کوچ کیا	گور مین میرا پاتراب ہوا
پاٹ	مذکر	آتش	ڈراتا ہے کسے شیخ تو نار جہنم سے	سمندر موج مارے گر نہ چھوڑون پاٹ دامن کا
پاس پہر ۱۲	مذکر	سالک	کٹتا تھا روز بھی تو ہزار آفتون کے ساتھ	ہر پاس آس کا ہمسر روز شمار تھا
پاس لحاظ ۱۲	مذکر	نسیم	ماتم بہت رہا مجھے اشک چکیدہ کا	آتش کہ پاس آ ہی گیا نور دیدہ کا
پاسخ	مذکر	مومن	کاش آپ وہ آئین جو سنون ناز کی باتین	قاصد ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
پاسنگ	مذکر	ظفر	پلہ مین حسن کے تم رہتے دو خال ابرو	میزان حسن مین یہ پاسنگ ہے دھڑے کا
پان	مذکر	امانت	شفق پہ چلی ہے دیکھو شام کو شہر بدخشان مین	اب رنگین تن سی لال اوسنے پان کھایا ہے
پانی تیغ	مذکر	آتش	رو رو کے مین نے دل سے نہین خالی کیا ہنوز	پانی ابھی سما ہے کہان تا سمک بھرا
پانی آبرو ۱۲	مذکر	ظفر	چمن مین تیغ جز مردہ ہوا ہے دیکھ کر اوس کو	مگر اک تجھ مین پانی اے گل واب مرتا ہے
پانی دم شمشیر ۱۲	مذکر	آباد	تشنہ شوق شہادت ہے لب پہ ہوا سیراب کر	مجھ کو پانی چاہیے قاتل تری شمشیر کا
پانی برسات ۱۲	مذکر	اسیر	جا سکا پھر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا
پانی ملمع ۱۲	مذکر	اسیر	یاد اوس رنگ طلائی کی ہے صحرا مین ضرور	چڑھ گیا گنبد آہو کو سنہرا پانی
پاؤن	مذکر	مومن	کیا صعب گزار ہے رہ جہد	جبریل کا پاؤن لڑکھڑایا
پایان	مذکر	آباد	انتہا تو ہی نہین ہے تیرے طول صبر کو	جس طرح پایان نہین قاتل تری بیداد کا
پپیہا نر ۱۲	مذکر	وزیر	بس مرون بھی مین رہتا ہون نالان اونکے ہاتھون سے	بجا ہے پپیہا جنون کے مری گل تے
پتا نشان ۱۲	مذکر	آتش	پوچھا ہے عارفون سے جو ہم نے مکان یار	آنکھون کو بند کرکے ہی دل کا پتا دیا
پتنگ کاغذ کا ۱۲	مذکر	اسیر	پھبتی کہی دیکھ کے انسان کا غرور	لو چو پر اپتنگ اوڑا ایک تار کا

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
پتھر	مذکر	ناسخ	مرگیا ہون دیکھ کر جلوہ رخ پر نور کا	میری لوح قبر کو زیبا ہی پتھر طور کا
پٹ	مذکر	ظفر	وہ نہ ٹوٹا تیرے مجنون نے بہت سر پھوڑا	ہی ترے دل کی طرح پٹ ترے در کا مضبوط
پر	مذکر	ناسخ	جس کو کیا نشانہ ہوا دم مین بے نشان	ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا
پرتو	مذکر	اسیر	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پر	پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا
پرچم	مذکر	اختر	سب کے نشان نیچے ہوے	اونچا مرا پرچم رہا
پرچھاواں	مذکر	آتش	چمن آئینہ ہی گل عکس ہی [illegible] رخسار گلگون کا	رہا جو سر پہ پرچھاوان ہی تیرے قد موزون کا
پرچھائین	مونث	رند	او پری ہی ترے دیوانے سے عالم کو گریز	بھاگتے پھرتے ہین پرچھائین سے سودائی کی
پرستار	مونث	ناسخ	کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمی	تیری خدمت مین رہا ایک پرستار نئی
پروا	مونث	آتش	غلمان و حور ہین مری خدمت کو خلد مین	پروا نہین جہان مین کنیز و غلام کی
پرواز	مونث	ظفر	دے خدا گر بال و پر تو مثل مرغ تیز بال	یہان سے ہم پرواز بام یار پر سیدھی کرین
پرہیز	مذکر	مومن	یون شربت دیدار بسم آمیز نہین تھا	کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا
پشواز	مونث	نسیم	پشواز کنار حوض اوتاری	شب کی پوشاک پہنی ساری
پکار	مونث	انیس	یکتا جو جوان جل میں ان سے دو چار تھی	گرتی ہین بجلیان یہی ہر سو پکار تھی
پکھاوج	مونث	نسیم	اوس نے جو پکھاوج اوس کو دے دی	کیفیت اتفاق نے دی
پل	مذکر	ظفر	پیدا کیا وہ اوس نے بشر عوج بن عنق	پل جس کے ساق پا بنا رود نیل کا
پلک	مونث	رند	حسن حیرت زا سے تیری پتلیان پتھرا گئین	اب پلک بھی پلک سے دو پہر ملتی نہین
پلنگ چارپائی	مذکر	ناسخ	ہی مکان گور تنگ سونے کا	کیا کرونگا پلنگ سونے کا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
پلنگ جانور معروف	مذکر	اسیر	زور بخشا ہی کیا جنون نے اسیر	پہنچے ہم سے پلنگ کرتا ہی
پناہ	مونث	امانت	مانگی ہی ہاتھ رکھ کے کہین دل سے آہ کی	مانگی کہین پناہ رسالت پناہ کی
پند	مونث	ناسخ	غرض پند ماموں نے ہر چند کی	ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی
پندار	مذکر	ظفر	سرکشی کرتا ہی کیا اپنی ہستی پر حباب	دیکھنا اک دم مین یہ پندار کیا تھا کیا ہوا
پور بند انگشت	مونث	اختر	گنے سے آنکھ وہ لگاتی ہی	پور اک ایک اوس کو بھاتی ہی
پوست	مذکر	آتش	لالہ رو کہہ کر لگاتے ہین گل اندامونکو داغ	روز محشر شاعرونکا پوست کھینچا جائیگا
پوشاک	مونث	ناسخ	ہوتی آتی ہی جنون غم نہین عریانی کا	ہوگی پوشاک مرے واسطے تیار نہی
پھاگ	مذکر	نسیم	بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا	بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا
پھانس	مونث	رند	اب اوس مژہ کا دل سے خلش دور ہو گیا	وہ پھانس جو جگر مین چبھی تھی نکل گئی
پھل میوہ	مذکر	اسیر	ہین تماشائی جو گلزار محبت کے اسیر	پھل سر منصور کو کہتے ہین نخل دار کا
پھل ہتیار	مذکر	اسیر	ہماری بعد ہوگا زخم کھانے کا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیوں کے مول قاتل پھل کٹاری کا
پہلو آغوش	مذکر	ناسخ	ہوگیا ٹھنڈا سر دمین تیرا تو اوٹھ جانے سے	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہوگیا
پہلو تکیہ	مذکر	آتش	دور سے کوچہ دلبر کو کھڑا تکتا ہون	نہ تو دیوار کا تکیہ نہ تو در کا پہلو
پہلو معنی	مذکر	آتش	بڑھ چلا لاکھ قد یار کی موزونی سے	مصرع سرو مین نکلا نہ کمر کا پہلو
پہلو قرب	مذکر	آتش	کھائیگا خنجر جلاد کا جگر کا پہلو	زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
پہلو بازو	مذکر	اسیر	اگر ہو نقش نام جانان نگین دل پر مین سلیمان	تمام عالم ہو زیر فرمان دبائین پہلو ترے نگین کا
پھول گل	مذکر	نسیم	صدا دی سینہ بلبل ہر دل نے ٹوٹ جانے کی	سحر کو دست گلچین نے جو توڑا پھول گلشن کا

لفظ	رواج	شاعر	نظیر — شعر	
پھول انگارہ ۱۲	مذکر	رشک	اہل جنت کو ہو جنت پر جہنم کا خیال	پھول اگر جھڑ جا میری آہ آتش بار کا
پھولام	مذکر	جان	مالن چمن کی آئی ہی تو دیکھ نو بہار	ستا گری مول سے پھولام ہو گیا
پھیر	مذکر	وزیر	یہ کر جو آستین سے پونچھا ہی کوس تک	اے اشک کوس بھر کا تجھے پھیر ہو گیا
پیار	مذکر	مومن	معشوق سے بھی ہم نے نبا ہی برابری	وہان لطف کم ہوا تو یہان پیار کم ہوا
پیاس	مونث	ظفر	نہ بجھی پیاس ہی سوختہ جان کی ہرگز	اوس نے جس دم کہ پیا خون جگر اور لگی
پیام	مذکر	اسیر	قاصد ایسا ہو کہ جیسے تھے جناب مصطفے	مُن عن بندون کو پہونچایا پیام اللہ کا
پیپ	مونث	رند	ڈالدی پیپ کلیجون مین غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کیوں جگر افگاروں کی
پیٹ شکم ۱۲	مذکر	ناسخ	جو یا بدل ما تحلل کا پیٹ	چٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
پیٹ حمل ۱۲	مذکر	جان	دل کھولکے جب تک نہین کرونگی رنڈی	ہی پیٹ کہین سنہ کا نوالہ نہین رہتا
پیٹھ پشت ۱۲	مونث	ناسخ	سنہ آپ کو دکھا نہین سکتا ہی شرم سے	اس واسطے ہی پیٹھ ادھر آفتاب کی
پیچ	مذکر	گویا	بھول جا اپنا بل کرتا ابھی شاخ غزال	پیچ دکھلا دے جو تو گیسوی عنبر فام کا
پیچ و تاب	مذکر	مومن	دیکھا نہ ہی یہ رشک حسد وہ بلا کہ آج	سنبل کو تیری لف کا بیساپیچ و تاب تھا
پیر پاؤن ۱۲	مذکر	مومن	درد نہان سے نے پیر نکالا	عمر ابد نے مار ہی ڈالا
پیرہن	مذکر	ناسخ	آئے یا بزم جانان مین تو یہ بالیدہ ہو	پیرہن ہو تنگ جسم شمع پر فانوس کا
پیڑ درخت ۱۲	مذکر	آتش	بعد فنا بھی رنگ طبیعت نہ جائیگا	تربت سے میرے پیڑ اوگیگا پتنگ کا
پیش خیمہ	مذکر	وزیر	باغ کو جائیگا ابر سیہ مست اوٹھا	پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا آج
پیغام	مذکر	مومن	مین دہم سے مرتا ہون ہو دہان عیب سے اوسکے	قاصد کی زبان سے نہین پیغام نکلتا

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
پیکان	مذکر	مومن	ایسی لذت خلش دل مین کہان ہوتی ہے	رہگیا سینے مین اسکا کوئی پیکان ہوگا
پیل ہاتھی ۱۲	مذکر	ظفر	ملا بادل سے بادل کیا گرج دیکھ کر اے ساقی	یہ پیل مست پیل مست سے چنگھاڑ کر جھپٹا
پیمان	مذکر	آتش	صادق القول نہین دوسرا مجھ سا مے کش	شیشے سے عہد و پیمانہ سے پیمان نہ گیا
پیوند	مذکر	آتش	ہو نہ اوس لیلی وحشی کا دل دیوانہ محو	بید مجنون سے کہان پیوند نخل طور کا

باب تای فوقانی

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
تاب بیرو تاب ۱۲	مونث	ناسخ	لے اڑے گو مین صبا وسہ تو چھپائے وہ گل	برگ گل کو تاب ہے بلبل تری منقار کی
تاب جلا ۱۲	مونث	ظفر	ہے سوا الماس سے بھی تیرے دانتون کی چمک	تاب یکھتا ہے در شہوار ایسی کاسے کو
تاب طاقت ۱۲	مونث	ناسخ	خط جو اس محبوب کا بنتا نہین ہے یہ سبب	ہاتھ گالون کو لگائے تاب کیا حجام کی
تابدان	مذکر	ظفر	ہمارے دل مین ہے یون اوسکے تیر کا روزن	اندھیرے گھر مین ہے جس طرح تابدان ہوتا
تابوت	مذکر	اسیر	اوٹھ گئی لاش مگر آپ نے اتنا نہ کہا	کہ یہ تابوت سر راہگذر کس کا ہے
تاب و توان	مذکر	ظفر	نہین دل چھوڑتا آہ و فغان بل بے تری ہمت	اگرچہ دل مین غم نے کچھ نہین تاب و توان چھوڑا
تاب طاقت	مونث	داغ	تیرے جلوہ سے گذر رہ جا کلیجا تھام کر	حشر تک انسان کی تاب و طاقت ہو چکی
تاج	مذکر	اسیر	سر اٹھانے گیا اس غیرت بلقیس تک جب سے	ملا ہے طایر دل مین تاج ہدہد کو تفاخر کا
تار سلسلہ ۱۲	مذکر	اسیر	کھل گئین نوح کی آنکھین وہ اٹھایا طوفان	تار ردیکا جو ہم نے لب جیحون باندھا
تار	مذکر	ناسخ	ساق سیمین کی محبت مین ہمارے دم کے تھا	اے پری تاب نفس بھی تار سیمین ہو گیا
تاک درخت انگور ۱۲	مذکر	آتش	اینڈتا تھا تیرے ستون کی طرح سے باغ مین	جب صبا کیفیت اپنے سلسلے مین تاک تھا
تاک کمین ۱۲	مونث	ظفر	یون ہے طبیعت اپنی ہوس پر لگی ہوئی	مکڑی کی جیسے تاک مگس پر لگی ہوئی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
تال	مذکر	اختر	راحت کے لئے رنج خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہی میان ایک ہی سُر کا
تالاب	مذکر	ظفر	ظفر یہ دیدۂ پرآب اپنا کوی جانان مین	رہا یون جس طرح سے بلغ مین تالاب پانی کا
تان	مونث	رند	کان مین دیپس کی آواز چلی آتی ہی	تانین لیتی ہی کوئی حور لقا ساون کی
تبر	مذکر	ناسخ	غیر کا کچھ نہ چلے گر نہ ہو دشمن اپنا	چوب دستے کو شجر ہی سے تبر لیتا ہی
تپ	مونث	آتش	جو گنہ وصل مین ہوے تھے عفو ہوے	فارغ البال ہوا مین تپ ہجران آئی
تپاک	مذکر	ناسخ	ترجلانے کو اسے سنگدل صنم ہم نے	اک اور صاعقہ طور سے تپاک کیا
تتبع	مذکر	رند	ابر اکثر اِس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	مذکر	اسیر	جیسے صحرا مین گردگرد باد دشت کہتے ہین	تتق باندھا ہی میری آہ نے گرد تفکر کا
تخت	مذکر	ناسخ	جس طرح خورشید سے بڑھ جا لگا ابر کا	تجھ سے آگے تیرے تخت سلیمان بڑھ گیا
تخت روان	مذکر	ناسخ	بس سلیمان کا جنازہ بنا	کچھ جو تخت روان بلند ہوا
تخم	مذکر	ظفر	دیکھئے کھلتا ہی کیا گل آخر شرابی رشک گل	ہم نے دل مین تخم الفت کا تر بویا تو ہی
ترازو	مونث	نسیم	نکلتے ہین ابر اشک میری دو آنکھون سے	متاع درد کی تلنے ترازو ہو تو ایسی ہو
تربت	مونث	ناسخ	کیا برستی ہی بجا ابر رحمت بے کسی	ہی یہی تربت مقرر ناسخ مغفور کی
تردد	مذکر	نسیم	کم حقیقت کے لئے پرسش کبھی ہوتی نہین	کون استفسار کرتا ہی تردد مور کا
ترک چھوڑنا	مذکر	آتش	عاشقون سے طلب بوسہ کہان جاتی ہی	مور سے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا
ترک نشان کتابیا	مونث	اسیر	پھر تسکین لکھتا ہون ہجر مین جب مین کتاب	ترک اک جزو کی دو دو پھر ملتی نہین
تڑپ	مونث	آباد	تو جو آئی تو مجھے ہجر مین آیا آرام	ورنہ اموت سے تڑپ کیا دل بیمار کی تھی

لغت	تذکیر و تانیث	نام	نظیر — شعر	
تعویذ نقش ۱۲	مذکر	اسیر	فلک پر سحر مہر اس تمنا مین نکلتا ہے	پہنے تعویذ زرین آنکے دروازہ بازو کا
تعویذ قبر کا ۱۲	مذکر	آتش	دشمن دوست پس از مرگ ملینگے آنکھین	نقش حب کا ہے مرے سنگ لحد کا تعویذ
تکان	مونث	صوفی	تکلیف جانے سے اوٹھائی	سنے راہ کی کچھ تکان پائی
تکرار	مونث	آتش	منہ دکھاو بہت رہی تکرار	ارنی اور لن ترانی کی
تکل	مونث	ظفر	اوڑا کے بے تن زار یون ظفر میرا	ہوا یہ جون کبھی تکل خراب اوڑتی ہے
تل کنجد ۱۲	مذکر	صبا	کولھو مین گردش نگہ یار کے پسا	تل تیل ہو کے ہو گیا چشم غزال کا
تل خال ۱۲	مذکر	ناسخ	مردم چشم ملایک ہین ترے خال سیاہ	رو خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہوگا
تلاطم	مذکر	اسیر	قیامت ہے بندھی ہے ذبح کے دم ہچکی	رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا
تلچھٹ	مذکر	اختر	کس کی مستی خراب ہو ساقی	اس کا تلچھٹ خمار کرتا ہے
تلوار	مونث	آتش	نہ موا مین تو یہ قسمت کا قصور اے قاتل	ہاتھ کمزور نہ تلوار تری بھاری تھی
تمکین	مذکر	آتش	تو اوسے دیکھا ہے ہم میزان خرد مین بارہا	کوہ کے ناز مین بھاری ترا تمکین ہوا
تمن	مذکر	آتش	صف مژگان کی بندش کا کیا اقبال نے رشتہ	شہید دن کے ہو سالا جب ہم تمن پکڑا
تمنا	مونث	اسیر	کیا کہون حسرت دل وصل مین کیا کیا نکلی	حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی
تن	مذکر	مومن	لے اوڑ گئی شعلہ ہوا لاغر بس تن ہو گیا	ذرہ ریگ بیابان اپنا مدفن ہو گیا
تنخواہ	مونث	وزیر	ملا جب درد ہم داغ جنون گھبرا کے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار مین تنخواہ ہوتی ہے
توان	مونث	نسیم	زمان نزع نکلی روح لفظ مرحبا کہہ کر	مرے قاتل توان دست و بازو ہو تو ایسی ہو
توبہ	مونث	اسیر	آئی بہار جشن ورع رائگان ہوئی	توبہ مرید حضرت پیر مغان ہوئی

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
توپ	مونث	رند	ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنے کی	توپ تا صبح قیامت بھی نہین چلنے کی
توڑ	مذکر	ناسخ	کم بضاعت جتنے ہین کرتے ہین جوش و خروش	توڑ ہوتا ہی کسی دریا مین کب سیلاب کا
توسن	مذکر	ناسخ	وادی ہستی مین آتے ہی عدم کی راہ لی	ساتھ اپنے توسن عمر روان پیدا ہوا
توقع	مونث	مومن	مر گئے پر ہی رہے بے خبر صیاد	اب توقع نہین رہائی کی
تہ	مونث	مومن	رنگ رفتہ نے جھلک دکھلائی	منہ پہ اک سرخی کی تہ سی آئی
تھان طاقہ	مذکر	اسیر	ہوئے جامہ باریک ہی کیا گل عذارون کو	بنا کرتے ہین آنکھین سے وان تھان شبنم کا
تھاہ	مونث	صبا	غوطے کھلواتی ہین زلفین تری اے بحر حسن	تھاہ اک اک بال کی دو دو پہر ملتی نہین
تہمت	مونث	داغ	میر کے ستا نہین بت نا آشنا سے داغ	تہمت یہ مفت کی ہے جو سر لگی ہوئی
تیر	مذکر	ناسخ	مائل ابرو کی طرف مژگان برگشتہ نہین	تیر بھی پیش کمان بہر تواضع خم ہوا
تیغ	مونث	صبا	ہلال ابروی قاتل نے معرکہ مارا	نیام شب مین نہان تیغ آفتاب ہوئی
تیل	مذکر	اسیر	آنکھون مین ان تیورون کی مروت نہین رہی	کیا ان تلون سے تیل الٰہی ٹپک گیا

باب تای ہندی

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
ٹاپو	مذکر	جان	ہوتی تھی مجھ کو عید سمندر مین اس گھڑی	ٹھہرا جہاز جب کوئی ٹاپو نظر پڑا
ٹاٹ	مذکر	رشک	خط نے کھوئی ہے جو حسن کی دولت کھوئی	واقعی ٹاٹ مہاجن نے جو الٹا اٹھا
ٹبر	مذکر	جان	پنجتن پاک کی ہے آس مجھے اے باجی	جن کے صدقے مین مرا سارا ہی ٹبر جیتا
ٹکر	مونث	رنگین	میری سوکن کی کبھی نکسیر بھی پھوٹی نہین	ٹکرین لاکھون ہی دین گاہو مین ہی نے ماریان
ٹھاٹھ	مذکر	اسیر	غم وا ماندہ و حیران ہین حسنا بوریا مسند	فقیری مین میسر ٹھاٹھ ہی ہم کو امیری کا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
ٹیس	مونث	رند	ٹیسین گئین نہ دل کی دوا بارہا لگی	کوسا تھا کسنے کس کی آہ بد دعا لگی

باب ثای مثلثہ

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
ثبات	مذکر	وزیر	ابر کیا گھر گھر کے آیا کھل گیا	بس ثبات بحر دنیا کھل گیا
ثمر	مذکر	وزیر	یار کا نخل عداوت بار ور ہونے لگا	بڑھ چلی دل مین گرہ پیدا ثمر ہونے لگا
ثنا	مونث	ظفر	منہ کیا ہے ظفر جو کہون نعت مصطفے	اوس کی ثنا خدا نے ہی قرآن مین کہی

باب جیم عربی

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
جا	مونث	صبا	سیر ہفت اقلیم اسکندر سے ثابت ہوا	بیٹھے رہنے کو کہین جا ہاتھ بھر ملتی نہین
جادو	مذکر	صبا	اوٹھی بلا یار کا گیسو نظر آیا	آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا
جاروب	مونث	اسیر	خط رخسار جانان نے کدورت دل کی زائل کی	شعاع مہر تھی جاروب صحن خانۂ دل کی
جاگیر	مونث	جان	اے جان بسر ہووینگی کس طرح سے اوقات	میرا کہین منصب ہے نہ جاگیر تمہاری
جال پھندا	مذکر	ناسخ	اوڑ کے اب جائیگی کہان بط مے	ابر باران کا جال آپہونچا
جال مکر	مذکر	جان	کوٹھے پہ چڑھ کے رنڈی کرتی ہے تو جو کنگھی	مین بیچ خوب سمجھی یہ بھی ہے جال تیرا
جام	مذکر	مومن	اگر گردش یہی ہے مغبچون کی چشم میگون کی	کف ساقی مین جام بادہ گلگون نہ ٹھہریگا
جان	مونث	مومن	اگر امید بر نہین آتی	جان رہتی نظر نہین آتی
جان	مذکر	میر	کل جس کی جان کنی پہ سارا جہان ٹوٹا	آج اوس مریض غم کا ہچکی مین جان ٹوٹا
جانماز	مونث	اسیر	تھی جو زاہد کی جانماز اسیر	سنتے ہین وہ بھی رہن جام ہوئی
جانور	مذکر	آتش	بلبل کا عشق حسن گل سے نہین خوش آتا	تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
جاے	مونث	مومن	عشرت و عیش سے فرصت او دم بھر نہ ہوئی	اپنے جلنے کو کوئی جاے مقرر نہ ہوئی
جبین	مونث	ناسخ	سنگ اسود کی طرح سب رخ زاہد ہو سیاہ	کیا جو سجدہ بتون سے ہوئی تیرہ جبین تھوڑی سی
جدول	مونث	ناسخ	جا بجا تعریف لکھی ہے خط دلدار کی	چاہیئے جدول مرے دیوان کو زنگار کی
جرس	مذکر	ناسخ	پس جنازہ لیلی یہ کہتا ہے جرس دل کا	ہمارا پردۂ غفلت ہی بس وہ ہے محمل کا
جرم	مذکر	نسیم	کیونہ صدقے ہون مین اپنے جرم بے تقصیر کا	قتل کے بعد ایک مدت تلک وہ نہین شرماگیا
جریب	مونث	ظفر	جریب کہکشان نے تو ضعف پیری مین	کبھی اے فلک تیرے ہاتھ سے پھینکی
جڑ	مونث	ظفر	کیا قیامت ہے ہماری صرصر آہ و فغان	جس باغ دہر مین ہر شجر کی جڑ ہل گئی
جز	مذکر	ذوق	پارس وہ سنگ ہے جسے ٹھکرا کے تو چلے	اکسیر جز ہے تیرے قدم کے غبار کا
جزو	مذکر	ناسخ	نکہت کاکل سے پیچان جو دیتے تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
جستجو	مونث	آتش	شب فراق مین اے روز وصل تا دم صبح	چراغ ہاتھ مین ہے اور جستجو تیری
جسم	مذکر	ناسخ	گھل گیا ہے پیرہن مین جسم مجھ مایوس کا	ایک عالم کو گمان ہے شمع اور فانوس کا
جشن	مذکر	سالک	خلعت مسند نشینی کا یہ جشن	جشن جمشید سے بھی کچھ بڑھ گیا
جفا	مونث	آباد	ابر رلواتا ہے تڑپاتی ہے بجلی دل مرا	ہجر مین دیکھے نہ دشمن بھی جفا برسات کی
جگ	مذکر	نسیم	اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	پو پھٹتے ہی جگ ان کا ٹوٹا
جگر	مذکر	غالب	ہے ایک تیر جس مین دونون چھدے پڑے ہین	وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا
جگنو زیور	مذکر	رند	سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگنو کرمک شب تاب	مذکر	اسیر	دل سوزان ہمارا پھنس گیا زلف جانان مین	کہاں سے شب تاریک مین جگنو چمکتا ہے

لفظ	زبان	استاد	نظیر شعر	
جگہ	مونث	ناسخ	وسعت آباد جہان تنگ ہوا زیر فلک	چاہیے مجھکو جگہ زیر زمین تھوڑی سی
جلوہ	مذکر	نسیم	چشم عاشق تنگیان ہوا اس لئے ہین اے نسیم	شاید آ جاتے نظر جلوہ جمال یار کا
جل تھل	مذکر	ناسخ	ایسے مژہ عشق کے ہین بادل بھرے ہوے	پل مارتے مین دیکھیے ہر جا جل تھل بھرے ہوے
جلد نسخۂ کتاب ۱۲	مونث	اسیر	مضمون ہین تمام قابل رقت ہزار ہا	دیوان ہمارا جلد تو بین ہی بجار کی
جلد کتاب کی ۱۲	مونث	اسیر	لایق ہین دیکھنے کے مرے واعظ ہا تن	چھپے عجب رکھتی ہے جلد اس کتاب کی
جلد چرم ۱۲	مونث	اختر	ہمین چھو چھو کے تو پارس کا ملا ہے رتبہ	ہم نے یہ جلد بدن آپ کی چمکائی ہے
جلن غصہ ۱۲	مونث	مومن	یون داغ عدو کا شکر اے دل	بے شرم تجھے جلن نہ آئی
جم فرشتۂ مرگ ۱۲	مذکر	ظفر	اوٹھایا غیر کو محفل سے تو بچ گیا عاشق	بغیر از جان لئے ہرگز یہ چھاتی کا جم جاتا
جمع و خرج	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہے	مری نگاہ مین ہے جمع و خرج دریا کا
جن	مذکر	ناسخ	حسن وحشت خیز ایسا ہے تو کیسے آدمی	اے پری ہر جن بھی تیرا باولا ہو جائیگا
جنجال	مذکر	صبا	اس کے کھیڑے سے ڈالی کہین چھٹکارا ہو	عشق گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
جنس	مونث	آتش	سایہ سا حسن کے ہمراہ ہے عشق بے باک	ساتھ یہ جنس خریدار لئے پھرتی ہے
جنگ	مونث	ناسخ	صلح نامہ جو لکھا تیرے خط مشکین نے	نہ رہی جنگ جو کچھ میرا اور اغیار کی تھی
جنگل	مذکر	ظفر	ہون وہ سرگشتہ جنون مین کہ بگولے کی طرح	اے ظفر دیکھ کے چکر مجھے جنگل کھاتا
جنون	مذکر	حالی	نئے سر سے سودا ہوا چاہتا ہے	جنون کار فرما ہوا چاہتا ہے
جو ندی ۱۲	مونث	آتش	کرم حق سے ہے گلزار توکل سرسبز	کتنے دریا مرے باغ مین جو آتی ہے
جواب	مذکر	امانت	کہا جو شہر خموشان کسی نے تکئے کو	وہان گور سے ہین دے جواب دیا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
جواب جوڑ ۱۲	مذکر	اسیر	کیا جو خالق عالم نے خلق دل میرا	خلیل نے یہ کہا کعبے کا جواب بنا
جواہر	مذکر	امانت	ملبوس زرنگار ہی اوپر دھرا ہوا	نیچے ہر کشتیون مین جواہر بھرا ہوا
جوبن عالم ۱۲	مذکر	آتش	بچا ہی آغاز خط ہو گل سی رخ پر یار کے	دل کو لہراتا ہی جوبن سبزۂ نوخیز کا
جوبن	مذکر	ظفر	خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو	قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
جود	مذکر	ظفر	بخل جتنا ہی زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جور ظلم ۱۲	مذکر	مومن	واقعی سجدہ در ایسی ہی تقصیر ہی اب	جور جو بندہ پہ ہوتا ہی بجا ہوتا ہی
جوڑ بہتان ۱۲	مذکر	رند	عدو غیر نے تجھ کو دلبر بنایا	کوئی جوڑ مجھ پر مقرر بنایا
جوش وفور ۱۲	مذکر	اسیر	ہمارے رونے سے چمکیگا حسن چہرۂ یار	جو مینہ برستا ہی جوش بہار ہوتا ہی
جوش	مذکر	صبا	جب او سینہ سر کو اے جذب دل کچھ جوش آتا ہی	منہ کی طرح کھولے ہوے آغوش آتا ہی
جوکھون	مونث	رند	نہ کر عادت وصل گھبرائیگا پھر	جدائی کی جوکھون جو اے دلربا پڑیگی
جون	مونث	ذوق	دور کر بالون کو سر پہ کھچے ہے لیلی	پر نہین کان پہ مجنون کے ذرا جون چلتی
جوہر آب تیغ ۱۲	مذکر	گویا	قتل عشاق سے اب نفرت ہی	تیغ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا
جوہر ہنر ۱۲	مذکر	ناسخ	کھول دیتا ہی اگر جوہر شمشیر کمیں	چھپ گیا تیر کی بخت سے جوہر اپنا
جوہر صفت ۱۲	مذکر	ظفر	میلا دم اور تری تیغ کا دم ایک سا ہی	جوہر اخلاص کا دونون مین ہم ایک سا ہی
جھاڑ	مذکر	آتش	دیکھ اے ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج	گوشۂ دامن سے او الجھا جھاڑ کب بلور کا
جھاڑو	مونث	صبا	آتے ہی باد خزان نے ایسی جھاڑو پھیری	جا بجا گل تھا چمن مین باغبان رکھتا نہین
جہاز	مذکر	اسیر	پھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھوان	یہ جہاز گنبد گردان دخانی ہو گیا

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
جہان خلقت	مذکر	رند	اک جہان دیوانہ اس زلف دوتا کا ہو گیا	ابتدا ہی مین یہ سودا انتہا کا ہو گیا
جہان عالم	مذکر	میر	سیر کی تم جہان سے گذرے	ورنہ ہر جا جہان دیگر تھا
جھپک	مونث	رند	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	وحشت تو گئی جھپک رہی ہے
جھرسٹ	مونث	منتظر	ہائے کو ہلا دیوے جنبش تیرے ہاتھ کی	اک چاند سا چمکے ہے جھرسٹ مین دوشالے کی
جھڑ	مذکر	نظیر	جھینگرون نے اس طرح کا دیا آکے جھڑ لگا	سنئے جدہر ادھر کو دھڑاکے کی ہے صدا
جھک	مونث	رند	باقی ہے ابھی اثر جنون کا	سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے
جھلک	مونث	ظفر	آنکھین ہین کہ وہ تیغ ستم گردن سر جی دار غضب	اور وہ شمشیر سی ابرو پہ جھلک پڑتی ہے پھر ویسی ہی
جھنک	مونث	ظفر	وہ کانون آفت ہے ہر تال مین ہو جان نکال	ناچ اسکا اور کھلا سو فتنے گھنگرو کی جھنک سے رہی
جھنکار	مونث	اسیر	خلقت زیر زمین خواب سے بیدار ہوئی	شور محشر مری زنجیر کی جھنکار ہوئی
جہنم	مذکر	رند	حضور حشر کے دن عاصیونکی ہوگی تلاش	نہ ہونگے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا
جھوٹے موٹ	مذکر	ظفر	سچ کو بھی میرے سمجھا ہے وہ کیا جھوٹے موٹ	جانا ہے سچ اگر درون نے کہا جھوٹے موٹ
جھومر زیور	مذکر	ظفر	چرخ پر ٹھہری ترے عقدے ثریا کی چمک	جب کہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جھونک	مذکر	بحر	بڑھ جاتی ہے نزاکت یار کی بالون کے سایہ سے تھی	جھونک زلفون کا بھی بار کمر ہونے لگا
جی	مذکر	نسیم	تھا خوف اس قدر رقیبان روزگار سے	جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
جیحون	مذکر	آتش	پھر پھیر جستجو تیرے گوہر مقصود مین	بیٹھ کر رو دیا گھڑی بھر مین جہان جیحون ہوا

باب جیم فارسی

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
چاٹ مزہ کی	مونث	ظفر	سناتے ہین ساقی کو می خوار ڈھب کی	کہ ہو چاٹ کوئی مزے دار ڈھب کی

لفظ	جنس	اسم	نظیر شعر	
چادر	مونث	وزیر	خوب رونق آیا گلگون سے ہماری قبر کو	چادر گل نقش پاے یار نے تیار کی
چار باغ	مذکر	صبا	چار عنصر کے سب تماشے ہین	واہ یہ چار باغ کس کا ہے
چارہ	مذکر	ناسخ	لگا لے کاٹ میں ٹکڑا کوئی مرے دل کا	جو چارہ چاہیے اسے گلعذار مخملی کا
چاک چرخ ۱۲	مذکر	ناسخ	خبر کلاں کو گرسنگی کی تھی ناسخ	جو مری خاک سے تیار اوس نے چاک کیا
چاک ۱۲	مذکر	ناسخ	زخم دل میرا نہین جو ہو نہ ہرگز التیام	ایک دن بند اوس کی کا چاک در ہو جائیگا
چال مکر ۱۲	مونث	صبا	اون کی رفتار ناز اوڑا لیتا	کبک نے کچھ تو چال کی ہوتی
چال رفتار ۱۲	مونث	ناسخ	اُستر اچھے سے کے بیار پر ہے دور محط	چال اوس کمبخت نے سیکھی ہے کیا تلوار کی
چاند گل سپر ۱۲	مذکر	امانت	تیغ اوس کی معرکے مین جو چمکی ہلال وار	شرمندہ ہو کے چاند سپر سے نکل گیا
چاند مہینا ۱۲	مذکر	امانت	ہلال دیکھ کے اوس رشک ماہ کا منہ دیکھ	خوشی سے تجھکو امانت کٹیگا سارا چاند
چاند مہتاب ۱۲	مذکر	آتش	ساقی ہوئے ہین تیس روز سے مشتاق دید کا	دکھلا دے جام مے مین مجھے چاند عید کا
چاند تالو ۱۲	مونث	راحت	کرنے جاتا ہے چماروں سی تو جوتی پیزار	چاند خان آج تری چاند نے کھجلائی کیا
چاند گہن	مذکر	امانت	تیرے منہ پر جو رکھا غیر سیہ فام نے منہ	مجھ کو اے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
چاہ کنوان ۱۲	مذکر	آتش	جان شیرین سے بھرے دل کو تمنا ہے یہی	اب شیرین کے لیے عوض چاہ زنخدان تیرا
چاہ محبت ۱۲	مونث	اسیر	اتنا تو جذب عشق یار نے اثر کیا	میری طرح سے اون کو مری چاہ ہو گئی
چپ	مونث	مومن	پردے سے اک آواز خوش آئی	جس نے یہ چپ ہی مجھ کو لگائی
چتر	مذکر	اسیر	واہ آدور فلک خانہ احسان آباد	چتر بخشا مخمور کو انگڑائی کا
چتون	مونث	رند	ہمین یہ نہ تھی تم سے چشم امید	کہ دو دن مین چتون بدل جائیگی

لفظ	جنس	سند	نظیر شعر	
چراغ	مذکر	مومن	ہوتا ہے آہ صبح سے داغ اور شعلہ زن	کیسا چراغ تھا کہ کبھی گل نہ ہو سکا
چراغان	مذکر، واحد	ناسخ	شمعیں کافوری جلاتے تھے سونوں کی گور پہ	دیدۂ بلبل جو بیابان سے چراغان ہو گیا
چرچا	مذکر	داغ	خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں تو ظاہر نہ کریں	ٹوک کرتے ہیں بری بات کا چرچا کیسا
چرچا	مذکر	جرات	کیا اوس گھر میں چرچا جس نے آہ اسیری و زاری کا	الٰہی خیر اس کی جا بجا ہے اس بیقراری کا
چرخ	مذکر	مومن	گل رنگ ہوا گر یہ خون سے مرے دامن	کیا اب بھی تجمل چرخ سیہ فام نہ ہو گا
چڑیا	مونث	ناسخ	شکر ہے یار کی آنکھیا یہ تجھے تیرا خواب میں ہاں	بخت بیدار ہے سو نیکی چڑیا پائی
چشم آنکھ	مونث	صبا	فراق یار میں چشم اس قدر پر آب ہوئی	خضاب عمر ہماری رگ سحاب ہوئی
چیک چیچک	مونث	اسیر	کبھی وہ تار کے رکھا جو یار ہم میں نے	اسیر چیک کمر کو ہمارے میں آئی
چکر غش	مذکر	اسیر	آنکھ اوس کی پھری کیا یہ باور نہیں آتا	کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہیں آتا
چکور جانور	مذکر	صبا	ہجر یار میں کیا دل کو اضطراب رہا	چکور چاند کی خاطر بہت خراب رہا
چل	مونث	طپش	چل بسے صبر و قرار و طاقت و تاب و توان	چلتے ہی تیرے یکبیک ان سبھوں میں چل پڑ گئی
چلم	مونث	اسیر	سوز دل کس طرح خالی ہوا اپنا کوئی شعر	محنتیں کیں مدتوں چلمیں بھریں استاد کی
چلمن	مونث	اسیر	آنکھوں میں کس پردہ نشین کا ہے تصور	چلمن جو در چشم پہ مژگاں کی پڑی ہے
چلن طور	مذکر	نسیم	ساقی وہ پلا مجھ کو کہ دو عالم ہوں فراموش	ہو جائے خدائی سے نرالا چلن اپنا
چلن رواج	مذکر	آتش	سکہ داغ وفا اک دن ترے کام آئیگا	عشق کے بازار میں انکا چلن ہو جائیگا
چلو	مذکر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہے تردد ساقی	حاجت جام نہیں جام ہے چلو اپنا
چمک روشنائی	مونث	ناسخ	لگ کے چلے گلشن میں گر اوس سرو سیم اندام سے	ہو چمک موج ہوا میں نقرئی زنجیر کی

لغت	جنس	نام	نظیر — شعر	
چمن	مذکر	نسیم	پوشیدہ ہی چھپا نہ ہوے سیر گلشن تو اپنا	پامال تو آپ کیا ہی چمن اپنا
چنار	مذکر	ناسخ	تیری ہی جدائی میں کہ بیخ شاخ ہے پیاسا سرو	جلوے میں چمن گلستاں سے ہے چنار آیا
چپان اور چپنین	مونث	ظفر	خط میں سبھی اوس نے چپان اور چپنین لکھی	پر بات اک جو چھپی سو نہ اینک میں لکھی
چنبر سر پر چتری کا گھیر	مذکر	اسیر	ہم دور قدسی ہیں جو تلیان کا شوق ہو	گرداب کی نیلم ہو تو چنبر حباب کا
چنبر گردن کی ہنسلی	مذکر	اسیر	دم تلیان کشتی تن کو کیوں کر پسند آئے	دو سو کا نہ چاند کا ہی چنبر گردن کا
چندر گہن	مذکر	نظیر	یا ہو نجومی کا جنتر تارون کو چھپا ڈالا	سورج گہن بچا چندر گہن نکالا
چنگ	مونث	ظفر	ہوا بلند فلک پر ہی میرا شعلہ آہ	ہوا پہ چنگ نہیں دیکھے یہ چراغ اُڑ رہی
چنگل	مذکر	آتش	ہجر یار میں تن خاکی سے تنگ اپنا ہو	آئینہ مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
چنور مورچھل	مذکر	وزیر	ہو گئے ہیں جو پیاسے حرص جب توڑا وزیر	ہاتھ اوٹھایا جاہ سر پر چنور ہونے لگا
چوب	مونث	ظفر	کس کو مارا کس کا سر پھوڑا بتاؤ تو سہی	تم نے لو ہو میں یہ کیوں کر چوب بسی ہی بھری
چوٹ وار	مونث	نسیم	جو چوٹ لگے اے دل تیری خالی نہیں جاتی	آخر کو وہی کی جو سنبھالی نہیں جاتی
چوٹ جوڑ	مونث	ظفر	ہمارا نالہ پُر شور و صور اسرافیل	ہے چوٹ اول اندوگہین برابر کی
چوٹ ضرب	مونث	ظفر	چوٹ پر چوٹ لگی دل پہ تیغ عشق میں اور	شام کو اور لگی وقت سحر اور لگی
چورنگ قسمی تیغ زنی	مذکر	آتش	کشتہ تیغ نظرہ پر تیغ ابرو بھی چلی	آشکار انداز ہے چورنگ اس نخچیر کا
چورنگ قسمی تیغ زنی	مذکر	ناسخ	مجھی پہ دم بدم پڑتی ہے محفل میں جو اے ناسخ	مگر تیغ نگاہ یار نے چورنگ ٹھہرایا
چور	مذکر	رنگین	کوٹھے پہ جو دو ہاتھ سے لگائی سیڑھی	تو ہتیلی میں مرد دیکھ لے یہ چور پڑا
چھالیا	مونث	اسیر	تعریف اُس کی چرب زبانی کی کیا کروں	کھالی جو چھالیا تھی تو چکنی ڈلی ہوئی

لفظ	زبان	نام	نظیر شعر	
چھاؤن سایہ؟	مونث	ناسخ	جنون پسند مجھی چھاؤن ہے ببولون کی	عجب بہار ہے ان زرد زرد پھولون کی
چھپ	مونث	رنگین	تختی تری اگر بھل سے	تو سانچے مین چھپ مری ڈھلی ہے
چھپر کھٹ	مذکر	ظفر	جو تیرے کوچے مین سویا خاک پر آرام سے	ترک اس نے اپنے سونے کا چھپر کھٹ کر دیا
چھت	مونث	آتش	طلب آرام کی بیجا ہے گرفتاری مین	کنج زندان زنجیر مین چھت پٹتی ہے
چھڑکاؤ	مذکر	آتش	مشق خرام عرق افشان ہے روی یار	چھڑکاؤ ہو رہا ہے زمین پر گلاب کا
چھل چراغ	مذکر واحد	ظفر	جو سوز عشق سے سینے مین ہو وہ داغ داغ جلا	تو ہم نے دیکھا یہ جانا چھل چراغ جلا
چھیڑ	مونث	آتش	ساز کی طرح رہا کرتے ہین عاشق نالان	چھیڑ طرفہ تجھے اے عربدہ جو آتی ہے
چھینٹ قطرہ	مونث	ظفر	پڑے نہ دامن قاتل پہ دیکھ اے بسمل	لہو کی چھینٹ دم اضطراب اوڑتی ہے
چھینک	مونث	جرات	لوگ کیا اُن کا چھینکنا چھینکین	بات کب کرنے دیتی ہین یہ چھینکین
چیخ	مونث	رنگین	تپ سے کراتی ہے عزادار ری شاباش رہی	تیری مسّا ابھی نکلی ہی نہین ساری چیخ
چیر نہ خم	مونث	جان	بو دار چلا کر نہ اگر اس مین بھر دوگے	دکھو دیگی زنانی یہ بہت چیر تمھاری
چیر راگ کی	مونث	جان	نہ بھولونگی کبھی داد اس کی چلی ہاتھ ہلاتے رہی	سنی ہے جو آئے مین چیر مین نے وہ کہداری کی
چیل	مونث	حکمت	کہے ہے العطش آتش مین ققنس	زمین پر چیل انڈا چھوڑتی ہے
چین آرام	مذکر	مومن	گستاخ نالے فتنۂ محشر جگا سکینگے	خواب عدم مین چین ہے گر خواب ناز کا
چین شکن	مونث	آتش	خود بخود کچھ دل شیدا کو ہے اندوہ ملال	کس حسین سے ورکار ہے چین جو تیوری
چین	مونث	مومن	ہے شرم سے میل پانی پانی	موج عمان نے چھین مانی
چیند	مونث	معروف	بازی عشق مین دل بدنے لگے لینے جان	تیرے جانے پر چیند یہ سرکار نے کی

باب حای حطی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
حال	مذکر	مومن	کہہ کے یہ بات جو مین رونے لگا	اور ہی حال مرا ہونے لگا
حباب ببلہ ۱۲	مذکر	ناسخ	بے ثبات اپنی بزم عیش جو ہی	شیشۂ مے کی جا حباب ملا
حبل المتین	مونث	اسیر	ہر گنہ سے پاک دیتی ہو حب اہل بیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتین ملتی نہین
حجت	مونث	داغ	عہد سے ضد قسم سے قول سے تکرار سے	دل دیا اون کو مگر جب پہ حجت ہو چکی
حجر الاسود	مذکر	مومن	بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتے ہی جان دی	مومن کو یاد کیا حجر الاسود آگیا
حد انتہا ۱۲	مونث	مومن	نالہ فلک ستم سے گزرا	کچھ حد نہ رہی مرے الم کی
حدیث	مونث	مومن	رو کے حدیث شوق ادا کی	آگ پہ روغن تھی تمنا کی
حرز	مذکر	مومن	نامہ تھا کا ہیکو حرز جان تھا	یاد وہان بند دم افغان تھا
حرص	مونث	مومن	عشق مین کام کچھ نہین آتا	گر نہ کی حرص مال و جاہ نہ کی
حرف الف با تا ۱۲	مذکر	ناسخ	آدمی ہین آدمی تم کیون نہ ہو باہم ملاپ	حرف کو دیکھو کہ کیا ہم جنس سے مدغم ہوا
حرف کلام ۱۲	مذکر	وزیر	زبان کٹ گئی دانتون سے لگی تعزیر	کبھی جو لب پہ مگر حرف آرزو آیا
حسن	مذکر	مومن	مہ نو بن گئے ہم طول شب ہا جدائی سے	کہان تک دیکھیے وہ حسن افزون نہ گھر نکلا
حشر	مذکر	مومن	صلح تھی منقار مرغ صبح سے پہلو مرے	وہ قیامت قد جو اوٹھا حشر برپا ہو گیا
حشر	مونث	میر	خلق یکجا ہوئی کنارے پر	حشر برپا ہوئی کنارے پر
حصار	مذکر	اسیر	شاد ہی دل قیدئی الف بت سے پیر کا	ہاتھ آیا ہی حصار عافیت زنجیر کا
حصن حصین نام کتاب ۱۲	مونث	ظفر	گرد رخ اوس حسین کی جو لی حسن کی	کیا خوب خط خوب سے حصن حصین لکھی

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
خاطر (مزاج)	مونث	اسیر	پھر بندھا زلف پریشاں کا خیال	پھر پریشان اپنی خاطر ہو گئی
خاطر (ملاحظہ)	مونث	اسیر	چار عنصر میں الٰہی ٹھہریگا کون	چار دن اون کی بھی خاطر ہو گئی
خاک	مونث	آتش	ظاہر ہوا مجھے یہ بلندی سرو سے	کرتی ہے کام خاک بھی عالی دماغ کی
خاکستر	مونث	ظفر	دل جلونکی ہوتی ہے برباد بھی قسمت میں کیونکر	پھر پروانے کی خاکستر سحر اڑاتی ہوئی
خاک شفا	مونث	رند	آسکتے ہیں لحد میں فرشتے عذاب کے	دیکھینگے جب کفن میں خاک شفا لگی
خال (تل)	مذکر	وزیر	آتا نہیں نظر کسی کو وہ دہن	گویا کہ ہے وہ خال رخ آفتاب کا
خاندان	مذکر	رند	گو خاکسار خلق ہیں رتبا بلند ہے	سید ہیں خاندان ہمارا بلند ہے
خانقاہ	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ مے کچھ مگر کہیں	ہم رات جس میں تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانہ باغ	مذکر	صبا	دل پر داغ کی یہی ہے بہار	دیکھیے خانہ باغ کس کا ہے
خبر (اطلاع)	مونث	ناسخ	میں ہی کچھ ڈوبا نہیں دریا میں سیاہ تھا	کشتی مے بھی خبر لینے گئی ہے تھاہ کی
ختن	مذکر	ناسخ	لب میں خط حلب نہیں زلفین	آپنے کیا کیا ختن اپنا
خدنگ	مونث	اسیر	میں نہ سمجھا تھا کہ دل توڑیگی یوں اوسکی نظر	پارہ سینہ خدنگ سے کمان ہو جائیگی
خرابات	مونث و مذکر	ظفر	نکلیں گے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی	ہم ہونگے رند ہونگی خرابات ہو گی
خرام	مذکر	اسیر	ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن	نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا
خرچ	مذکر	آتش	مرد درویش ہوں تکیہ ہے توکل میرا	خرچ ہر روز ہے یہاں آمد بالائی کا
خرمن	مذکر	مومن	فروغ جلوہ تو کھینچیدہ برق جولاں	کہ خرمن ہو نہ کیوں ہستی اہل صلاح کا
خزان	مونث	آتش	افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجیے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزاں نہ تھی

لفظ	اوزان	اسما	نظیر — شعر	
خسرو خاور	مذکر	ناسخ	تو وہ شیرین ہے کہ تیری حکم سے فرہاد سان	بیستون آسمان پر خسرو خاور گیا
خضاب	مذکر	صبا	وہ بادہ نوش تھے پیری مین بھی نہ توبہ کی	شراب خم مین ہی شیشے مین خضاب رہا
خط گلیر ۱۲	مذکر	غالب	بے مے کسے ہے طاقت آشوب آگہی	کھینچا ہے عجز حوصلہ نے خط ایاغ کا
خط ریش	مذکر	ناسخ	کم ہوا خط شعاعی سے فروغ آفتاب	کچھ نہین غم گر خط رخسار جانان بڑھ گیا
خط نامہ ۱۲	مذکر	مومن	آکے اک نامہ دلدار دیا	خط مشکین رقم یار دیا
خط نوشت ۱۲	مذکر	ناسخ	استرا منہ پہ جو پھیرے نہین دیتا ہے بجا	محو دیدار ہے کیونکر خط قرآن ہوتا
خطا	مونث	رند	تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجھ سے آتنی تو قاتل ہوئی
خفقان	مذکر	صبا	گھر کے دروازے مین زنجیر لگی رہتی ہے	میری وحشت سے اوسے بھی خفقان رہتا ہے
خلا	مذکر	ناسخ	ہے یہ ممکن ترک اسکو اگر اے فلسفی	ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائیگا
خلخال	مونث	اسیر	اس قدر رویا مین آنکھین ملکے اوسکے پاؤن پر	یار کی خلخال پا گرداب دریا ہو گئی
خلش	مذکر	آتش	بھولتی آنکھین نہین ایکدم تجھے اے شہسوار	یاد تیری دل سے رکھتی ہے خلش مہمیز کا
خلعت	مذکر	آتش	کس کے داغ دل سے محشر مین ملایا جائیگا	روز اک خورشید کو ملتا ہے خلعت نور کا
خلق لوگ ۱۲	مونث	رند	اک نظر بام پہ آیت نظر آجایا کر	دیکھنے کو ترے اک خلق خدا آتی ہے
خم جیسے تلوار کا	مذکر	ناسخ	ہر کجی حال ہے وضع صفات سے عیان	دال حیدر کی تو انسب ہے خم تلوار کا
خم پیچ ۱۲	مذکر	مومن	شاید کہ دست غیر پہ ہاتھ شانہ کش رہا	اوس زلف تابدار مین کچھ آج خم نہ تھا
خم شراب کا مٹکا ۱۲	مذکر	ناسخ	وہ کلفت او گیا عروج نشہ مین تو دیکھنا	ایک گھونٹ زمین کی نہ مکرے خم گردون ہوا
خمار نشہ ۱۲	مذکر	ناسخ	شکست پائی ہے توبہ کی طرح اس کو بھی	ہمارے پاس جو آیا ہے کستو خمار آیا

لغات	جنس	شاعر	نظیر شعر	
خمیر	مذکر	جان	کمال سنہ کا نوالہ نہین ہی نعمت	خمیر جینے کا بارہ برس مین اوٹھتا ہی
خنجر	مذکر	مومن	اوس روانی سے ذرا خنجر تو لا دو رہا	بارہا کام اثر نالہ و فریاد رہا
خندق	مونث	اسیر	وہ زار ہون کہ میرے لیے وقت قطع عرض	ہر نقش پا ہے مور ہی خندق حصار کی
خو خصلت ۱۲	مونث	آتش	فرشتہ بھی تجھے کہتے ہین بشر شاعر	یقین ہوا ملک الموت مین سے خو تیری
خواب واقعہ ۱۲	مذکر	اسیر	نوجوانی کا نہ پیری مین کبھی ہوش ہوا	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
خواب نیند ۱۲	مذکر	آباد	قسم مجھے انہین آنکھون کی جھپکی ہو جو پلک	شب فراق مین کس کو نصیب خواب ہوا
خواص	مذکر واحد	ظفر	ٹھہرتے ہی نہین ہین آنچ پر سوز محبت کی	رکھی ہین اس زمانے مین خواص حباب پارے کا
خواص سہیلی ۱۲	مونث	حسن	خواصین جو تھین رو رو ہٹ گئین	بہانے سے ہر کام کے ہٹ گئین
خوان	مذکر	آتش	قتل ہو تراق یار مین کس کس کا دیکھیے	تارون کی نقل سے ہی یہ خوان فلک بھرا
خورشید	مذکر	مومن	کرتے جو مجھے یاد شب وصل عدو تم	کیا صبح کہ خورشید نہ تا شام نکلتا
خوش بو	مونث	رند	ہم سوختہ دلون کے معطر ہے دماغ	خوش بو جو پھیلی ہے حقے کی دود کی
خوف	مذکر	گویا	تعلق ہو تو ہے دامنگیر سالک کا یہ ممکن ہے	نہین آپ رواں خوف سوجونکی سلاسل کا
خون لہو ۱۲	مذکر	رند	یاد کر کے لب پان خوردہ کی تیرے سرخی	خون دل آج پیا ہے کئی چلو اپنا
خون قتل ۱۲	مذکر	اسیر	حنا وہ ملتے ہین آشنا کوئی نہین کہتا	کہ خون عاشق شیدا حضور ہوتا ہے
خوناب	مذکر	مومن	یہ رنگ آمیزیان کیسی ہین کس کا دل نہین دیکھو تو	مجھے تو کچھ نظر آتا ہے یہ خوناب پنہان سا
خیال	مذکر	غالب	گرچہ معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن	دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
خیال	مذکر	صبا	پڑے ہین عشق کی کشمکش مین ہم آسمان کے	خیال ہے دھر پہ ترانے ترو ٹے کا

لفظ	جنس	ماخذ	نظیر شعر	
تیر جیسے خیر مانگنی ۱۲	مونث	آتش	اللہ رے پھڑکنا اسیران تازہ کا	صیاد خیر مانگتا ہی اپنے دام کی
باب دال مہملہ				
داد انصاف ۱۲	مونث	مومن	ہی روز جزا کے آنے مین دیر	اب کون دے داد اس ستم کی
دار سولی ۱۲	مونث	ناسخ	دل کو آس زلف چلیپا مین جو لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور نیا دار نئی
دارو دوا ۱۲	مونث	رند	خاک ملا دو غیرت منصور کی چہرے پہ دل	تجھکو دارو سے کلف کیا و قمر ملتی نہین
داستان قصہ ۱۲	مونث	اسیر	لازم ہی اجتناب معاصی سے غافلو	کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی
داغ	مذکر	رند	پھر دل مین گھر کیا ہی کسی شوخ ماہ نے	دو چار دن سے داغ جگر پھر چمک گیا
دال انلج ۱۲	مونث	اسیر	دانہ خال کا بوسہ وہ کہین دیتے ہین	کچھ کہین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین
دالان	مذکر	سحر	ہم کبھی ہنسنے کو ڈھونڈھینگے گور کی قبر کہین	آپ کبھی مین مبارک ہے دالان نیا
دام جال ۱۲	مذکر	مومن	ہان جوش طپش چھیڑ چلی جائے پر تو	چھٹ جائینگے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا
دام قیمت ۱۲	مذکر	ہاشم	گردش چشم ہی تیری تو وہ آشوب جہان	جسنے نظرون مین کئے گردش ایام کے دام
دامن	مذکر	آتش	آتش گل سے کیا ہی مری طینت کو خمیر	دامن باد بہاری مجھے بھڑکاتا ہے
دانت	مذکر	ناسخ	زہر گیسو کا بہت ہی اور تھوڑا سانپ کا	تیری کنگھی نے صنم پھر دانت توڑا سانپ کا
در دروازہ ۱۲	مذکر	آتش	وحشت دل کا تقاضا ہی نکل چلنے کا	تنگ ہون بام گنبد گردون کا نہین در ملتا
دُر موتی ۱۲	مذکر	اسیر	وہ شعر تر مین وصف در گوش مین شہ ہون	سیپی اوتارے مجھے ورد اپنے گوش کا
دراج	مذکر	اختر	ہوا پامال تیری چال پر صیاد مین کیسے پر	عبث دام بلا مین تو نے یہ دراج کھینچا ہی
دربار	مذکر	آتش	عشق کا قصہ کہینگے ہم حضور شاہ حسن	وقت شب دربار گر اپنا مقرر ہو گیا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر — شعر	
درخت	مذکر	اسیر	وہ کون ہی جسے نعم البدل نہین ملتا	درخت مین نہ رہے گل تو میوہ دار ہوا
درد	مذکر	گویا	اوسنے صندل لگایا ماتھے پر	دردِ درد تا ہوا مرے سر کا
درد مرض ۱۲	مذکر	غالب	عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا	درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا
دُرد تلچھٹ ۱۲	مذکر	آتش	کہتے ہین جسکو عطر یہ مردم گلاب کا	ای ترک دُرد ہی تری جھوٹی شراب کا
درس سبق ۱۲	مذکر	ناسخ	عبود اللہ نے اوسکو دیا ہی علم باطن پر	لیا ہر چند ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا
درم فلوس ۱۲	مذکر	آتش	نشانہ تیر تہمت کا ہی میرا اختر طالع	اوٹھا دن داغ تین آن سما سمجھے درم پایا
درمان علاج ۱۲	مذکر	مومن	درد ہی جان کے عوض ہر رگ و پی مین ساری	چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا
درماہہ	مذکر	جان	برابر گر نہین نسبت کیے درماہہ ہمارا ہی	غنیمت ہی نمک کی کنکری کا تو سہارا ہی
درنگ	مونث	اسیر	مین مرگیا وہ نہ لایا جواب خط اب تک	خدا ہی جانے کہ قاصد کو کیا درنگ لگی
دروازہ	مذکر	غالب	صبح دم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالمتاب کا منظر کھلا
دریا	مذکر	مومن	دم بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو	کہ ہر زخم بدن سے خون کا دریا نکل آیا
دست ہاتھ ۱۲	مذکر	مومن	دامن اوس کا جو ہی دراز تو ہو	دست عاشق رسا نہین ہوتا
دستار	مونث	ناسخ	سر برہنہ جو ہین یہ رند نہ بھر تاوان سے	کہہ رہا ہی گی زاہد تری دستار نئی
دستک	مونث	ظفر	متہم کرکے ظفر کو پوچھے ہی غیر دن سے وہ	کس نے میری در پہ دی دستک تو کون ہی
دستور العمل	مذکر	اسیر	کیون کسی شان کی دیوانوں کو دیکھین وقت فکر	حاکم مردہ کا دستور العمل پایا تو کیا
دشت	مذکر	مومن	جنبانِ تنگ ہجوم وحشت غرض کہ دم پہ بسری جان ہی	کہان مین جاؤن نہ جی ٹھہرتا کہین نہ دشت عدم نہ ہوتا
دشنام گالی ۱۲	مونث	ناسخ	کسی نے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی

لفظ	جنس	اسم	نظیر شعر	
دعا مناجات ۱۲	مونث	آتش	کسی طرح سے نہ ٹوٹا طلسم حسرت و یاس	در قبول سے ٹکرا کے سر دعا آلٹی
دغا فریب ۱۲	مونث	مومن	دیا علم و ہنر حسرت کسی کو	فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی
دفتر طومار ۱۲	مذکر	مومن	پڑا ہی مرنا بس اب تو ہے سمجھو جو اس نے خط پڑھ کے نامہ بر سے	کہا کہ گر یہ سچ ہے یہ حال ہوتا تو دفتر اتنا رقم نہ ہوتا
دفتر حساب وغیرہ ۱۲	مذکر	صبا	اب لطف کس حساب میں ہے خط کا دور ہی	سرکار حسن یار کا دفتر بدل گیا
دکان	مونث	ناسخ	بند ہو جائے در توبہ تو زاہد غم نہیں	ہو قیامت بند گر دیکھوں دکان خمار کی
دکھ	مذکر	مومن	کھویا مفت میں دل ہیں نے کہ دکھ ہی پایا	قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا
دل	مذکر	رند	گنجلک نہیں کھلتی جو کلیجے میں پڑی ہے	دل تجھ سے کسی طور سے دل بر نہیں ملتا
دلدل کیچڑ ۱۲	مونث	امانت	بندہ ہے کس قدر مضمون صفائے تیغ قاتل کے	زمین شعر میں دلدل ہو گئی ہو آب آہن کی
دلیل	مونث	ناسخ	شبیر کا جو لہو بنا ہے یہ شفق	ادنی سے ہے دلیل مرتبہ اعلی کی
دم جان ۱۲	مذکر	ناسخ	دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا	جھونکا نسیم کا جو چمن سے نکل گیا
دم نفس ۱۲	مذکر	اسیر	سارباں ناقہ لیلی کو نہ دوڑا اتنا	تھک کے دم قیس حزیں نے پس محمل توڑا
دم حقہ کی کشش ۱۲	مذکر	نگہت	دم میں ہے افلاک پر قدم مارا	حقہ کا کرہ کرہ اس کے دم مارا
دماغ بو داشت ۱۲	مذکر	غالب	غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو	مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا
دماغ غرور ۱۲	مذکر	رند	کیا پست فطرتوں کی رسائی ہو تم تلک	واقف ہوئے ہیں دماغ تمہارا بلند ہے
دن	مذکر	آتش	روز سیاہ ہجر میں میسر سے جلے چراغ	پروانوں کو نصیب ہوا دن وصال کا
دنیا	مونث	رند	گزرے جس دم ہم دنیا سے	ہم نے جانا دنیا گزری
دوا دارو ۱۲	مونث	رند	نصیب شب ہجر عناب لب نہیں ہوتا	میں وہ مریض ہوں جس کی دوا نہیں ہوتی

لغات	جنس	شاعر	نظیر شعر	
دوات	مونث	اسیر	میں جو صفت لف دم گریہ لکھ نہیں سکتا	شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے
دوال "انگلیا کی"	مونث	رنگین	پسر یا دونو طرف کی میں دوالین ہے	ٹوپی اوندھی ہر ایک اسکی دھر کی سلطانی
دوپہر	مونث واحد	رند	یار سے وعدہ ملاقات کا ہے بعد زوال	دوپہر آج کسی طرح نہیں ڈھلنے کی
دوجہان	مذکر واحد	آتش	نقاب اوٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہیں	قیامت آئی اکھٹا ہے دوجہان ہوتا
دود "دھواں"	مذکر	اسیر	دعوئ خوبی کس سے کرتا کہ روز بازپرس	چھپ نہ پایا قاتل یہ دود نالہ دل اوٹھا
دودھ	مذکر	اسیر	جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا	میکشو دودھ چھٹی کا تمھیں یاد آیا
دور "گردش ساغر"	مذکر	ناسخ	ہجر میں مے بجا نشہ ہوتا ہے خمار	باعث دوران سر ہے دور بے سر جام کا
دور "حکومت"	مذکر	اسیر	ای قیس عل وادی وحشت سے اوٹھا لے	تھا پیش از ین دور تر اب ہے ہمارا
دور دور "انکا"	مذکر	صبا	خوب عاشق کا پاس کرتے ہو	ہر گھڑی دور دور ہوتا ہے
دوران	مذکر	رند	بادہ گلگوں میں فیوض کا اثر ہو جائیگا	دور مے یار میں دوران سر ہو جائیگا
دوربین	مونث	اسیر	ہر طرح محروم نظارہ سے رہتے ہیں ہم	بام پر آتے ہیں تو دوربین ملتی نہیں
دولت سرا	مونث	ناسخ	بچے اے غافلو سیل حوادث سے نہیں ممکن	کرو بالفرض اگر دولت سرا تعمیر لوہے کی
دھار	مونث	رند	تیغ ابرو سے مضامین بھی کرتے ہیں تلاش	راہ چلتی ہے مجھے دھار پہ تلواروں کی
دھڑ "جسم"	مذکر	آتش	پیچھے ہٹنا کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤں	سر کٹ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
دہلیز	مونث	رند	توبہ کبھی بھول کے بھی سجدہ کیجیے	دہلیز ہو جو [illegible] حاجات آپ کی
دہن "منہ"	مذکر	مومن	نسبت عیش ہوں نزع میں گریبان سے	ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خندان ہوگا
دھن "راگ"	مونث	امانت	شرارت سے جلایا کی صفت جب میں نے گانے کی	اوتاری دفعتاً دیپک کی دھن نے ترانے کی

لفظ	جنس	نام شاعر	نظیر شعر	
دھنک مصالح۱۲	مونث	ظفر	محرم ہے حباب رواں سورج کی کرن سے اوس پہ بنت	جالی کی کرتی ہے وہ بلا گوٹے کی دھنک ٹکی
دھنواں	مذکر	اسیر	تیرے فروغ حسن نے کھویا غبار خط	روشن ہوئی چراغ تو غائب دھنواں ہوا
دھوپ	مونث	اسیر	ہمکو بھی ہوتی ہے امید زوال تپ غم	دھوپ دیوار سے چڑھ کے اوتر جاتی ہے
دھوم	مونث	اسیر	روح نے میری بھی تن کو مرے چھوڑا نہیں	دھوم ہے گلزار جنت میں مبارکباد کی
دھوون	مذکر	آتش	عمر خضر سے اوس کی زیادہ ہو زندگی	دھوون پیئے جو یار کی زلف دراز کا
دھیان	مذکر	آتش	دھیان رہنا شرط ہے اوس دلبر مغرور کا	فکر سے نزدیک ہو جاتا ہے مضمون دور کا
دیا چراغ۱۲	مذکر	بحر	دوا کی اس نے بھر جاں لیچ بیٹھے ہیں	چراغ گور ہمارا دیا ہے جگنو [illegible]
دید	مونث	ناسخ	دید قاتل دیر تک گو ہوئی ایذا مجھے	ہوں بہت ممنون [illegible] کا
دیدار	مذکر	رند	عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی	مرتے دم شکر ہے دیدار تمہارا دیکھا
دیر درنگ۱۲	مونث	مومن	مرے جنازہ پہ آنے کا ہے ارادہ تو آ	کہ دیر اوٹھانے میں کیا ہے [illegible] آنے کی
دیکھ بھال	مونث	صبا	حیف میں اون کا آئینہ نہ ہوا	خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی
دیگ	مونث	اسیر	سوزش دل میں نکلیگی بہت مرے اف	آتش پر [illegible] دیگ بلنے کی نہیں
دین	مذکر	مومن	ساتھ دل کے کھو دیا کیا دین بھی	نذر اوس بت کے کیا کیا دین بھی
دیو	مذکر	آتش	میں نے کھینچ لیا بغل میں پری وصال کو	دیو فراق کشتی میں مجھ سے پچھڑ گیا
دیوار	مونث	ناسخ	[illegible] بیٹھیں ہیں یارنی	روز سر مارنے کی اٹھتی ہے دیوانی
دیوار	مونث	اسیر	عالم فقر میں جمعیت ساماں نہ ہوئی	در اگر تھا سر ویرانے میں دیوار نہ تھی
دیوان کتاب۱۲	مذکر	ناسخ	ہر بیت میں اک شاہد معنی کی ہے تصویر	ناسخ ہے مرقع نہیں دیوان ہمارا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر / شعر	
دانو	مذکر	اختر	آپ نے سیدھا دانو ڈالا ہے	یہ تو تنہا نیا نکالا ہے

باب ڈال ہندی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر / شعر	
ڈاک	مونث	مظفر	ہرے اشکونکی ڈاک ہی چشم تر بہتیری آتی ہر	تسلی ہو نہ ہو دلکی خبر بہتیری آتی ہر
ڈانڈ	مونث	اختر	لٹو ہوتا ہو نہ تیرے حسن پہ اے شاہ سوار	ڈانڈ تیرے کی عجب ناز سے لٹکائی ہی
ڈانک	مذکر	آتش	اوڑایا پان کی تحریر نے اور اوسکے دانتونکو	نگین رنگ چمکا دمقرر ڈانک کندن کا
ڈر	مذکر	سوسن	کہ جو وہان پھر چلو تو ڈر کس کا	ہوش رکھتے ہین بے خبر کس کا
ڈکار	مونث	اسیر	ہماری بیڑیون کے غل سے ڈر گئی وحشت	ہرن کے کان ہوے نخچیر کو ڈکار آئی
ڈنک نیش ۱۲	مذکر	اسیر	تمیز اسفل و اعلی نہین رہتی ہی سوزی کو	برابر نیک و بد کے واسطے ہی ڈنک بچھو کا
ڈورا رشتہ ۱۲	مذکر	ناسخ	صوفی جو ہین نماز کرینگے بجائے رقص	ڈالینگے ڈورا سبحہ مین تار رباب کا
ڈول	مذکر	اختر	ہجر کے پاؤن ٹوٹ چکے دشت فکر مین	کچھ ڈول ڈالا آج تو ہم نے وصال کا
ڈھال	مونث	اسیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہین فروغ نصیب	وہ چاند چاند نہین ہی جو ڈھال کی ہی
ڈھب	مذکر	ظفر	ڈھب رونے کا تری بزم مین اک آن بنا	مجھ پہ یا رونے لیا پہلے ہی طوفان بنا
ڈھنگ	مذکر	ناسخ	تم چھپر کھٹ مین ہم جنازے پر	کیا نکالا ہی ڈھنگ سونے کا
ڈھئی	مونث	آتش	سائے نے دی ڈھئی جو ترے آستانے پر	در سے اوٹھا کے ہم تن بولر لے چلے
ڈھیر قبر ۱۲	مذکر	وزیر	بلبل چمن مین گل کی روش بس خموش رہ	مجھ بے نوا فقیر کا یہان ڈھیر ہو گیا
ڈھیر تودہ ۱۲	مذکر	اسیر	بعد مردن بھی نہ جائیگی کبھی سرگشتگی	چاک کی صورت پھرے گا ڈھیر میری خاک کا

باب ذال معجمہ

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
ذات قوم ۱۲	مونث	رند	چار دن زیست کے جو چاہے سو کہہ اے رند	پیش از بن خاک کے پتلے کی کوئی ذات نہ تھی
ذات منصب ۱۲	مونث	رند	کیا تکلف تھا بھلا قیس مین مجھ مین جنون شین	عاشقی جیسے مین اوس کے تھی کچھ ذات نہ تھی
ذقن زنخدان ۱۲	مذکر	وزیر	صفائی کے سبب عکس ہے پستان کا اس پر	خطا سے یہ سبز نہین ہے ذقن سرخ ترا
ذکر تذکرہ ۱۲	مذکر	مومن	کس کو دیتے تھے گالیان لاکھون	کس کا تھا شب ذکر خیر صاحب
ذو الفقار	مونث	اسیر	ذقن کے بدلے پڑا ہاتھ اوس کے ابرو پر	بجا ہے سیب کے گر ہاتھ ذوالفقار آئی

باب رای مہملہ

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
رات	مونث	ناسخ	نور مہتاب ہے دھوئین کے مثال	ہاے کیا آج رات کالی ہے
راز	مذکر	آباد	باتین کرنے مین تمھین نیند چلی آتی ہے	راز آنکھون سے کھلا رات کی بیداری کا
راس	مونث	نسیم	کنیا تھی غرض کہ راس اوس کی	پوری ہوئی وہ آس [illegible] کی
راغ جنگل ۱۲	مذکر	صبا	اے جنون تیرے واسطے سب ہین	باغ کس کا ہے راغ کس کا ہے
راگ	مذکر	اختر	بہت گاتے ہین غیر وہ دن کیسو دملار ہوتے ہین	سناتے ہین مجھے لے وقت کیسے وہ راگ توری کا
رال لعاب دہن ۱۲	مونث	رند	کس قدر تجھ کو حسین پیدا کیا اللہ نے	او پری تجھ پر نہ کیونکر رال ٹپکے حور کی
ران	مونث	اختر	جھک گیا دل تو زیادہ کہین شرما مین نہ آپ	آپ نے ران عبث زانو پہ سرکائی ہے
راہ راستہ ۱۲	مونث	رند	زندگی کے کس لیے صدمے اوٹھاتی ہے عشق	راہ کیا جانے کی جانان تو حسد گر ملتی نہین
راہ سلسلہ ۱۲	مونث	رند	پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہریگا طریق	راہ تو نکلے کہین آپ سے شناسائی کی
راہ انتظار ۱۲	مونث	امانت	منہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو	بازار مین ہم دیکھتے ہین راہ تمھاری
رایت علم ۱۲	مذکر	ناسخ	ہو مبارک تا صدی سال چتر سلطنت	سایہ افگن ہو صدا رایت علم بردار کا

لفظ	جنس	شعرا	نظیر — شعر	
رُت بہار ۱۲	مونث	صبا	جھولا جھلوئینگے لیجا کے چمن مین تجھ کو	رت کہین آئے تو اے حور لقا ساون کی
رحم	مذکر	مومن	غصے کے بدلے رحم نہ کھایا	کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
رُخ جیسے مکان ۱۲	مذکر	ظفر	جدھر سے ہو کے تھے نظارہ ہے یار ظفر	وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا
رُخ چہرہ ۱۲	مذکر	ظفر	جام مے مین رخ ساقی جو نظر آہی گیا	گھر مین خورشید کے گویا کہ قمر آہی گیا
رخت لباس ۱۲	مذکر	ناسخ	پہنا دیا ہے خلعت زر اوسکے نور نے	رخت سیاہ دور شب تار نے کیا
رخسار	مذکر	غالب	پوچھ مت رسوائی انداز استغناے حسن	دست مرہون حنا رخسار رہن غازہ تھا
رخش	مذکر	رند	پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا	آنکھون کو انتظار رہا اوس غبار کا
ردا چادر ۱۲	مونث	آتش	شب فراق مین مین نے جو منہ لپیٹا ہے	خیال وصل مین پہرون نہین ردا اوٹھی
ردیف	مونث	ظفر	بدل کے قافیہ لکھو غزل اک اور ظفر	مگر ردیف ہو ساری یہی برابر کی
رسم طریق ۱۲	مونث	اسیر	قاتل کو وقت ذبح تماشا دکھائین کیا	ہم کو تو رسم یاد نہین اضطراب کی
رسم عادت ۱۲	مونث	ناسخ	ہے معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان	رسم کی موقوف اوس نے نامہ و پیغام کی
رسم و راہ	مونث	ظفر	ہم اون سے مانگتے بوسہ بھی نقد دل دیکر	جو لین دین کی کچھ رسم و راہ پڑ جاتی
رسن	مونث	اسیر	گیسو ہوے سپید مگر ناز رہ گیا	بل اب تلک وہی ہے رسن گو کہ جل گئی
رسید	مونث	اسیر	برسون گلی مین یار کی قاصد پڑا رہا	نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی
رشک حسد ۱۲	مذکر	سالک	کیا رشک عرشیون کی مجھے پایگاہ کا	زایر ہون آستان حبیب الٰہ کا
رضا	مونث	اسیر	جنان مین تو ہمین لیجائے یا جہنم مین	وہی رضا ہے ہماری جو ہے رضا تیری
رطل	مذکر	ظفر	ساقی ہے تشنہ آنکھون مین جو معمول سے ہلکا	نظرون مین ہے اب رطل گران [illegible] سے ہلکا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر — شعر	
رعیت	مونث واحد ۱۲	اسیر	شریک حال عالم ہی جو انسان نیک سیرت ہو	رعیت کم نہین ہی فوج سے سلطان عادل کی
رفتار	مونث	ناسخ	بولچال ایسی کسی کی بھی نہین دنیا مین	تیری گفتار نئی ہی تری رفتار نئی
رفو	مذکر	ظفر	خدا نہ دے تجھے ناخن جنون کہ ہاتھون سے	ہمیشہ چاک جگر کا رفو بگڑتا ہے
رفع	مذکر	داغ	صلح دشمن سے بھی کر لینگے ترے حال پر	جس طرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے
رقص	مذکر	آتش	موسم گل کی ہوا پلوا کے مے کرتی ہے مست	رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاؤس کا
رکن	مذکر	اسیر	طاعت مین چھپا ہی کسی قد دراز کا	اعظم یہی ہی رکن ہماری نماز کا
رگ	مونث	ناسخ	کمر اے غیرت گل ہی تری نازک سی پتلی	رگ گل بھی نہین باغ جہان مین اس قدر پتلی
رم	مذکر	مومن	جوش تعلق نے اوس کو بھی دیوانہ کر دیا	پہلے تو ورنہ طبع تحمل مین رم نہ تھا
رن میدان جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی	رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی
رن جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	گلستان مین جو ترا غل بین پڑتا ہے	بلبل آپس مین یہ لڑتے ہین کہ رن پڑتا ہی
رنج	مذکر	اسیر	الٰہی مجھکو موت آئے مرے دلکو موت آئے	کہ بیماری سے بدتر رنج ہی بیمارداری کا
رنج و محن	مذکر	امانت	جیتے جی بھول گئے رنج و محن یاد آیا	رو دیا مین نے قفس مین جو چمن یاد آیا
رنگ طور ۱۲	مذکر	صبا	باغ عالم مین جدا ہونکا یہی عالم ہی	اے صبا اور ہی کچھ رنگ چمن کا ہوگا
رنگ لون ۱۲	مذکر	ناسخ	جو سرخی آتی ہی عکس شفق سے بھی مرے سینہ پر	حسد سے رنگ آتا ہی بدل چرخ گردان کا
رنگت	مونث	داغ	شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہین جاتی	سو شوب پڑین تو بھی رنگت نہین جاتی
رنگ ڈھنگ	مذکر	ظفر	گر نہ پہلے رنگ ڈھنگ اس غنچہ لب کا دیکھ لین	کیون نہ پھر دل مین تامل اپنے ڈھب کا دیکھ لین
رو	مونث	ظفر	لاکھ تم منع کرو جب کہ بھر آئیگا یہ دل	تھامے آنسوؤن کی چشم مین رو ہی کی

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
رو رخ ۱۲	مذکر	آتش	حسن سے قدرت خدا کی رو نظر آیا مجھے	ریش پیغمبر ترا گیسو نظر آیا مجھے
رواج	مذکر	آشفتہ	حکم رانی ہی حسن کی اے عشق	سکۂ داغ کا رواج ہوا
روپ طور ۱۲	مذکر	ناسخ	صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا
روح جان ۱۲	مونث	وزیر	بعد از فنا جو قبر پہ آئے وہ اے وزیر	پہونچانے اون کو روح میری دور تک گئی
روح ست ۱۲	مونث	داغ	ہمارا درد دیکھا جائے کس سے	ہمیشہ روح کھنچتی ہے دوا کی
رود ندی ۱۲	مذکر	میر	کیا رود اوکسین ہم اپنی گریہ زار محبت مین	رونا سا کوئی رود ہین آنکھون سے ایک بہا
روداد	مونث	ظفر	منہ دیکھی ہے جو آئینہ حیرت سے تمھارا	ہم جس سے ظفر کہتے ہین روداد تمھاری
روز روز سیاہ ۱۲	مذکر	ظفر	بوسہ روز آپ نے ٹھہرایا تو دو روز کا روز	کیون مکر جاتے ہو تم اہل تعشق دل سوز کا روز
روز دن ۱۲	مذکر	آتش	حسن جمال سے ہی زمانے مین روشنی	شب ماہتاب کی ہے تو روز آفتاب کا
روزن	مذکر	مومن	زخم نہ بھی مرہم زخم کہن ہے چارہ گر	بند تیر یار سے سینے کا روزن ہو گیا
روغن تصویر کا ۱۲	مذکر	اسیر	ہو چکا تھا گل چراغ زندگانی ہجر مین	کام روغن آگیا لیکن تری تصویر کا
روغن ڈھال کا ۱۲	مذکر	گویا	تیرے عکس رخ سے ہے خوشبو سپر کے پھول مین	روغن گل بن گیا ہے صاف روغن ڈھال کا
روغن تیل ۱۲	مذکر	وزیر	نظر میں سے گر بیمار اون کے ہو گئین آنکھین	تصدق کے لئے بھیجوا اون روغن آنکھ کے تل کا
روگ مرض ۱۲	مذکر	آتش	وعدہ خلاف یار سے کچھیو پیام صبر	آنکھون کو روگ ہو گیا ہے انتظار کا
رومال	مذکر	صبا	دولت فقر ہو اے منعم اور کملی ہو	فخر کیا ہے جو دوشالہ ہوا رومال ہوا
رونق	مونث	مومن	وہ کوچہ ہے اشک خون سے گلزار	رونق ہے یہ ساری اپنے دم کی
رویان رونگٹا ۱۲	مذکر	اسیر	بیر پانی کے اگر خاک چھپے بدلے سے	ایک رویان نہ ہو میلا مری یارانی کا

الفاظ	[illegible]	اسما	نظیر شعر	
ریاض	مذکر	اسیر	جبتک ہی راست قامت شمشاد آخدا	پہولے ریاض حسن مرے سرو ناز کا
ریش داڑہی ۱۲	مونث	ظفر	یہ عمر ہم نے بسر سب شراب مین کی ہی	سفید ریش نہین آفتاب مین کیا ہی
ریگ	مونث	اسیر	جگہ کشتی یہ ہی پار تک کس شیرین ادایان کی	جو شربت آب دریا ہی تو شکر ریگ ساحل کی
باب زای معجمہ				
زاغ کوا ۱۲	مذکر	ظفر	کرے جو خال صنم سے ہمارے ہم چشمی	تو بن ہی جیا مقرر وہ زاغ پتھر کا
زاغ کمان کا ۱۱	مذکر	صبا	خال ابروے یار کا کتنا خطرہ کے پاس ہے	خوف زخم تیر کا زاغ کمان رکھتا نہین
زانو	مذکر	رند	مشغلہ تمہارا یہ شب ہجر مین سر روا اپنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زبان جیبہ ۱۲	مونث	مومن	نہ انتظار مین یہان آنکہ ایک آن لگی	تہ ہا ہاے مین تالو سے شب زبان لگی
زخم	مذکر	وزیر	ہونہ وہ بیکس کہ مر لاشے پہ ہمدردی کیا کرے	زخم تن بہی مرے حال پہ گریان ہوگا
زر مبلغ ۱۲	مذکر	صبا	خاک حاصل ہی اس سے مردون کو	زر جو صرف قبور ہوتا ہے
زر سونا ۱۲	مذکر	مصحفی	کندن سے رنگ کو ترے پونہچا ہی کب میان	جیتا مین گرچہ ہی زر خورشید دو تہ چڑھا
زرہ	مونث	اسیر	ڈر گیا اس جسم تیغ ابروی تمدار سے	آئینہ پہنے ہی جو ہر سے زرہ فولاد کی
زعفران	مونث	آتش	زردی نے میری رنگ کی مجھکو رولا دیا	ہنسوا ہے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی
زک	مونث	نصیر	چمن مین دوس کی کمرنے یہ کل لچک کھائی	کہ شاخ گل نے سر ہر ہر سے زک پائی
زکام	مذکر	اختر	جو درد سر ترا صندل سے کم ہوا جانان	تو سوسہری سے افزون مرا زکام ہوا
زگال کوئلہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہوا ہون خال رخ یار دیکھ کر حیران	سیاہ آگ مین کیون کہ زگال رہتا ہے
زلف	مونث	آتش	آئینے نے رخ انور پہ اجارہ باندھا	شانے کے حصے مین زلف پریشان آئی

لفظ	اجناس	سند	نظیر شعر	
زمرد	مذکر	آتش	رشک سے تار زمرد خاک مین ملجائیگا	سبزے پر اوس گوش کے فیروزہ ہرا کھائیگا
زمین ترتیب شعر ۱۲	مونث	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہے کسی نے گھر	ہم نے زمین شعر جہان مین خرید کی
زمین	مونث	مومن	جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اوڑائے	کہ ایک جوش ہی مین زمین ہو چکی
زنار	مذکر	وزیر	کافر ہوا ہون پی کے مے عشق بت وزیر	زنار مجھ کو چاہیے مے موج شراب کا
زنار	مونث	وزیر	اوس بت بے دین پہ ہم دیندار بھی نے لگر	برہمن زنار پہنا دے کفن کے تار کی
زنجیر	مونث	ناسخ	ناسخ ضعیف بھاری ہے زنجیر آہنی	کافی ہے اوس کی قید کو زنجیر یار کی
زندان	مذکر	ناسخ	ایسے لاغر جو نہ ہوتے تو سماتے کیون کر	تنگ ہے خانۂ زنجیر سے زندان اپنا
زنگ جرم ۱۲	مذکر	ناسخ	کدورت اپنے چہرون کی نظر آتی ہے لوگونکو	تماشا ہے کہ الٹے آئینے مین زنگ ٹھہرایا
زنگ جرس ۱۲	مذکر	ناسخ	مری لیلی کو یہان اگر لائے	باندھون ناقے مین زنگ سونے کا
زور قوت ۱۲	مذکر	آتش	زندہ اون آنکھون کے کشتے کو نہ دے کب سکے	اوسن پر زور چل سکتا نہین اعجاز کا
زہر	مذکر	داغ	مین مرگیا جو دولت جان بخش مل گیا	یارب قلم مسیح مین کیا زہر مل گیا
زہراب	مذکر	ظفر	تیرے بھیگے ہوئے گیسو سے یہ بوندین نہین ٹپکتین	وہان ہے مار زہراب چکان ٹپکتا ہے
زہرہ ستارہ ۱۲	مونث	صبا	دم رقص اوس نے جو کی زلف وا	تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی
زیان	مذکر	مومن	دیت مین روز جزا لے رہینگے قاتل کو	ہمارا جان کے جانے مین بھی زیان نہ ہوا
زیب	مونث	اسیر	تجھ سی اے رشک چمن زیب چمن بڑھتی ہے	سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن بڑھتی ہے
زیست	مونث	مومن	تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہے	نام مرنے سے لذت آتی ہے
زین کاٹھی ۱۲	مذکر	آتش	دم بھی اس مہمان سرا دہر مین لینے نہ پائے	آتے ہی یہان توسن روان پر زین ہوا

لفظ	تذکیر	سند	نظیر شعر	
زیور	مذکر	اسیر	درگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک	زیور بنا کے لائے زر آفتاب کا

باب سین مہملہ

لفظ	تذکیر	سند	نظیر شعر	
ساتھ رفاقت"	مذکر	اسیر	یا اللہ کس لڑائی مین ندآئے کام احمد کے	حقیقت مین دُہا ساتھ دیتا ہی بہادر کا
ساتھ رفیق"	مذکر	ناسخ	تو بھی غضب ہے تفرقہ نداداے جان	دم بھر میں چھٹ جاتے ہین سو برس کے ساتھ
ساتھ کبوتر [illegible]	مذکر	برق	اسی رُت سے ہم ہردم جو خط شوق بھیجینگے	اوڑیگا ساتھ دروازہ پر اوس گل کے کبوتر کا
ساز سامان"	مذکر	نسیم	مرسوم تھے جس طرح کے انداز	شادی کا تھی خوشی کیا ساز
ساز باجہ"	مذکر	سحر	فرقت مین مغنی نے چھیڑا دل نالان کو	نا ساز ہوا ہم کو محفل مین جو ساز آیا
ساعد	مذکر	سالک	صبح واعظ نے بیان کی روشنی شمع طور	خواب مین دیکھا تھا شب کو مین نے ساعد یار کا
ساغر پیالہ"	مذکر	ناسخ	نشہ عرفان نہین یکسب ولا ہی فیض قال	تا تہ ہو لبریز ساغر بے صدا ہوتا نہین
ساغر	مذکر	ناسخ	لبریز اوس کے ہاتھ مین ساغر شراب کا	بنتا ہی عکس رخ سے کٹورا گلاب کا
سال برس"	مذکر	ناسخ	دشت سے کب وطن کو پونہچو نگا	کہ چھٹا اب تو سال آپونہچا
سالگرہ	مونث	دبیر	تیر سے زخمی یہ ہوگا تری مان روئیگی	اس کی دنیا مین یہی سالگرہ ہوئیگی
سامان	مذکر	مومن	کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام	سر ہو مگر غرور کا سامان نہین رہا
سان سنگ صیقل"	مونث	ناسخ	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے	تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی
سانپ	مذکر	ناسخ	عشق گیسو مین یہ عالم ہی دل بے تاب کا	نالہ پیچان جو ہی اک سانپ ہی سیماب کا
سانس دم"	مونث	ذوق	کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد	سینے مین ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
سانس	مونث	ظفر	ہمیشہ چپ رہی ہم کبھی جو ٹھنڈی سی سانس	بھری بھی ہم نے تو ہو کر تنگ جان سے بھری

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
سانگ	مذکر	مصحفی	بہروپ ہے یہ جہان کہ جس مین	ہر روز بنے ہے یک نیا سانگ
ساون	مذکر	ظفر	کیا ہی باندھی ہے تری چشم نے اشکون کی جھڑی	کبھی ایسا نہ برستے ہوئے ساون دیکھا
سبب باعث	مذکر	مومن	محمد کے سایہ نہین کیا سبب	کہا اوس نے مت پوچھ اوس کا سبب
سبحہ تسبیح	مونث	ناسخ	فصل گل مین اس قدر ہے میکشون کا دور دور	سبحہ زاہد نے بنائی دانہ انگور کی
سبق	مذکر	مومن	کچھ نہ سیکھو سکھا دیا دل نے	سبق اولٹا پڑھا دیا دل نے
سبو کلسیہ	مذکر	وزیر	دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے	پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا
سپر ڈھال	مونث	صبا	تیغ حسن یار کی کیا تاب لائے آفتاب	منہ پہ لینے کے لئے کس دن سپر ملتی نہین
سپہ لشکر	مونث	ظفر	ہراسان ہے دل عاشق کبھی سے فوج مژگان کی	کچھ ایسا یہ برگشتہ سپہ آتی سیدھی ہے
سپہر	مذکر	اسیر	سپہر کہنہ جو دیکھا ہے مہ پارہ خالون کا	یہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہے بھالون کا
ستار	مذکر	رند	چھیڑ در پردہ جان عاشق سے	اوس پری کا ستار کرتا ہے
ستم ظلم	مذکر	سحر	جب اکبر مغموم کا دم ٹوٹتا ہے	سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹا ہے
ستم	مذکر	اسیر	سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخ پیر کا	ٹوٹ جاتا ہے لڑائی مین ستم شمشیر کا
ستون	مذکر	ظفر	گرنے سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے	دیکھو تو کیا ستون تہ سقف کہن لگا
ستھراؤ	مذکر	ظفر	انداز جدھر سے وہ قدم پاؤن دھر گیا	کوسون ادھر دلون ہی کا ستھراؤ پڑ گیا
سجاوٹ	مونث	رنگین	ہے گفتار جدی سب سے نرالی نک سک	دانت تصویر ہین مسی کی سجاوٹ خاصی
سج	مونث	جرات	ابر مین چتر سی کھیرہین بال اوبھر ہونٹ	سج دیکھو کیا ہے ادھوان دھار نکالی
سج دھج	مونث	ظفر	کشتہ جا ابھی ہے وہ غیرت چمن مین	سج دھج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمہاری

لفظ	تذکیر	سند	نظیر شعر	
سجدہ گاہ	مونث	وزیر	نہین اوٹھتا ہی سر سجدے سے میرا	مگر یہ سجدہ گاہ اوس خاک پا کی
سحاب ابر ۱۲	مذکر	صبا	نہ برشکال مین جب تک شراب پلوائی	بلا کی طرح سے سر پر مرے سحاب رہا
سِحر جادو ۱۲	مذکر	نسیم	یون اوٹھا گو سنا زرا یک ہی افسون مین دم	سامری نے سحر سیکھا ہی تری تقریر کا
سَحر صبح ۱۲	مونث	صبا	امید یت کسی ہی فراق جانان مین	نہو اگر شب غم کی سحر نہین ہوتی
سخن	مذکر	نسیم	یکس ہی مضمون نازک مین تو کامل اے نسیم	شہرہ آفاق تیرا ابھی سخن ہو جائیگا
سُدھ	مونث	ناسخ	تمہاری نرگس میگون سے زمانہ بدمست	سدھ کسی نہ کوکب خانہ خمار کی تھی
سر	مذکر	گویا	صندلی رنگ پہ مین مر ہی گیا	درد سر کس کا بیان سر ہی گیا
سرا	مونث	اسیر	دل سوزان مین ہمارے نہ قدم رکھ اے غم	کوچ کر جلد مسافر یہ سرا جلتی ہی
سراغ	مذکر	ناسخ	کس کی ہم جستجو مین نکلے تھے	نہین پاتے کہین سراغ اپنا
سرانجام	مذکر	مومن	کیا کیا سرانجام اسباب سور	کہ صرف چراغان ہوئی چشم حور
سُرت سجدہ ۱۲	مونث	رنگین	گانا تو نہین آتا بہلاتی ہون جی اپنا	ہو لیوے تہ مین وا ہی سُرت نہ کچھ سر کی
سرپٹ	مونث	جلال	جسے کی لگا کی کھیل مین نیزہ اوسے مارا	سر وہی نکلی جب ہاتھ مین قاتل کے سرپٹ لی
سرحد	مونث	اسیر	عبرت نے کہا بنی جو تربت	سرحد ہی یہ ملک آرزو کی
سرچوٹ	مونث	ناظم	رگ جان رہتی ہی مشتاق اسی خنجر کی	شیشہ دل کو ہی سرچوٹ اسی پتھر کی
سرخاب	مذکر	اختر	گجر جو بجتے ہین صحبت مین دل دھڑکتا ہے	جب آئی شام کی نوبت وہین اٹھا سرخاب
سرسام مرض ۱۲	مذکر	وزیر	ہوا نہ پاتے فراق سے بکنے لگا رقیب	نکلا مرا بخار اوسے سرسام ہو گیا
سرسون اناج ۱۲	مونث	ذوق	کیا ساغر زرین کو کیا جلد مہیا	ساقی نے تو سرسون ہتیلی پہ جمائی

لفظ	جنس	استاد	نظیر / شعر	
سرشک	مذکر	نسیم دہلوی	اوٹھے شعلے درو سینہ سے تعظیم فرقت میں	سرشک دیدۂ استقبال کو تا آستین آیا
سرکار	مونث	ناسخ	خوش ہو تم کو اگر قدر ریا کاروں کی نہیں	ڈھونڈھ لینگے اجی ہم بھی کوئی سرکار نئی
سرکنگبین	مونث	ظفر	میری دوا تو شربت دیدار یار ہے	نسخے میں کیوں طبیب نے سرکنگبین لکھی
سرگذشت	مونث	مومن	کہا جو میں نے کہ مت پوچھو سرگذشت مری	جب آپ جانے کو ہوتی ہے کیسی اس کی لگی
سرنگ	مونث	اسیر	سینہ ہے غم سے مرا تھر قبر تنگ لگی	کہ باغ خلد میں اس جا ہے سرنگ لگی
سرو	مذکر	مومن	دل میں اتنا تو سمایا ہے کہ جل جاتا ہوں	سرو خوبی جو انگشت نما ہوتا ہے
سرو چراغان	مذکر	آتش	کیا بیاں عالم زوال حسن خوباں کا کروں	روشنی جاتی رہی سرو چراغاں رہ گیا
سرور خوشی۱۲	مذکر	مومن	ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کردے چرخ	مرا سرور ہے گل خندۂ شرر کا سا
سرور نشا۱۲	مذکر	داغ	عدو کو دیکھ کے آنکھوں میں اپنے خون اترا	وہ سمجھے بادہ گلرنگ کا سرور آیا
سروسامان	مذکر	خبر	ہم نے رزق کا بھلا کب سے وساماں باندھا	تم نے بھی دیدہ و دانستہ یہ طوفان باندھا
سڑک راستہ۱۲	مونث	ظفر	زلف کے کوچے سے بہتر ہے دلا مانگ کی راہ	اوس میں خم ہے یہ اک سیدھی سڑک جاتی ہے
سزا	مونث	مومن	قتل دشمن کا ہے ارادہ اوسے	یہ سزا اپنی جان نثاری کی
سطح	مذکر	وزیر	پرتو رخ سے کے چاندنی ہے سطح آب کا	ہر رشک ماہتاب ستارہ حباب کا
سفر	مذکر	آتش	جو ساتھ چلنا ہے آتش تو باندھئے کمر اپنی	سفر زیارت کعبے کو ہے ضرور ہمارا
سقف چھت۱۲	مونث	ناسخ	اثر درکار ہے تو جا پہنچ عرش معلی تک	نہیں سقف فلک تک نالۂ شبگیر لوہے کی
سگ کتا۱۲	مذکر	آتش	اسے ہما سنہ نہ لگا نا تو مری ہڈی کو	سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہے
سل پتھر۱۲	مونث	اسیر	گئے یہ وار تھکے دست و بازوئے قاتل	تلی نہ سل مرے سینے سے سخت جانی کی

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
سل مرض ۱۲	مونث	رند	یہ ہین تینون بیماریان جان گسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی
سلاخ	مونث	ظفر	بھری ہے آہ کی خون دل جگر مین سلاخ	کہ لال کی ہے کوئی آتش سقر مین سلاخ
سلاسل	مونث	اسیر	بڑھ آئی ہے ادھر کا کل لیلی شاید	پا سے مجنون مین سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی
سلام	مذکر	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاحضرت کا
سلک لڑی ۱۲	مذکر	ناسخ	خجلت دندان جانان کہہ گئے آب آب	سلک گوہر اپنے مژگان کی طرح تر ہو گیا
سلک لڑی ۱۲	مونث	صبا	اونکی تسبیح جو یاد آتی ہے تو کہتے ہین ہم	کیا ہوا ہے وہ سلک گہر ملتی نہین
سم زہر ۱۲	مذکر	آتش	دنیا مین نیک سے ہے تر زن بد کا امتیاز	کیا کیا گران نہ شہد قیمت مین سم ہوا
سم جانور کا ۱۲	مذکر	اختر	آہو جبین نہ ہوا آنکھون سے تیری سوا	جو کود ہی زمین میں بھولین گر سم توسن بجا
سمان عالم ۱۲	مذکر	ناسخ	صد لیتی سینہ کوبی مین ہے سیاہ گرون کی	سمان ہے دف نی مین جیسے آواز جلاجل کا
سمجھ	مونث	ظفر	وہ اوسی کا ہے کو سمجھے ہماری ہی بات	جو اوسی کی سمجھ ہے نہ اپنی طرح
سمرن	مونث	رند	نہ دلا یاد تسلسل اشک	سمرن یار کی کلائی کی
سمند اسپ ۱۲	مذکر	وزیر	زبان شمع سے نکلے صدائے بسم اللہ	چراغ پا جو کبھی شب ترا سمند ہوا
سمندر بحر ۱۲	مذکر	ظفر	جو وہ جوش گریہ دیدہ تر جوش کہا تا ہے	تو یہ ہے جوش گویا اک سمندر جوش کھاتا ہے
سمندر کرم آتش ۱۲	مذکر	ناسخ	آتش ہے بار سینہ سوزان مین محبت دل	آتش کدہ مین ہے یہ سمندر بہرے
سن عمر ۱۲	مذکر	اسیر	او لکھ کر کے تمھارے کون جیا سو خامد	آپ کل بارہ برس کے سن دیا دہ حور کا
سنان	مونث	رند	کون دل کا دشمن لاکھ ترے مژگان	کس کے سینہ مری جا یہ سنان پار نہ تھی
سنبل	مذکر	وزیر	سنبل گلشن مین کہہ رہا ہے	یکتا ہے وہ زلف کو دوتا ہے

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
سنگ پتھر ۱۲	مذکر	رند	لرزا یہ اضطراب سے میرے مرا مزار	جو سنگ لوح اپنی جگہ سے سرک گیا
سنگار	مذکر	بحر	کھٹکا ہے آنکھوں میں مری ترا ابتک دل ابھی دیکھ اوسکا ہوا ہو	نہ دیا مجھکو پی کے مبارک اوسکو سنگار راس آیا
سنگر	مذکر	بحر	خط جو نکلا تو اوٹھی آینہ رخ سے نقاب	زنگیوں نے حبشی فوج کا سنگر توڑا
سن گن	مونث	میر	ہمارے جانے کی باتیں لبوں پر سے سوے گوش آئی	کہ اوس کو آگے کی سن گن کچھ اب بھی یان پائی
سنیچر	مذکر	معروف	غیر رہتے ہفتے کے دن آیا جو سفر سے معروف	میں نے جانا کہ بس اب مجھ پہ سنیچر آیا
سواد	مذکر	آتش	پونہچا دیا عدم شب تار فراق نے	دکھلا دیا سواد ہمارے دیار نے
سوال	مذکر	گویا	مانگوں خدا سے عشق بشیر و نذیر کا	رد کب کرے کریم سوال اک فقیر کا
سوانگ	مذکر	صبا	جاکے میلے میں وہ سہ اور دن کے ساتھ	سوانگ دیکھو گردش افلاک کے
سوت	مونث	ناسخ	رہتے ہیں عشق فن میں اشک آنکھوں سے رواں	دیکھنا پھوٹی ہے سوت اکر کہاں اس چاہ کی
سود فایدہ ۱۲	مذکر	غالب	تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیان تھا نہ سود تھا
سورج گہن	مذکر	اسیر	رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح سے	اپنے سیاہ خانے میں سورج گہن رہا
سورہ	مذکر	آتش	مرگیا سنتے ہی اس کے نالہ مرغ سحر	وصل کی شب سحر حق میں مرغ کے یسین ہوا
سوز	مذکر	آتش	فغان و آہ سے ہے سوز دل عیاں ہوتا	دلیل آگ کے جلنے کی ہے دھواں ہوتا
سوزن	مونث	آتش	فصل گل باقی ہے کرلونگا گریبان کے بھر چاک	آنے دو سوزن اگر بہر رفو آتی ہے
سوغات	مونث	آتش	اے نسیم سحری بہر اسیران قفس	تحفہ تر نکہت گل سی کوئی سوغات نہ تھی
سوفار	مذکر	ظفر	جب استخوان سے یہ سوفار تیر کا ٹھہرا	تو مرغ تیر ترا اطائر رہا ٹھہرا
سوگ	مذکر	مومن	کچھ غم نہ کریں یہ لوگ اوس کا	دو دن بھی رکھیں نہ سوگ اس کا

لفظ	تذکیر و تانیث	نام	نظیر شعر	
سوگند	مونث	اسیر	احسان نہ اوٹھیگا ناکسون کا	سوگند ہجوم بےکسی کی
سوم تیجا ۱۲	مذکر	اسیر	عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے	چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہین ہوا
سوہان	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہین زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا
سہاگ	مذکر	نکہت	غش دوانی پہ کیون دسہرا ہے	ان مین کیسا سہاگ گہرا ہے
سہو خطا ۱۲	مذکر	رعد	لکھ دیتا وصل ہجر کی جا سرنوشت مین	آتا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا
سیب میوہ ۱۲	مذکر	ناسخ	نہ کبھی گر کسی یوسف کو پہنچتا آسیب	پاس اس کے جو ترا سیب زنخدان ہوتا
سیر گلگشت ۱۲	مونث	مومن	مومن آؤ تمھین بھی دکھلا دون	سیر بتخانے مین خدائی کی
سیر	مذکر	میر	ملا ہے خاک مین کس کس طرح کے عالم یہان	نکل کے شہر سے تک سیر کر مزارون کی
سیل سیلاب ۱۲	مذکر	ناسخ	مے خواری کرے جس دم وہ محبوب خدا	سیل مے ہو کیون نہ جام نمانہ خمار کا
سیل سیلاب ۱۲	مونث	سالک	کہتے تو کتا مین وہ تھین حاتم پہ کیا کہون	ایک سیل بہ گئی عرق انفعال کی
سیلاب	مذکر	ناسخ	سرے اشکونکا فلک تک موج زن سیلاب تھا	ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا
سیماب	مذکر	ناسخ	رات ایسا انتظار یار مین بے تاب تھا	بستر گل پر نہ تھا مین آگ پر سیماب تھا
سیمرغ	مذکر	اسیر	اوڑتے ہین ترے ناوک مژگان سے یہ طائر	سیمرغ تلک قاف سے باہر نہین آتا
سیندور	مذکر	ذوق	کیون نہین بولتے سحر کے طیور	کیا شفق نے کھلا دیا سیندور
سیک	مونث	اسیر	ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالے	کاڑھتی چھنتی بھنگ کی سیک اوسے گھٹن سی ہے

باب شین معجمہ

لفظ	تذکیر و تانیث	نام	نظیر شعر	
شاخ غلطی ۱۲	مونث	وزیر	تر ہے سرمے کے دنبالے پہ چشم ناز کم ڈالی ہر	تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اس نے نکالی ہے

لغات	جنس	شاعر	نظیر شعر	
شاخ ڈالی۱۲	مونث	رند	گوشہی کی گلشن ہستی مین چلتی ہے ہوا	اس چمن مین جھک کے شاخ بار ور ملتی نہین
شاخ سینگ۱۲	مونث	صبا	آنکھون نے تیری قتل مژہ سے کیا مجھے	خنجر سے بھی ہے تیز سوا اون کی شاخ
شاخ امرزاید۱۲	مونث	داغ	عریانی نے کفن کرنا تھا زیر زمین مجھے	یہ اور دوستون نے لگا دی کفن کی شاخ
شام شب۱۲	مونث	آتش	خط کا آغاز ہوا اُس رخ نورانی پر	چل بسی صبح وطن شام غریبان آئی
شان عظمت۱۲	مونث	مومن	ہنسو نہ تم تو مرے حال پر ہین ہو وہ ذلیل	کہ جس کی ذلت خواری سے تم کو شان لگی
شان آن۱۲	مونث	شیفتہ	ستم صفا چہرہ غضب شان پائی	تجھے پا کے آئینہ کیا جان پائی
شاہ باز	مذکر	آتش	تونے لفونکو الجھ پڑنے سے منڈوایا جو یاں	شاہ باز حسن بے بازو نظر آیا مجھے
شاہین باشہ ترازو۱۲	مذکر	صبا	وہ رو خلائق تجھے ہم اعمال جو تولے	اوڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا
شب	مونث	مومن	ملا اوس سیہ روز کو بزم مین	شب عیش اے مہ جبین ہو چکی
شباہت	مونث	مصحفی	آنے سے خط کے اور ہی کچھ رنگ ہو گیا	وہ شکل اُس کی اور وہ شباہت کہان رہی
شبخون	مذکر	مومن	جا او دل پر لشکر آرائی تھی جوش یاس کی	مفت اِس یکسو مین شبخون تمنا ہو گیا
شب دیز	مذکر	ناسخ	گھوڑے نالون نے لگاتا ہون قدم اوٹھتا نہین	کیا ہی شب دیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا
شبنم پارچہ۱۲	مونث	امانت	ٹھنڈھی سانسین بھی جو اطلس پہ نگہ جاتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبنم اوس۱۲	مونث	رند	روئے رنگین عرق فشان ہے	شبنم گل سے ٹپک رہی ہے
شبیہ شکل۱۲	مذکر	ناسخ	شکل اوسکی ایسی ہے دلچسپ پڑ جا عکس	تا قیامت آئینے مین شبیہ ہو تصویر کا
شبیہ شباہت۱۲	مونث	رند	چاند سورج کو تمھارے شکل سے نسبت ہی کیا	کچھ شبیہ او غیرت شمس و قمر ملتی نہین
شجر	مذکر	امانت	دل ہوا سرو گلستان کے نظارے سے نہال	شجر قامت دلدار مجھے یاد آیا

لفظ	جنس	سند	نظیر — شعر	
شر	مذکر	گویا	مین سوا کون کرے گا وہان شور	آپ کے کوچے سے اب شر ہی گیا
شر	مونث	صابر (دہلوی)	نہ تھا اون سے صابر لڑائی کا دھیان	فقط باتون باتون مین شر ہو گئی
شراب	مونث	رند	نہ چھینیگی مجھ سے کیونکر ہے ہی میرا خمیر	مجھ کو گھٹی مین پلائی ہے شراب انگور کی
شرار (چنگاری)	مذکر	ناسخ	کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجھ کو	ادہر نہ آتش مے کا کوئی شرار آیا
شربت	مذکر	آتش	بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیا ہے مین نے	حلق سے اوترے جب شربت عناب اوترا
شرح	مونث	آتش	لب جان بخش کے قریب وہ خط	شرح ہے متن زندگانی کی
شرر	مذکر	وزیر	سخت جانی سے جھڑین چنگاریان ہنگام ذبح	سنگ دل آہن دل گوبید شرر ہونے لگا
شرط	مونث	اسیر	کب ہے فن مین لگی ہے شرط استعداد کی	کب کھلین ہے آنکھین مادر زاد کی
شرم (حیا)	مونث	غالب	کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب	شرم تم کو مگر نہین آتی
شست (نشانہ)	مونث	مصحفی	دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہون	اوس کماندار نے کیا شست ادہر باندھی ہے
شست وشو	مونث	صبا	تن کو کیا دھوتا ہے دل کو پاک کر	اے نجس یہ شست وشو اچھی نہین
شش وپنج	مذکر	عاشق	حسن معشوقون کو عاشق کے لیے اندوہ درد	پھر شش پنج اس مین دل آپ نے کیا کیا
شطرنج	مونث	اسیر	جہان کو وضع جہان پایمال رکھتی ہے	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہے
شعر	مذکر	آباد	سراپا کھینچ گیا نقشہ قلم سے روئے جانان کا	مشابہ ہو گیا تصویر سے ہر شعر دیوان کا
شعور	مذکر	آتش	سمایا دیدۂ مشتاق مین وہ غیرت یوسف	پسند کس کو کیا واہ رے شعور ہمارا
شغل	مذکر	ولی	شغل بہتر ہے عشق بازی کا	کیا حقیقی و کیا مجازی کا
شفا (صحت)	مونث	صبا	اثر آتش سودا سے دوا جلتی ہے	تیرے بیمار کی صورت سے شفا جلتی ہے

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
شفتالو	مذکر	آتش	طفل کے مانند اوس پہ رال ٹپکتی مری	باغ عالم مین مجھے شفتالو لب بھائیگا
شفق	مونث	داغ	پھر دعا وہ دست حنائی جو اوٹھ گئے	طرفہ شفق زمین پہ یہ روز جزا کھلی
شک شبہ	مذکر	وزیر	گلے سے سرخی پان صورت مے جو نظر آئی	ہوا شک مے کشون کو گردن ساقی پہ مینا کا
شکار	مذکر	آتش	چھوا جو گیسوے عنبرین کو تو شب کیا حسن گلہا	لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار مین نے کیا ہرن کا
شکار	مذکر	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینہ مشبک مین	مین خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا
شکر	مذکر	مومن	اوس در پہ جو مین غبار ہوتا	شکر دم شعلہ بار ہوتا
شکر	مونث	ناسخ	کیا لبالب ہے ترے تنگ دہن مین شکر	دیجیو مجھ کو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی
شکل	مونث	اسیر	منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی	قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی
شکل و شمائل	مونث	اسیر	واہ کیا خوب جوانی مین نکالا جوبن	آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
شکم	مذکر	آتش	ساقی شراب سے رہے قصر فلک بھرا	شیشے کی طرح ہو مرے شکم حلق تک بھرا
شکن	مونث	اسیر	یہ شانۂ دل صد چاک نے کیا سیدھا	شکن ذرا بھی نہ آئی لف عنبرین مین ہی
شگون	مذکر	ظفر	وہ آتے کب ہین مگر ہم نے انکے آنے کا	شگون ہے کچھ آواز زاغ سے تو لیا
شلک	مونث	اسیر	مے خانے مین جو قلقل مینا کی ہے صدا	گویا یہ عید گاہ ہے شلک ہے عید کی
شمار	مذکر	اسیر	بتاؤن کیا مرے سینے مین داغ کتنے ہین	نجوم چرخ کا کس سے شمار ہوتا ہے
شمس	مذکر	آتش	یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا مین کسے	جھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا
شمشاد	مذکر	رند	سرو قد مرے کا ناچ اوسے خوب کیا	تاڑ سا قد سے لگے کیون سامنے شمشاد آیا
شمشیر	مونث	ناسخ	برش کی تیغ ابرو کی ملی تیغ مہ نو کو	کمان شمشیر چاندی کی کمان شمشیر لوہے کی

لفظ	تذکیر	نام	نظیر شعر	
شمع	مونث	اسیر	داغ اپنے دل صد چاک مین یون جلتا ہے	جس طرح شمع مزار شہدا جلتی ہے
شمیم	مونث	رند	شمیم گیسوے مشکین یار آہی گئی	تن عروس کی بو ایک بار آہی گئی
شور	مذکر	آباد	کیا اسکا عجب گر لب سوفار ہو نالان	ہے شور کمان دار کی بیداد گری کا
شور (فضیحتا)	مذکر	رنگین	دن دھاڑے جو چلی آئی تو گھر مین میرے	تو دوگانا ترے آنے سے مجھے شور پڑا
شوق	مذکر	رند	اے رند شوق جامہ دری پھر چمک گیا	پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریبان تلک گیا
شہ	مونث	درد	یہ نہ سمجھے اور ہی شاطر نے شہ دی تھی اونہین	زعم مین اپنے یہ سلاطین آپکو شہ کر گئے
شہاب	مذکر	امانت	چمن مین فوج کیا بلبلون کو بے تقصیر	قبائے گل مین بھی شوخ نے شہاب دیا
شہپر	مذکر	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن	اُٹھا بھی سکتے نہین ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	مذکر	ناسخ	تیرہ بختی موریون پر کرتی ہے نازل بلا	شہد لٹتا ہے شب تاریک مین زنبور کا
شہرت	مونث	داغ	پھر کہین چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہوچکی	ہم بھی رسوا ہوچکے انکی بھی شہرت ہوچکی
شہرگ	مونث	مصحفی	ظالم خدا کو واسطے اس مجھ سے ہاتھ اوٹھا	شہرگ رہی تو ایک کٹاری مین کٹ گئی
شی	مونث	اسیر	گل تھی بلبل کے لئے سرو تھی قمری کے لئے	کوئی شی گلشن ایجاد مین بیکار نہ تھی
شیر (باگھ)	مذکر	رند	روبہ بستہ بھی اب کہان نہین سکتی ہم سے	باندھ لاتے تھے کبھی شیر نیستان جینا
شیر	مذکر	اسیر	سنگ دربان سے جو بچتا ہو نہین اس کوچے مین	شیر کوٹھے سے اوترتا ہے پرنالے کا
شیطان	مذکر	ظفر	تو خیال زلف کو اے دل نہ بس اتنا چڑھا	وہ بلا ہوگی کہ شیطان اوس کو آچڑھا
شین (حرف)	مذکر	اسیر	کس طرح توام اڑائی مین شہ تیغ و شکست	شین ہے مفتوح بھی مکسور بھی شمشیر کا
شیون	مذکر	[illegible]	ہوگیا [illegible] شادی مرگ مین	لب تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہوگیا

لفظ	تذکیر	نام	نظیر شعر	
			باب صاد مهمله	
صاحب سلامت	مونث	ظفر	پاس گر رکھئے کسی کا پاس داری کیجئے	ورنہ رہنے دیجئے صاحب سلامت دور کی
صاد	مذکر	اختر	رشک ہی ہجر میں ہمین اتنا	وصل کا صاد با وصال رہا
صاد	مونث	نسیم	صاد آنکھون کی دیکھ کر پر کی	بینائی کے چہرہ پر نظر کی
صبا	مونث	غالب	فشار تنگی خلوت سے بنتی ہی شبنم	صبا جو غنچے کے پردے مین جا نکلتی ہی
صبح	مونث	آتش	شب برات جو زلف سیاہ یار ہوئی	جبین سے صبح مہ عید آشکار ہوئی
صبر	مذکر	جرات	مرگ شکستہ پا نہ بغیر اوس کے آئی اور	صبر گریز پا تو کبھی کا سٹک گیا
صحبت	مونث	داغ	اوسکی محفل مین سائی بھی ہی تو کیا ہوا	ہم گئے اوس وقت جب برخاست صحبت ہو چکی
صحن	مذکر	نسیم	میٹھنے دیگی نہ کونے مین بھی وحشت مجھ کو	صبح کو زیر قدم صحن بیابان ہوگا
صدا	مونث	رند	گداز آتش غم نے کیا ہے جسم کا حال	جو استخوان کو بھی توڑون صدا نہین آتی
صراط	مونث	اسیر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہیے یہان	دنیا نہین صراط ہی یوم الورود کی
صریر آواز قلم ۱۲	مونث	اسیر	اسیر جس کے خرام ناز کے مضمون مین لکھتا ہون	صریر کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہی
صف	مونث	وزیر	جنبش نگاہ کی اوسے بیمار ہی رکھ	جنبش جو دی مژہ کو تو اک صف الٹ گئی
صفا	مونث	اسیر	دیدہ دل نظر کی رخ جانان پہ اسیر	جبہ شبنم سے صفا ید بیضا دیکھی
صلح	مونث	مومن	پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی	صلح اب کے کسی طرح نہ ہوئی
صل علی	مذکر	امانت	جس نے نظارہ کیا صل علی یاد آیا	تیرے حصہ مین صنم حسن خداداد آیا
صلوات	مونث	جرات	شب کی صحبت تو جو کیا ہووے اوسکا جھٹے تکلیف سخن	جو جو ہر بات ان اودھر تھا وہ وہ ان ادھر صلوات تھی

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
صلہ	مذکر	مومن	انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب ہیں ہم	تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا
صندل	مذکر	نسیم	پریوں سے کشاں کشاں نکالا	صندل آتش کدے میں ڈالا
صندوق	مذکر	اسیر	اوٹھاتے نجد میں کس دھوم سے ہم قیس کا مردہ	اگر صندوق ملجاتا کہیں لیلیٰ کی محمل کا
صنم بت ۱۲	مذکر	ناسخ	جس نے دیکھا تجھ کو عریاں وہ یہی کہنے لگا	خوب آذر نے بنایا ہے صنم بلور کا
صنوبر	مذکر	ناسخ	محبت گلشن عالم میں ضمنیت سے لازم ہے	نہ کیوں آزاد ہے عاشق صنوبر ہو سرو کا
صورت	مونث	داغ	نہ نکلے عالم بالا تک ایسا چاند سا چہرہ	انھیں کا فرق تو نہیں ایک صورت کھینچ لی ہے
صوف پارچہ ۱۲	مذکر	اسیر	روشنائی سے رقم جب وصف گیسو ہوگیا	مشک نامے سے زیادہ صوف خوشبو ہوگیا
صوم و صلوٰۃ	مونث	اختر	جبین ہے سجدہ کی جا اور تن ہے سجادہ	خیال یار میں صوم و صلوٰۃ اپنی ہے
صہبا شراب ۱۲	مونث	آتش	خون دل آنکھوں میں اوس طرح سے بھر جاتا ہے	جام میں جیسے کہ صہبا سبو آتی ہے
صید	مذکر	مومن	ہو جو لب اونکا گرفتہ یار و شفاعت سے فائدہ	صید اجل کسی نے چھڑایا نہیں ہنوز
			باب ضاد معجمہ	
ضد	مونث	مومن	مبتلائے شب فراق ہوئے	ضد سے ہم تیرہ روزگاری کی
ضرب وار ۱۲	مونث	رند	دل جگر دونوں ہی مشتاق ہیں اوس خنجر کے	سینے پر کہاؤنگا جو ضرب دو دستی ہوگی
ضریح	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہوگئی توقیر لوہے کی
ضمانت	مونث	داغ	قرض ملجائیگی وہ شہر رمضان میں مجھ کو	حضرت شیخ جو کرینگے ضمانت میری
			باب طای مہملہ	
طاس	مذکر	ظفر	خورشید جو چھپا تو یہ آیا نشے میں شوخ	سونے کا وہ فلک نے کہا طاس کھو دیا

لغات	اجناس	اسامی	نظیر شعر	
طاق	مذکر	اسیر	دے مارا ہے سر زور سے جب ہجر میں میں نے	دیوار میں روزن نہ سہی طاق ہوا ہے
طالع	مذکر	صفدر	ظلمت ہجر گئی ماہ منور چمکا	بخت بیدار ہے ہو طالع صفدر چمکا
طاؤس جانور	مذکر	صبا	تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی	طاؤس لڑکھڑا کے گلستان میں رہ گیا
طائر	مذکر	ناسخ	اوس پہ آفت نہیں منہ سو خدا ہے جس کا	طائر قبلہ نما کا ہے کو بسمل ہوگا
طبع	مونث	وزیر	بے ہوا اوڑنے لگا مشت غبار	طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبق	مذکر	سحر	جنون میں جھوک گئی جب کبھی تو بہانکی خاک	طبق زمین کا اولٹ کر طباق میں رکھا
طرب	مونث	مومن	طالع میں نہیں طرب ذری بھی	منحوس ہے زہرہ مشتری بھی
طرح	مونث	مومن	یہ تم نے نئی طرح نکالی	معشوق ہو آپ کی نرالی
طرح	مونث	داغ	سنے جو حضرت زاہد سے وصف جنت کی	تو صاف پھر گئی آنکھوں میں اوس مکان کی طرح
طرز	مونث	اسیر	زلف کہ مانند کنگھی نے تری بیداد کی	طرز ہے شاگرد میں بھی ٹھیک ٹھیک اوستاد کی
طرف	مونث	مومن	نہ کی نے کریگا کسی کی طرف	وہ جسکی طرف حق اوس کی طرف
طعن	مذکر	ممنون	قصہ کہتا تھا کسی عہد شکن کا میں رات	وہ لگے کہنے یہ طعن آپ نے مجھ پر توڑا
طفل	مذکر	ناسخ	پیش غیر آتا نہیں باہر رواق چشم سے	طفل اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا
طلب	مونث	ناسخ	آرزو ساغر کی ہے بس ہے ساقی مجھے	کب طلب ہے جام جم کی کاسہ فغفور کی
طلسم	مذکر	آتش	مرغ چمن کے نالوں سے ہے یہ صدا بلند	قابل ہے دید کے یہ طلسم آب و رنگ
طلسمات	مذکر	سودا	پردے کو تعین کے در دل سے اوٹھا دے	کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہان کا
طناب	مونث	ظفر	کون کہتا ہے کہ یہ نکلی ہے شب کہکشان	ہے مگر کوئی طناب اس خیمہ افلاک کی

لغت	تذکیر	شاعر	شعر	
طور (طریق)	مذکر	آباد	تھا تمہ تجھ پہ ہی اے یار جفا کاری کا	سیکھے تو قدرت کوئی طور دل آزاری کا
طوطی	مذکر	وزیر	صفا بندش ایسی ہی ہر بیت آئینہ بنی	دیکھتے ہی وہ کہ گویا طوطی مضمون ہوا
طلوع	مذکر	ظفر	شکوہ عشق میں کام آئے وہ خون نالہ و آہ	کیا عالم او نے تو اوس کو طلوع کیا
طوفان	مذکر	صبا	ہو گیا عالم بالا سے بھی بالا پانی	جب کہ طوفان کرے دیدہ تر سے اوٹھا
طوق	مذکر	گویا	اوپری پیکر میں دیوانہ ہوں تیرے جمال کا	طوق ہو تیرے گلے میں حلقہ خلخال کا
طول	مذکر	نسیم	حد میں معلوم ہوتی تڑپ کے کیا کیا نظر	طول ہے زلف کا تیرے کہ داماں میں بیمار کا
طومار	مذکر	نسیم	اک کا قصہ ہے ہر سو ہی کا جھگڑا ہی	سنتے ہی وہ ایک طومار ہے دفتر کا
طے (قطع مسافت)	مذکر	وزیر	کبھی [illegible] آنکھوں میں پھرتا ہوں دیوانوں کو	کہ [illegible] ہو کام طے کرنا منازل کا

باب ظای معجمہ

لغت	تذکیر	شاعر	شعر	
ظفر	مونث	رند	شکر اندوہ کہ ترے غم میں ہے تو تنہا یہ دل	فوج غم پر [illegible] کو ظفر ملتی نہیں

باب عین مہملہ

لغت	تذکیر	شاعر	شعر	
عار (ننگ)	مونث	نسیم	تم تو کب تھے لیکن مرگ بھی آتی نہیں	آ گئی آزردگی سے ہم کو اپنے عار کی
عارض (رخ)	مذکر	وزیر	خط سے پنہاں عارض رشک قمر ہونے لگا	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا
عالم (طور)	مذکر	نسیم	دیکھو نکہ بلبلیں جھکیں فوج گریہ سے میرے	نسیم اب دامن گلچیں میں عالم ہے گلستان کا
عالم (لوگ)	مذکر	رند	حسن کی دولت ہے تجھ میں صنم شان خدا	جس طرف تو ہوگا اک عالم اودھر ہو جائے گا
عالم (تماشا)	مذکر	آباد	گریاں وہ ہیں بعد فنا بھی یہ رنگ ابر	عالم ہے دوش باد پر اپنے غبار کا
عداوت	مونث	بحر	منہ میں پانی نہ چوا و جو سکتے دیکھو	کیا انسان کھویا ہے عداوت کبھی ایسی تو نہ تھی

لغات	جنس	شاعر	نظیر شعر	
عدم	مذکر	داغ	فنا فی اللہ ہو کر پائون عمر جاودان ایسی	مسیح و خضر کی ہستی سے بہتر ہو عدم میرا
عذاب	مذکر	مومن	تا سحر جان پر عذاب رہا	ماہ کی طرح اضطراب رہا
عذار "چہرہ"	مذکر	ناسخ	یاسمین دھوپ سے ہوے گل سرخ	دیکھو آئینے مین عذار اپنا
عُرس	مذکر	صبا	راگ لاتا ہی فقیرون سے زمانہ پس مرگ	بے محل عرس وگرنہ سر مدفن کیا
عُرس	مذکر	بحر	کبھی تو عرس مین دلواتے فاتحہ احباب	کبھی تو عرس ہمارا بہار مین ہوتا
عرش	مذکر	ناسخ	کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرتضی	عرش اعظم بھی برا سائبان پیدا ہوا
عرض	مونث	ناسخ	یہ کی عرض یا اشرف انبیا	کسی کا برا در کسی کو کیا
عسل "شہد"	مذکر	آتش	مال ہو دی سے تنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہی عسل زنبور کا
عشق پیچان	مذکر	ذوق	مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا	خاک پر روئیدہ میری عشق پیچان ہی رہا
عصا	مذکر	اسیر	زور بازوی جوان ہے آسرا ہر پیر کا	دیکھ لو دست کمان مین بھی عصا ہے تیر کا
عضو	مذکر	عاشق	جلا دیا یہ شب غم نے بعد مرنے کے	کہ کوئی عضو سلامت فشار تک نہ رہا
عطا	مونث	آتش	عفو ہو جائینگے ہرچند کہ لاکھون ہین گناہ	یہ عطا ہے تری رحمت کے قرینے تھوڑی ہی
عطر	مذکر	آتش	اللہ رے ہمارا تکلف شب وصال	روغن کے بدلے عطر جلایا گلاب کا
عقاب	مذکر	ناسخ	نہ ملیگا کبھی شکار یقین	گو عقاب گمان بلند ہوا
عقرب "بچھو"	مذکر	آتش	ایذا جو ہوا خال کو گیسو سے تعجب ہے	وہ ابھی بے دندان کے نیش یہ عقرب تھا
عقل	مونث	آتش	زلفون کی طرح تا کمر یار پہنچتی	اے کاش رسا ہوتی یہ عقل بشر ایسی
عقیق	مذکر	آتش	آویزہ ترے گوش کا ہو اس امید پر	کیا کیا عقیق کان یمن سے نکل گیا

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
عکس	مذکر	نسیم	آسمان پر کچھ شفق پھولی نظر آنے لگی	عکس جا پہونچا تمہارے دامن گلزار کا
علاج	مذکر	ظفر	جب تک وہ خفا مجھ سے ہین سن لو یہ طبیبو	کچھ میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا
علم	مذکر	اسیر	عشق عباس کو تھا شاہ شہیدان سے اسیر	اس لئے تعزیہ کے ساتھ علم ہوتا ہی
عمر بمعنی سال	مونث	آتش	شب ہجران کی درازی کا گلہ کیا کیجے	خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے
عنان	مونث	ظفر	بلا سے خاک ہو برباد سارے جہان کی	سمند ناز کی اوس کے عنان پھیری نہین جاتی
عنایات	مونث واحد	رند	کیا تعجب ہی جو دو جام ملے سب سے سوا	کب کرم حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی
عنبر	مذکر	آتش	فی الحقیقت تری زلفون کی جو ہوتی خوشبو	مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا
عندلیب	مذکر	اسیر	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہی اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان رہتا نہین
عندلیب	مونث	رند	کس کی رو سے ہی گھات مین صیاد	عندلیب آج گل مین پھنستی ہی
عنقا جانور	مذکر	آتش	دہن یار کا رہتا ہی تصور اس مین	شیشہ دل مین پری بن کے ہی عنقا اوترا
عنوان	مذکر	ظفر	بھیجتے تھے خط ہمین پہلے وہ حسین عنوان سے	اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
عہد	مذکر	ناسخ	کوئی دم میری بھی بنی ہی بسان صبحدم	مثل غنچہ عہد شباب آنکھ کھلنے سے نہان ہو گیا
عیار	مذکر	غالب	سکہ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبرو ہے زر کھلا
عیب	مذکر	مومن	تجھ سے بے نام و ننگ کو کیا عیب	دل لگا کر ہمین لگایا عیب
عید	مونث	رند	زمانہ ہو گیا غمگین بلا سے تری	ترے گھر مین تو عید قاتل ہوئی
عیش	مذکر	سالک	یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خون گر ہوگا	وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا
عینک	مونث	اسیر	کیا تکلف ہی اگر سرمہ لگایا آنکھ مین	اے قناعت عینک قطع نظر ملتی نہین

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
			باب عین معجمہ	
غبار کینہ ۱۲	مذکر	وزیر	چلے ٹھکرا کے میری تربت کو	خاک سے بھی مری غبار رہا
غبار خاک ۱۲	مذکر	آباد	بے سبب گردش نہیں اس چرخ کی ہر لحظہ	کچھ غبار عاشق سرگشتہ شامل ہو گیا
غذا	مونث	آتش	غم بہت کھلوانہ مجھ گریاں کو تھی ہر بار	خوف بدہضمی کا رکھتی ہے غذا برسات کی
غرض	مونث	نسیم	گل کی وہ غرض جتائی اوس کو	رخصت کی طلب ستائی اوس کو
غزال	مذکر	آتش	رتبے کو تیرے کب پہنچے سبک کے ہیں غزال	دیوانہ ہو کے وحشت ختن سے نکل گیا
غزل	مونث	رند	رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہے اے رند	اکثر غزلیں پڑھتے ہیں آزاد ہماری
غسل	مذکر	آتش	نہیں ہم سا گنہگار اسے فلک کی زمانہ میں	ہمارے مردہ کو درکار ہے غسل آب آہن کا
غش	مذکر	آتش	حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہیں	چشم موسے سے جو دیکھیگا اوسے غش آئیگا
غضب	مذکر	آتش	کم نہیں عباسیوں سے مفسدہ پرداز غیر	توڑنے دکھلا کے آنکھ ان پر غضب چنگیز کا
غل آواز ۱۲	مذکر	مومن	مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے	قیامت آگئی کیونکر یہ غل کیسا زمین پر ہے
غل طوق ۱۲	مذکر	آباد	اوڑ گئی زنجیر ٹکڑے ہو کے سب غل ہو گیا	تیری طاقت کا بس اے دست جنوں غل ہو گیا
غلاف	مذکر	آباد	نئی تشبیہ ہے مہتاب کو ہم کہتے ہیں	ہے غلاف آپ کے گل تکیہ کا میلا اوترا
غم	مذکر	غالب	غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے	غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غور	مونث	رند	ڈال دی پیچ کلیجوں میں غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی
غول شیطان ۱۲	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اوسے	آنکھ دکھلا کے مجھے غول بیاباں رہ گیا
			باب فا	

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
فاختہ جانور ۱۲	مونث	صبا	کنار جو جو دیکھیں خواہش شراب کی ہوئی	تو سرو پیچ ہوا فاختہ کباب ہوئی
فتح	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجھ کو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہو گئی
فتح و ظفر	مونث	صبا	آدمی چاہے تو دیو آسمان کو مار لے	نفس کشی گر فتح و ظفر ملتی نہیں
فتور	مذکر	داغ	پیامبر شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے	بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا
فخر	مذکر	سید	مجھ کو رتبہ کہاں سلامی کا	فخر کافی ہے بس غلامی کا
فراغ	مذکر	ظفر	سوائے کنج قناعت ظفر بشر کے لئے	کہیں جہان میں ہرگز فراغ ہوا چھا
فرد	مونث	اسیر	محشر میں بچ رہیں جو نسیم کرم ہوئی	اڑتی پھر گئی فرد ہمارے حساب کی
فرزند	مذکر	نسیم	خالق نے دیئے تجھے چار فرزند	دانا عاقل ذکی خرد مند
فرس	مذکر	آباد	فرق آتا ہی نہیں روح رواں کی چال میں	یہ فرس محتاج ہے کس دم بھلا مہمیز کا
فرش	مذکر	آتش	مسند شاہی کی حسرت ہم فقیروں کو نہیں	فرش ہے گھر میں ہمارے چادر مہتاب کا
فرض نماز ۱۲	مذکر	آتش	گناہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد	جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا
فرض واجب ۱۲	مذکر	نگار	ترک اس کوچے میں جانا نہ ملا ہو دیگا	زاہدو فرض نہیں ہے کہ قضا ہو دیگا
فرع	مونث	اسیر	نخل ہستی ہے تری نمودار سے قدرت تیری	اصل وحدت ہے تری فرع ہے کثرت تیری
فرق	مذکر	میر	خوبی تو اس کے چہرے کی کیا پوچھے آفتاب	ہے اس میں اور اس میں تو فرق زمین آسماں کا
فرمان	مذکر	آتش	کون سے دل میں نہیں یار تری عشق کا نقش	کس قلمرو میں ترے حسن کا فرمان نہ گیا
فروغ	مذکر	ناسخ	فروغ کواکب دو چندان ہوا	ہر اک ساکن مکہ حیران ہوا
فریاد	مونث	رند	تھرا گئے اور چرخ فرشتے ترے سن کر	تا عرش جو پہنچی کبھی فریاد ہماری

لفظ	تذکیر	اسم	نظیر / شعر	
فریب	مذکر	غالب	ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے	اب فریب طغرل و سنجر کھلا
فسون	مذکر	رند	کیا ہوا آبت کا فردہ تری چشم کا سحر	کیا فسون بھول گئی نرگس جادو دنیا
فشار	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہین نجات	کس مر دے پر فشار نہ زیر زمین ہوا
فصد	مونث	اسیر	راز ہوتا ہی جو افشا مجھے ہوتا ہے ملال	خون روتا ہون لہو فصد اگر دیتی ہی
فصد	مونث	ظفر	کیا تماشا ہی رگ لیلی مین ڈوبا نشتر	فصد مجنون با جوش محبت عشق کھل گئی
فصل موسم ۱۲	مونث	آتش	ڈھونڈین اپنے لیے معشوق کوئی گرما گرم	فکر پہلو کی کرین فصل زمستان آئی
فضا بہار ۱۲	مونث	صبا	اپنی نظرون مین سب اب ہیچ ہی بے جام شراب	دیکھو کن آنکھون سے ساقی مین فضا ان ساون کی
فکر	مذکر	اسیر	قرار آہی گیا غم مین جی سنبھل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا
فکر	مونث	اسیر	فکر ہے ان کو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی
فلک	مذکر	امانت	ہو گیا حسرت پرواز مین دل سو ٹکڑے	ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا
فلک سیر	مونث	شوق	بیخودی ہی کہ بے حیائی ہے	یا فلک سیر تو نے کھائی ہے
فن	مذکر	آتش	مقصد ہے جو کہ ہوا اوس چشم سے کم ہین	فتنہ پردازی کے کتنے ہین فن ہی کس کا
فنا	مونث	ظفر	جب کوئی کہتا ہی ہستی کو کہ ہستی خوب ہے	اوس کی غفلت پر فنا اس وقت و ہستی خوب ہے
فندق	مونث	رند	کیون بھاتی ہے مرد لکو تو اد فندق یار	کیون چھپاتی مین مجھے انگشت نما کرتی ہی
فوج لشکر ۱۲	مونث	صبا	نہ جا اس بکھرول کو سمجھے لشکر غم	شکست پا گئی جو فوج قلعہ بند ہوئی
فولاد	مذکر	آتش	سختی ہے ہجر یار کے دل مین ہوا جو درد	موم ہماری آہ سے فولاد ہو گیا
فیر	مونث	ظفر	عاشق کو جو دکھائی فرنگی بچے نے توپ	پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
فیض	مذکر	شیفتہ	اوس ماہوش کو غیر سید رو نے کام کیا	ہی فیض اپنے اختر بخت نژند کا
فیلسوف	مذکر	شوق	مکر کا بانی جھوٹ کا سر تاج	سنتے تھے فیلسوف دیکھا آج

باب قاف

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
قابو	مذکر	رند	واے قسمت کیا حصہ آئینے نے روے نگار	شانے نے کرلیا اوس زلف پہ قابو اپنا
قاب	مونث	انشا	پی گئے سب ساقیا تند شراب سیب کی	جھاڑ گئے نشہ مین ہم قاب کی قاب سیب کی
قارورہ	مذکر	مصحفی	سرخی رنگ شفق سے جو ہوتا ہی عیان	آسمان گویا ہی قارورہ کسی محرور کا
قامت	مذکر	دبیر	تڑپا یا جو شہ کے ہاتھوں پہ تا مت سرک گیا	ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا
قامت	مونث	انیس	سرو شمشاد ہی قد اس طرح کا قامت ایسی	اسد اللہ کی تصویر تھی صورت ایسی
قانون	مذکر	اسیر	کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہین	زبان پہ خلق کے قانون ہی فرنگی کا
قبا	مونث	اسیر	بالیدہ تر آنے سے ایسا ہوا چمن	گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی
قبر	مونث	اسیر	ہو وہ بھی کوئی روز جو زائر کہین اسیر	لو کربلا مین قبر مظفر علی بنی
قحط	مذکر	رند	یاد آیا کے معشوقون مین بھی تعلیق القتین	قحط اپنے عہد مین وفا کا ہو گیا
قد	مذکر	رند	ہنستے ہنستے دل لگی کے واسطے نایاب جو آج	سرو کا قد اوس سہی قامت کے تماشا ہوا
قدح	مذکر	مومن	اوس نے جو دل کو منہ تہ لگایا دو نیم ہی	یہ جام جم ہوا قدح مل نہ ہو سکا
قدر عزت ۱۲	مونث	رند	لب شیرین سے ترش ہو کے ہے تلخ کلام	قدر سرکار نے کی خوب نمکخوارون کی
قدم	مذکر	صبا	عازم دشت جنون ہو مین گھر سے اوٹھا	پھر بہار آئی قدم پھر نے سر سے اوٹھا
قرار	مذکر	سودا	صد برگ جو جعفری گل اشرفی نے اب	کیسریا بانا کرکے یہ باہم کیا قرار

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
قرآن کتاب اللہ۱۲	مذکر	وزیر	ہاتھ چومینگے سبھی گبر و مسلمان میرے	ایک میں دست صنم ایک میں قرآن ہوگا
قران	مذکر	آتش	مبارک شب قدر سے بھی شب تھی	سحر تک مہ و مشتری کا قران تھا
قرص	مذکر	آباد	سرو ہو جلوہ جو دیکھے عارض پر نور کا	مہر تاباں قرص بن جائے وہیں کا نور کا
قرض	مذکر	مومن	ہم قرض پہ نقد دل اوسی دیتے ہیں مومن	جس نے نہ کبھی آج تلک لے کے دیا قرض
قرطاس	مذکر	اسیر	رنگ اوڑتا ہے مٹا اوس گل کے رخ سے چمن	سادہ رہا ہے قرطاس ماہ مصر کی تصویر کا
قسم سوگند۱۲	مونث	ناسخ	تا دار کچھ نہیں تیرے ابرو کے سامنے	یا ورنہ ہو تو کھاؤں قسم ذوالفقار کی
قسمت	مونث	داغ	میری صورت بنی تو خاک بنی	قسمت اے صورت آفرین بنتی
قصد	مذکر	اسیر	فرہاد یہ پیغام نہیں کوہ کنی کا	شیریں نے کیا قصد تری سر شکنی کا
قصر حویلی	مذکر	ناسخ	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے کیا ہے خم مجھے	قصر تن میرا بنا ہے جب سے بے محراب تھا
قضا تقدیر۱۲	مونث	صبا	عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا	زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے
قضا موت۱۲	مونث	آتش	رو رو کے مر گیا اک برق وش کی یاد میں	قسمت آتش میں لکھی تھی قضا برسات کی
قطب	مذکر	اسیر	ہر زہ گردوں کا کبھی ساتھ نہ دے گوشہ نشین	مہر و مہ لاکھ پھریں قطب کہاں پھرتا ہے
قطع	مونث	ظفر	جی میں آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیاط کا	گل سراپا دیکھتے ہی جامہ دلبر کی قطع
قفس	مذکر	رند	قفس گل اوٹھتا ہے کب مجھ سے ستم صیاد کا	توڑ ڈالونگا اگر ہوگا قفس فولاد کا
قفل	مذکر	آباد	دہن کا لینگے بوسہ تک آئینے دو گیسو کو	اندھیری رات میں توڑینگے قفل اس گنج پنہاں کا
قتل موت۱۲	مذکر	ناسخ	وصل کے ایام میں شور قلقل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی میں مرا قتل ہو گیا
قلانچ	مونث	ذوق	وحشی کو دیکھا ہم نے آہن ہو نگاہ کے	جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ

لغات	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
تملق	مذکر	روشن	بے وجہ کہان یہ ماجرا ہی	یون بھی یہ تملق کہین ہوا ہے
قلقل	مونث	امانت	ہجر مین ہم کو قلقل مینا	صورت گریہ در گلو ہو گی
قلم	مذکر	ناسخ	وصف ابرو بعد مژگان جو مین لکھنے لگا	تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہو گیا
قلم	مونث	ظفر	ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہ ہاتھ	قلم تری دم تحریر چل گئی تھی کیون
قلم	مونث	جان	باجی جینا مجھے وبال ہوا	دیکھکر ایک نائی کی قلمین
قلمتراش	مونث	رشک لکھنوی	میرے لئے تراش رہی سب سر قلم	کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش
قلمرو	مذکر	آتش	اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع	زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا
قلمرو	مونث	آتش	چند پریان بھی کرو مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی
قلیا ـ ورہ	مونث	اسیر	کہکے بسم اللہ جب اس طفل نے سبق پڑھا	ذبح گیا بسمل سے علم ختم قلیا ہو گئی
قمر	مذکر	ناسخ	قمر ہی کیا ترے آگے محاق مین آیا	کہ آفتاب بھی تو احتراق مین آیا
قنات	مونث	اسیر	نہین جو مائل سیر جہان وہ پردہ نشین	تو کیون فلک کی مشبک قنات اتنی ہی
قند	مذکر	نسیم	اب وہ مزہ نہین لب شیرین کے قند مین	چوسا ہوا ہی یہ کسی تہدست رسیدہ کا
قندیل	مونث	اسیر	ہمارے کعبہ دل مین چراغ داغ روشن تھا	نہ تھی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی
قوام	مذکر	نسیم	بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوئے ہین تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قول	مذکر	داغ	لب خشک ہو رہے ہین کف دست سرخ ہین	لو سچ کہو کہ قول رقیبون کو کیا دیا
قوم	مونث	حالی	وہ قومین جو ہین آج سرتاج سب کی	کنیزی رہنگی ہمیشہ عرب کی
قیامت	مونث	داغ	ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اکدن دکھا دینگے	قیامت اس کو کہتے ہین قیامت ایسی ہوتی ہے

لغات	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
			باب کاف عربی	
کاجل	مذکر	ناسخ	ہجر جاناں مین نہین ظلمت سے کم نور سحر	دیدہ سیارہ وثابت مین کاجل ہوگیا
کاٹ برش ۱۲	مذکر	اسیر	ہے یار چمن مین صفت گل ہون جگر چاک	شبنم مین مگر کاٹ ہے اسیر کی کنی کا
کاٹ پھانس	مونث	شوق	دیکھ کر عقل میری جاتی ہے	جب تجھے کاٹ پھانس آتی ہے
کار کام ۱۲	مذکر	نسیم	صلح کی امید پھر کل پڑگئی	سہل ہو کر کار مشکل رہ گیا
کاروان	مذکر	ناسخ	جس جگہہ ہے حسن فوراً قدردان پیدا ہوا	چاہ مین یوسف گرا تو کاروان پیدا ہوا
کاروبار	مذکر	مومن	بیکاری امید سے فرصت ہے رات دن	وہ کاروبار حسرت و حرمان نہین رہا
کاغذ	مذکر	مومن	نامہ نے رو مین جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ	کہ بنا ہم گہر صفحۂ دریا کاغذ
کافور	مذکر	ناسخ	زیست بھر سونہ مجھ کو چارۂ سودائے عشق	یار کا فور جنون جب داغ کو مرہم ہوا
کاکل زلف ۱۲	مونث	وزیر	کاکل جو اس کے شعلۂ رخ سے سرک گئی	کالی گھٹا مین صاف یہ بجلی چمک گئی
کال	مذکر	اسیر	ابر سے مژہ تر کا نہ برسا جس سال	خاک کھیتون مین اوڑی قحط پڑا کال ہوا
کالبد	مذکر	ناسخ	شگفتہ مثل گل ہر فصل گل مین داغ ہوتے ہین	بنا ہے کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا
کام حلق ۱۲	مذکر	اختر	منہ پھر گیا رقیبون کا شیرین دہانی سے	کس درجہ تلخ کام ہوا ہے نبات کا
کام کار ۱۲	مذکر	اسیر	مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہے منعمی	مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اللہ کا
کام مقصد ۱۲	مذکر	مومن	کام دل رنج و بلا کو سونپا	تم کو لو ہم نے خدا کو سونپا
کان گوش ۱۲	مذکر	مومن	بھر دئے کان اوس سراپا ناز کے	خاک منہ مین تفرقہ انداز کے
کاہ - گھاس ۱۲	مونث	آتش	وہ کوہ ہون مین پر کاہ ہے گران جس کو	وہ کاہ ہون کہ کوہ پر جو بار ہوئی

لغت	جنس	سند	نظیر شعر	
کایا	مونث	حال	عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن میں اُس کی کایا
کائنات	مونث	اسیر	مآل کار ہے دو گز زمین کفن دس گز	بڑی بساط نہین کائنات اتنی ہے
کائنات دنیا[۱۲]	مونث واحد[۱۲]	رند	رونا اگر یہی ہے تو طوفان اُٹھیگا	اشکون مین کائنات بھی بہ گئی یہی یہی
کباب	مذکر	اسیر	وہ بخیتہ کار ہون ساقی کہ کچھ مزہ نہ ملا	جلا دل اور جو لب تک کباب خام آیا
کبک	مذکر	آتش	چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال	یاد نہین مجھ آ گئی کبک اپنی کہ کھا گیا
کبوتر	مذکر	ناسخ	مرغ دل تب سے آپ کا ہے صید	جب کبوتر اوڑاتے تھے پر کا
کتاب	مونث	آتش	حجت ہی بہر مذہب عشق ایک ایک داغ	سینہ میرا کتاب ہے علم الکلام کی
کٹار	مذکر	گویا	خون بہا اوس سے مانگئے تو کہے	کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا
کدو میوہ ریحی[۱۲]	مذکر	وزیر	سما گئے مرے سینے مین مثل دل شیشے	تمہاری محتسبو ہاتھ کیا کدو آیا
کر	مونث	مصحفی	لگا لیا روز تم اگر مجھے دے جاتے ہو	مجھ پہ روز آپنے اس بات کی کر باندھی ہے
کر و فر	مذکر	صابر	ہے ہجوم نالہ و افغان و فوج اشک و آہ	ساتھ شہزادون کے صابر کر و فر اتنا تو ہو
کرامات	مونث واحد[۱۲]	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی	خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی
کرامات کرامت[۱۲]	مونث و جمع[۱۲]	رند	فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد	معجزہ عشق کا تھا اوسکی کرامات نہ تھی
کربلا	مونث	رند	مرتے تھے یون تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی
کرگدن	مذکر	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی	اپنے قاتل کو ملی مرگ سپر دیتا ہے
کرم	مذکر	جرات	بندہ خانہ مین جو آپ سے کرم تم نے کیا	پر لیا باتون ہی مین دلکو ستم تم نے کیا
کرن	مونث	ناسخ	بجلی چمک ہی ہے زیادہ ستارون سے	پاپوش مین لگاؤ کرن آفتاب کی

لغات	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
کروٹ	مونث	ظفر	ترے بیمار کا یہ حال ہے اب ناتوانی سے	کہ کروٹ اے مسیحا زمان پھیری نہین جاتی
کڑک	مونث	ظفر	کان مین جب مرے تا کی کڑک جاتی ہے	ابر رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہے
کس بل	مذکر	گوہر	نیم بسمل چھوڑنے سے تجھ کو حاصل کیا ہوا	آج وہ کس بل ترا اے تیغ قاتل کیا ہوا
کسک	مونث	داغ	کسک دل مین پھر چارہ گر ہو گئی	جو تسکین پہرو و پہر ہو گئی
کشت	مونث	اسیر	آب تاب و تیغ نے دل کی مٹائین خواہشین	کشت دہقان کو برق و سیل ہی برباد کی
کشف اللغات	مونث	اسیر	جلد تن سے کھلے غوامض روح	یہی کشف اللغات اپنی ہے
کشور	مذکر	جرات	یہ جوش اشک نے طوفان اوٹھایا ہے کہ اے جرات	کھیے ہے کشور تن مین کوئی دم کو تو دھیان ہے
کف	مذکر	اختر	سہین اعجاز کیا واہ مسیحا جہان	ید بیضا تو ہوا کف گلگون تیرا
کف پا	مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے	سامنے خورشید کے اوس نے کف پا کر دیا
کف پا	مونث	مومن	آج ہم رنگ حنا ہے گریہ	مل دون آنکھین کف پا سے تیری
کفک	مونث	ظفر	ہے تا کوئی گرداب بلا اور گول سر مین نہین صاف	ہے سا بلورین شمع ضیا پاؤن کی کفک ویسی ہی ہے
کفن	مذکر	ناسخ	دے ڈوپٹہ تو اپنا ململ کا	ناتوان ہون کفن بھی ہو ہلکا
کل [illegible]	مونث	ظفر	آدمی کہتے ہین جس کو ایک پتلا کل کا ہے	پھر کہان کل اس کو گر کل ہو ذرا بگڑی ہوئی
کل [illegible]	مونث	امانت	نہ پوچھا آپ کو ساعد چھپا کر پاس غیرون کے	کلائی ہاتھ مین لے کر مرے دل کو کل آئی ہے
کل عضو	مونث	راحت	توڑ دی تو نے کل مری کل کل	دائی آوے تو بیکلی نکلے
کلام	مذکر	اسیر	بے زبان و بے دہن ہے نطق کلام اللہ کا	سب کلام موزون ہے بالا تر کلام اللہ کا
کلک	مذکر	لاعلم فرہنگ آصفیہ	لکھتا ہون ترے حسن خداداد کی تعریف	ہے کلک سحر ہاتھ مین جبریل کے پر کا

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
کلک	مونث	صوفی	زندان سے جو ہوتی ہے رہائی	یون کلک بیان پر سے آئی
کل کل	مونث	ظفر	الٰہی خیر ہو گریہ کی شدت کل سے اور ہی ہے	نہ کر واعظ یہ کل کل مجھ سے فردا قیامت کی
کلہ۔ ٹوپی	مونث	صبا	منعکس آتشی شیشہ ہو روئی چرب کی	کلہ فقر تہ ظل ہما جلتی ہے
کلید	مونث	اسیر	وہان یار کے مضمون چھینے گئے کیا ہم سے	زبان کلید ہے قفل در معانی کی
کمان	مونث	ناسخ	لاکھوں ہی گوشہ گیر ہوئے ابرو نے خون کئے	ہر چند یہ کمان ہے بے تیر آپ کی
کمان۔ حکم	مونث	نکہت	جنگ ہے عشق سے آ نالہ علمداری کر	یعنے اشکون کے رسالے کی کمان نکلی ہے
کمر۔ عضو جسم	مونث	ناسخ	اس قدر پتلی کمر ہے اوس پری رخسار کی	کہتے ہین یہ بھبتی سب اوس پر ہے جسم زار کی
کمند	مونث	اسیر	ہزار کوس ہو محبوب دوڑ کر آئے	عجیب جذب کمند خیال رکھتی ہے
کمل	مذکر	سحر	روح کو ہوتا ہے منعم کے دو شالے سے حجاب	میرا کمل ہے مرے تابوت پہ ڈالا ہوتا
کمل۔ گلیم	مذکر	ناسخ	اب کے جاڑے یون بسر کرتا ہون کوی یار بین	خاک کا بستر ہے کمل سایۂ دیوار کا
کمیت۔ اسپ	مذکر	آتش	ترے فیض فلک رفعت سے تھے وہ بیکس وابستہ	کمیت خامۂ مضمون شہسواری سے بہت بگڑا
کمین	مونث	مومن	اے حلقۂ زلف دام داری ہے عبث	اے ناز و ادا کمین ہماری ہے عبث
کنار	مونث	مومن	خفقان الفت ہے ہم دم کی	طوق گردن کنار اب وغم کی
کنج۔ گوشہ	مذکر	مومن	گو ہین بھی جوش غم سے دل نہ نکلا ہائے	آپ ہی مین ہم نہین جب کنج تنہائی ملا
کنکر	مذکر	ظفر	کیا کہون کیسا وہ گھبرا ہے بیٹھے بیٹھے	مین نے شب کے بین جوان کے کوئی کنکر پھینکا
کنوار چھل	مذکر	جان	کبھی تو بھی جگنون اسکے پوچھتا ہے جورو کا حال کیا ہے	تجھے قرار تو جیسے ہم کنوار چھل تھا مرا دوبارا
کنوان	مذکر	آتش	ملاحت ذقن یار کا ہے ہر سو شور	عجیب لطف کا کھاری ہے یہ کنوان نکلا

لغت	جنس	نام	نظیر شعر	
کنول گھٹا	مذکر	آتش	ہمیشہ جوش گریہ سے رہا پانی مین اے آتش	کبھی تازہ نہ لیکن ہو اِس دل کا کنول پایا
کوچ بمعنی رحیل	مذکر	اسیر	یاران رفتہ سے کہو ٹھہرے ہو چلین	اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا
کوچ	مونث	ناسخ	تو نے جس روز سے قاتل یہ کیا کوچین کا ٹین	بوالہوس نے ترے کوچے کا گزر چھوڑ دیا
کودک	مذکر	ظفر	کودک اشک کو دیتا ہے جو تو گھر سے نکال	تو گلے مرے وہ آ دیدۂ تر پڑتا ہے
کوک	مونث	سحر	فزون تیر سے کوک کرین کی ہے	نہ پوچھو جو حالت میرے دل کی ہے
کوکب	مذکر	اسیر	ہرگز داخل اور قارون کے خزانہ مین درم	پست ایسا ہے اگر کوکب مری تقدیر کا
کولھو	مذکر	آتش	شیرینی اُن لبونکی رکھتا جو تو کولھو	پانی سے تجھ کو پلا اے نیشکر نہ کرتا
کوہ	مذکر	ظفر	تمام بادہ کشی خاک مین ملی ساقی	پس اپنے حق مین یہ اک کوہ ہے گران ٹوٹا
کھال	مونث	اسیر	آتش افروزی کیا کرتا ہے دم بازی سے روز	ہے شکم غماز کا یا کھال ہے حداد کی
کھچاوٹ	مونث	رنگین	ہے اجی میری وہ گانہ کی سجاوٹ خاصی	ہے چپی تنگ غضب اوس پہ کھچاوٹ خاصی
کہرام	مذکر	رند	اکثر شاعر سے ہوا بزم غم کا شک	کیا کیا مرے کلام پہ کہرام ہو چکا
کھرنڈ زخم کا	مذکر	ناسخ	اگر ہو بھاہا پر سمندر یقین ہے ہو خاک دم مین چلکر	سنا جو ہو آفتاب محشر کھرنڈ ہے داغ آتشین کا
کہکشان	مونث	امانت	چھڑک کے مانگ مین افشان وہ مہروش بولا	ستارون کو دکھاتی ہے کہکشان میری
کھنگل	مونث	مصحفی	اوس در پہ کوئی جا کے تو کیا خاک خوش آئے	بھر دی ہے دراڑون مین بھی کھنگل کئی دن سے
کھوج	مذکر	مومن	غرض نام و نشان سارا بتایا	دل گم گشتہ کا یون کھوج پایا
کھیت	مذکر	اختر	آئینے مین لخت دل اشکو تمین بہنے لگے	کھیت لالے کا کنار جو نظر آیا مجھے
کھیت	مذکر	اسیر	کیا غم جلین جو جاسے مضمون کی روشنی ہے	مشعل سے غول نکلے کب کھیت چاندنی کا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
کھینچ	مونث	داغ	ادا نے جذب عشق کی دیکھینگے اب کشمکش	کی اس کشیدہ رو نے ہے ہم سے کمان کھینچ
کھیل (بازی)	مذکر	آتش	عشق نہفتہ ہوویگا اشکوں سے آشکار	یہ طفل کھیل کھیلینگے افشای راز کا
کیچڑ	مونث	اختر	ترا ہی میکدہ خمخانہ عالم بنا ساغر	ارے خمار کیچڑ بھی یہاں تلچھٹ کی بھرتی ہے
کیف	مذکر	نسیم	بیہوشیاں نصیب رہیں سامعین کو	کیف شراب ناب مرے ہر سخن میں تھا
کیل	مونث	ظفر	لے کے مرا نام رہیں مست دیا آہن کی کیل	میں نہ ہوں تیرا دوست ظالم تو نہ با دشمن کی کیل
کین	مونث	مومن	مری تعزیت میں نہ لا غیر کو	کہاں تک ستم پیشہ کین ہو چکی
			باب کاف فارسی	
گات	مونث	آتش	جسنے باندھے ہے گاتی تجھے دیکھا ٹھٹھر کا	دل ربا شی تھی مری جاں تری گات نہ تھی
گاج	مونث	رنگین	گاج باریک جو جھلی سی ہو	ٹوکی تو اوس کی عجب ہی سی ہو
گال	مذکر	صبا	لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہے مینا	سبزہ خط وہ خوش رنگ ترا گال ہوا
گاو	مونث	امانت	تمہارے باغ کا سبزہ ہے کیا طراوت بخش	چرے یہ گھاس تو گاو زمین ہری ہو جائے
گاؤں	مذکر	آتش	لاشوں کو عاشقوں کی نہ اوٹھوا گلی سے یار	بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اوجڑ گیا
گت	مونث	امانت	ستار میں بھی حسن ہے ہر رنگ نکو چاہ کی	یہ سن سرخ جوڑا گت بجی ہیں سہانے کی
گرد غبار	مونث	ناسخ	چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے	گرد اوڑی ہے آماہ جب تیری تجلی گاہ کی
گرداب	مذکر	ظفر	ترے کیا بحر میں ہے وہ کہ ہم اب آپ حیران ہیں	یہ دو آستین یارب ہے یا گرداب پانی کا
گرد باد	مذکر	ناسخ	شعلوں نے صف سرو چراغاں بنا دیا	اوٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا
گردن	مونث	آتش	اس قدر تنگ گریباں نہیں زیبا پیارے	پھانسی دیجیے اسے گردن ہی ہماری ہے یا

لفظ	جنس	استاد	نظیر / شعر	
گرد و غبار	مذکر	ظفر	ظالم جو تو نہ ہووے مکدر تو جھاڑ دون	سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا
گردون سے سپہر	مذکر	ناسخ	شامل مے کوئی ہوتا ہے اگر اسے ناسخ	ساغر عمر کو گردون وہین بھر دیتا ہے
گرز	مذکر	اسیر	مرا مضمون نہ باندھے غیر اپنے شعر مین کہہ دو	نہین سنا کہ دست زال مین اک گرز رستم کا
گرگ	مذکر	ناسخ	تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بشر دیوانے ہین	گرگ دیکھیگا تو کتا باؤلا ہو جائیگا
گردہ	مذکر	نسیم	کیا قوت بازو تھی زہے ہمت عالی	دیکھا تو کئی کوس گردہ شہدا تھا
گرہ	مونث	اسیر	عقدہ ہائے دام سب منقار سے کاٹے تو کیا	اک گرہ ہم سے نہ کھولی خاطر صیاد کی
گریبان	مذکر	اسیر	آزردہ کیون ہو جامے سے باہر ہو کس لئے	چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا
گز چنانچہ زمین کا گز	مذکر	اسیر	اس قدر مجھکو رہی اک سرو قامت کی تلاش	پھر تے پھرتے دشت مین مین گز زمین کا ہو گیا
گزار	مذکر	اسیر	نکل کے جسم سے کرتے ہین استخوان تعظیم	کبھی کبھی جو ہمارا گزار ہوتا ہے
گزر	مذکر	مومن	اس جوش طپش پر ہوئی مشکل ہے رسائی	صد شکر گزر غیر کا تا بام نہ ہوگا
گزک چاٹ	مونث	صبا	بوسے آنکھون کے کباب نرگسی ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین
گزران	مونث	سودا	باپ کے گھر مین چاٹ کر چینی	کرو گزران یارو تم اپنی
گزند ہلاہل	مذکر	وزیر	یہ تیرے افعی گیسو مین زہر ہے قاتل	پڑا جو سانپ پہ سایہ اوسے گزند ہوا
گفتگو	مونث	آتش	پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی	جواب ہی نہین رکھتی ہے گفتگو تیری
گل ترجمہ	مذکر	گویا	یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گل شمع محفل کا	ہوا گلگیر مین عالم جو منقار عنادل کا
گل مٹی	مذکر	ناسخ	عشق نے ہمکو دکھایا آج اعجاز خلیل	آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گل ہو گیا
گل پھول	مذکر	نسیم	بہار غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے	پس از خندیدگی کھلا گل سربستہ ہوتا ہے

لغت	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
گلاب	مذکر	ناسخ	ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی میں	کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا
گلاب ترنگین	مذکر	امانت	غش آیا مجھ کو تو بولا چھڑک کے منہ کا عرق	ابھی یہ پھول سے تازہ گلاب نکلا ہے
گلخن	مذکر	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجران رہتا ہے	نہیں ہے تا ہے گلخن کبھی اے جان سن ٹھنڈا
گلستان باغ	مذکر	نسیم	ایک سے دو داغ دو سے چار پھر تو سیکڑوں	کھلتے کھلتے پھول سینے پر گلستان ہو گیا
گلستان نام کتاب	مونث	آتش	تصویر کھینچی ہے اس کے رخ سرخ فام کی	اک صفحے میں قلم نے گلستان تمام کی
گلشن باغ	مذکر	وزیر	اپنے محبوب کا کوچہ رہے مسکن اپنا	بلبلو تم کو مبارک رہے گلشن اپنا
گلگون گھوڑا	مذکر	آتش	بوئی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا
گلگیر	مذکر	اسیر	گردن پہ کیوں وبال لیا سر کو کاٹ کر	تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا
گلو حلق	مذکر	ناسخ	کیا پیوں میں ہجر ساقی میں کہ لگ جائے گی ڈاک	پس گلو میرا ابھی شیشے کا گلو ہو جائے گا
گلیم	مونث	آتش	نہ روز ہجر ہی کچھ خوب ہے نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدھی ہو وے یا الٹی
گمان	مذکر	رند	سحر تک ہجر کی شب کو لاکھ بار اٹھ کر	گمان ہر مرتبہ گزرا ترے پاؤں کی آہٹ کا
گن	مذکر	ظفر	نام جس کا رہ گیا کچھ اوس کا گن باقی رہا	ورنہ جو سامان گیا ساتھ اوس کے اوس کا گن گیا
گنبد	مذکر	مومن	طپش سے خاک میں بھی عاشق مدفون ٹھہر سکتا	اگر گنبد قبر کا بھی جو گنبد گردون ٹھہر سکتا
گنبد	مذکر	اسیر	مر گیا تھا دیکھ کر کس چشم وحشی کو اسیر	قبر پر بھی گنبد آہو نظر آیا مجھے
گنج	مذکر	آتش	محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے	زمیں میں سانپ ہو کے گڑا ہے گنج قارون کا
گنج شہیدان	مذکر	آتش	لاشے لا اوٹھوا کر نہ کر اوس کو بھی ہے قاتل اوجاڑ	ہے فقط آباد اک گنج شہیدان رہ گیا
گنگا	مونث	اسیر	ہم تو پیاسے رہے ہے غیر کو دی پیر مغان	الٹی اس شہر میں بہتی ہوئی گنگا دیکھی

لفظ	[illegible]	شاعر	نظیر — شعر	
گستہ	مذکر	آتش	حسن کس روز ہم سے صاف ہوا	گنہ عشق کب معاف ہوا
گود	مونث	رنگین	آج دروازے پہ نوبت جو دھری جاتی ہے	میرے کوکا کی ابھی گود بھری جاتی ہے
گور	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو سے مذکور کیا	گور بھی ملتی نہیں دنیا مین کیکاوس کی
گوش	مذکر	رند	آہ عاشق کان مین اوسکے نہین کرتی اثر	گوش گل فریاد بلبل کی کر ہونے لگا
گوشت	مذکر	اختر	نہ وانت مار رقیبون کے منہ پہ جانے دو	ابھی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہونٹون کا
گوکھرو	مذکر	رنگین	دوستی کی تجھ پر نہین ہے ترے فرمایش اگر	تو یہ تو نے گوکھرو اچھا سیا کس واسطے
گول	مونث	ظفر	جام و مینا و سبو سے تو بجھی اپنی نہ پیاس	ہم نے ساقی منہ سے اب بھرکر لگائی گول ہے
گون	مونث	ظفر	بھرگو جز بوسہ لب سے گون	نہین صہبائے خوش گوار کی گون
گوہر	مذکر	وزیر	عرق آلود رخ ہے چاندنی مین یون تراکتے	کہ گویا گوہر اک دریائے نورانی مین ڈوبا ہے
گھات	مونث	آتش	کمر یار تھی از بس کہ نہایت نازک	سو جھتی بندش مضمون کی کوئی گھات نہ تھی
گھات	مونث	اسیر	پڑا ہون بستر غم پر فقط مریض نہین	مزاج پوچھنے آئین وہ گھات اتنی ہے
گھاٹ	مذکر	ناسخ	قاتل عالم ہے عریانی مین عالم یار کا	گھاٹ اوس کے تیرنے کا گھاٹ ہے تلوار کا
گھاس	مونث	امانت	جو حسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے	ترے دوپٹہ کی گھاس اے صنم ہری ہو جائے
گھاس	مونث	اسیر	اے دل روا ہو کیا مرض اہل دید کی	بوٹی قبا کی گھاس نہین ہے خرید کی
گھاو	مذکر	ظفر	رکھتے ہین سیکڑون سوزن مژگان لیکن	کوئی پوچھے کہ سیا آپ نے گھاو کس کا
گھٹا	مونث	نسیم	ترشح آنسوون کا ہو رہا ہے	گھٹا امڈی ہوئی ہے چشم تر کی
گھر	مذکر	گویا	جی مرا تن سے سفر کر ہی گیا	وہ تو گھر مین رہے یہان گھر ہی گیا

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
گھر (جاہیے)	مذکر	وزیر	صحرا مین پاؤن پر کیے مجھے خار رکھتے ہین	ہر ایک کے دل مین گھر ترے خانہ خراب کا
گھر (بیٹھ جانا)	مذکر	صبا	اک بت سے چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل	یہ جانئے کہ آئینے کا گھر بدل گیا
گھر (معنی)	مذکر	ناسخ	اجی یہ عرش معلی کے گوشوارے کا	گھر کہان سے تمھاری بلاق مین آیا
گھروندا	مذکر	آتش	ہون وہ ابتر طفل جسکو جا کھونا کھیل ہے	کنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا
گھڑاون	مونث	رنگین	معروف سے کہدو وہ کہین ہاتھ اوٹھائے	سوئی سے کہین ہو گھڑاون منگی
گھڑیال (جانتوانہا)	مذکر	اسیر	سہما شب وصال صدا سن کے دل مرا	گھڑیال اوسکے واسطے گھڑیال ہو گیا
گھڑیال (معنے)	مونث	ظفر	ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے	پوچھیں گھڑیالی کیون گھڑیال ہم سی ہو گئی
گھمسان	مذکر	امانت	طبل وغا کے بجتے ہی گھمسان ہوگیا	دونون طرف لڑائی کا سامان ہوگیا
گھمنڈ	مذکر	سحر	آخر ستم رسیدۂ ہجران نکل گیا	سارا گھمنڈ اسے بت نادان نکل گیا
گھن (کسوف)	مذکر	اسیر	چاند سا رخ ہے تہ زلف تو بوسہ ہو عطا	کیجیے قتے کی تدبیر گہن پڑتا ہے
گھن (سنداں)	مذکر	اسیر	پہلوان تھتے ہین دبکے تمھارا لوہا	ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے
گھونٹ	مذکر	رند	فراق یار مین مذکوری کا کیا ہے او ساقی	جلن تیزاب کی ہوتی جو پیتا گھونٹ پانی کا
گھونگٹ	مذکر	مومن	پھر کس لیے گھونگٹ رخ روشن پہ لیا ہے	پھر کیون نے سر وہی پہلی سی حیا ہے
گیاہ	مونث	اختر	کلیم عقل مین کم عقل آکر اوٹھاتے ہین	گیاہ خشک صحرائی مضامین جو کہ چھٹتی ہے
گیسو	مذکر	گویا	کھل گیا گیسو چمن مین کشتی گل خام کا	ہیچ بو گل مین عالم ہو گیا گل دام کا
گیند	مونث	ظفر	جی نزاکت سے کلائی کی دھڑکتا ہے مرا	ہاتھ مین گیند اوٹھا تم نے اچھالی بیٹھے جب

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر — شعر	
لات پاؤں ۱۲	مونث	صبا	رفتار سے کرتے رہو پامال بتوں کو	چلتی سر عزا پہ رہے لات تمھاری
لاجورد	مذکر	آتش	کرتے مصور اوس کو تصویر خضر مین صرف	ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا
لاش	مونث	رند	آتش ہجر سے جل بھن کے موا جو عاشق	لاش اوس کی تہ مدفن بھی بھلستی ہوگی
لاگ	مونث	مومن	مہرو شوں سے لاگ سی دل کو	گرم رکھے اک آگ سی دل کو
لاف	مذکر	آتش	وہ دہن ہوں نہ نکلا حرف غرور	وہ زبان ہوں نہ جس سے لاف ہوا
لال جواہر ۱۲	مذکر	وزیر	رنگین لب لعل کی صدا ہے	کیا خوب یہ لال بولتا ہے
لالچ	مذکر	ناسخ	حسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر	اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا
لام	مذکر	اسیر	چھپ چھائی ہے خط پر یا خطا پر دیکھیے کیا ہو	کئی دن سے بندھا ہے لام اس زلف پریشان کا
لب	مذکر	مومن	منہ مین کیسا تم صہبا کے بھر آیا پانی	تیرے لب سے جو لب ساغر سرشار لگا
لباس	مذکر	ظفر	نہ ہووین سن نسرین خجل کیونکر کہ ہے زیبا	لباس اوس ماہ پیکر کا سیہ ایسا سپید ایسا
لب بام	مذکر	ذوق	قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند	دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
لپٹ	مونث	اختر	گر آئی نہ بو القفت محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپٹ قبر پہ میری اگر ایسی
لت	مونث	میر	پاؤں میرا کلبۂ احزان مین اب رہتا نہیں	رفتہ رفتہ اوس طرف جانے کی مجھ کو لت ہوئی
لٹھ	مذکر	نسیم	بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے	موسے کا عصا ہے اژدہا ہے
لجام	مونث	رند	گردش ہے آسمان کو میری دعا کے تھما	ہاتھ آگئی ہے سیر لجام اوس کبود کی
لچک	مونث	ظفر	نوخیز کچھ پن دو غنچے مین ہے نرم شکم اک سمن گل	باریک کمر جوں شاخ گل رکھتی ہے لچک پھر ویسی ہی
لحد	مونث	اسیر	غیرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب	تکیہ فقیر کا ہے لحد بادشاہ کی

لفظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
لخت	مذکر	نسیم	بڑے ثابت قدم یاران ایذا دوست ہوتے ہیں	کہ اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا
لڈو	مذکر	برق	لذت فراق و وصل کی دونوں میں دیکھ کر	بوسے دہن یار کے لڈو ہیں بور کے
لشکر	مذکر	آتش	اے پری شیفتہ ہوتے ہیں ترے جن و انسان	عشق بازوں سے سلیمان کا لشکر ملتا
لطف	مذکر	میر	کب لطف زبانی کچھ اس غنچہ دہن کا تھا	برسوں ملے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا
لعاب آب دہن	مذکر	ناسخ	شیرین سخنی ایسی کہاں پائی کسی نے	چھوٹا ہے شکر منہ میں لعاب آپ کے دہان کا
لعاب چکنا	مذکر	جان	لنگوٹی پھندیاں ایسی سی یہ جو لیتی ہیں	کسی جتن سے پکا د لعاب رہتا ہے
لعل	مذکر	آتش	روا رکھ کلفت ایام میں بھی قدر نیکو کی	پھٹے کپڑوں میں بھی اونکو سمجھ لے لعل گدڑی کا
لعن	مونث	اختر	رو کے سجدہ نہ کروائے ان ہاتھوں سے	بر زبان لعن پی لات و منات آپہنچی
لقب	مذکر	ناسخ	یہ آسکی ہے سامنے لکا عالم کہ جسنے دیکھی دم میں ہوا	نیام تیغ قضا مبرم لقب قاتل کے آہن کا
لکیر	مونث	ظفر	جب لکیریں سی تری چین جبین کی کھنچ گئیں	سر پہ تلواریں ہمارے سو بغض و کین کی کھنچ گئیں
لگاوٹ	مونث	اسیر	سر جدا تن سے کسی روز کرائے خنجر یار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہیں اچھی ہے
لگن	مذکر	اختر	شیشوں میں مہندی کی جا حنا بھرا ہے	آپکے پاؤں تو نازک ہیں لگن پتھر کے
لمبر	مذکر	اسیر	بھیجا جو ہم نے لکھ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک میں لمبر بدل گیا
لنگر	مذکر	اسیر	دہشت ہمیں تلاطم دریائے غم سے کیا	دل ہے جہاز صبر ہے لنگر جہاز کا
لو	مونث	اسیر	سوا کاہش تن کے اور کچھ نہیں حاصل	عبث ہے شمع سے لو تری اے پتنگ لگی
لوا	مذکر	اختر	نوبت فتح و ظفر سے سینہ کو شگنگے قریب	اب لوائے عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
لوٹ	مونث	صبا	کہتی ہے فوج آ ... سے	لوٹ قارون کے مال کی ہوتی

لفظ	[illegible]	شاعر	نظیر — شعر	
لوح تختی ۱۲	مونث	ناسخ	بہت اوس سیم تن کی مدح کے مضمون سوجھے ہین	مجھے درکار ہین لوحین لیے پتھر پر چاندی کی
لوز شیرینی ۱۲	مونث	اختر	حسن کی لوز جب نظر آئی	عشق مین بوسے نیشکر آئی
لونگ	مونث	انشا	مین جھجک اوٹھی لے کے انشا نے	کل چبھو دی جو میری ران مین لونگ
لہر سمجھ ۱۲	مونث	ناسخ	شغل روز کا ہی بحر عشق مین اے بحر حسن	رات دن بیٹھا گنا کرتا ہون لہرین آب کی
لہو	مذکر	صبا	محضر ہمارے خون کا ہوگا یہ حشر کو	اچھا ہوا لہو ترے دامن مین بھر گیا
لیل	مونث	اختر	جب محمد سا نبی گذرا تو دنیا ہی خاک	پیٹیے دن بیٹھے کہ وہ لیل وفات آپہونچی
			باب میم	
ماتم	مذکر	ناسخ	کیا کہین مرگ احبا مین جو ہم کو غم ہوا	گر موا دشمن کوئی اوس کا بھی اک ماتم ہوا
ماٹ	مذکر	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہی زیر آسمان	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجو	مذکر	جان	مسی خراب جاتی ہی کو کاتو ڈھونڈھ لا	سوسن کو طاق مین نہین ماجو نظر پڑا
مار سانپ ۱۲	مذکر	ناسخ	کاکل پیچان جانان کا اگر غم ہے یہی	سوکھ کر مار سیہ مانند مو ہوجائیگا
مار زد ۱۲	مونث	ناسخ	نہین تلوار کی حاجت جو دشمن ہووے اور زر دے	زیادہ ہوتی ہی تو ہمسے ادل مار سونے کی
ماش	مذکر	جان	پھنسا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہے	پری خانم نے کیے جن کو شیشے مین اوتارا ہے
مان عزت ۱۲	مذکر	ظفر	الطاف وکرم ذرون پہ رہتا ہی تمھارا	تم جانتے ذرا بھی نہین مان کسی کا
مانگ	مونث	ظفر	مانگ کیا زلفون مین ظاہر ہی بت مغرور کی	صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر — شعر	
مآل	مذکر	مومن	بے کار نہ ہون یہ ڈر ہے اے کاش	ناکام مآل کار ہوتا
مال	مذکر	آتش	افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جویا	وہ مال ہے بیصرفت سے جو کم نہین ہوتا
مال	مذکر	ظفر	کوئی ہستی ہے نہ لے جنس جزا اعمال نکو	کہ یہان ال سوی ملک عدم چڑھتا ہے
مالا	مذکر	شہادت	ای شہادت مین نہین طالب جڑاو ہار کا	چاہئے زیور ہمین مالا تیغ جوہر دار کا
ماہ	مذکر	مومن	دل عشق مین رخ روشن نہ چھپیگا ہرگز	ماہ پردے مین کتان کے کوئی پنہان ہوگا
ماہتاب	مذکر	صبا	یہ وہ فلک ہے کہ جس کے سبب سے عالم مین	نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب رہا
مت	مونث	صبا	اولٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہائے کیسی تری مت آیتہ عیار پھری
مت	مونث	نسیم	اے جان لڑکپن کی تری مت نہین جاتی	بات سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہین جاتی
متاع	مذکر	نسیم	کی گھر ریزی ہماری آبلون نے لوٹ کر	تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا
متاع	مونث	ظفر	بلا غارتگری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو	متاع صبر وطاقت مری اک پل مین غارت کی
مثال	مونث	ناسخ	دیکھی تیری رو پیار پیاری دی وگیسو مثال	صبح ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا
مجال	مونث	ظفر	ہر ایک مو بدن پر مرے زبان گویا	مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے
محراب	مونث	صبا	صحت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہون	آگ لگ اوٹھتی ہے محراب دعا جلتی ہے
محرم	مونث	جان	وہ ہاتھا پائی رات کو کی جس سے چاند خان	محرم کتان کی تم نے مری تار تار کی
محفل	مونث	ناسخ	جتنا ہے عیش اتنا اوس کو نہین ثبات	برہم شتاب کیون نہ ہو محفل شراب کی
محک	مذکر	ناسخ	نفاق اوس سے نہا کیا چھوڑ شرک خفی کیونکر	محک ہے اوس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا
محل	مذکر	نسیم	سلطان کا جو عہد سے خلل تھا	گھر والون کو خوف کا محل تھا

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
محل سرا	مونث	نسیم	دل برنام ایک بیسوا تھی	اوس ماہ کی وہان محل سرا تھی
محمل	مذکر	نسیم دہلوی	وکھوے ہین نفس چند کے تا فرصت عمر	کچھ دنون مین یہ لیلی نہ یہ محمل ہوگا
محن	مذکر	اختر	سختیان جور بتان کی نہ بیان کر اختر	رنج فولاد سے زاید ہین محن پتھر کے
محنت	مونث	داغ	فرہاد کی مرقد سے یہ آتی ہین صدائین	برباد کسی شخص کی محنت نہین جاتی
مخمل	مذکر	اسیر	غافل مری طرف سے ہے شمشیر یار کی	جب دیکھئے ہے خواب مین مخمل حسام کا
مد	مذکر	اسیر	خط ہوا روشن جو لکھا عارض جانان صاف تاکاو	دائرہ مہتاب شکل کہکشان مد ہوگیا
مَد	مونث	ناسخ	قاصد یہ لیجیو غور سے عرضی کو دیکھئے	مد ہے شبیہ آپکے زار و نزار کی
مداد	مونث	اختر	مداد فکر سیاہی کی بھری ہے سینے مین	شبیہ یار کھنچی ہین پانچ سات اتنی ہے
مدارات	مونث واحد	رند	نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	آٹھوین ساتوین کی مجھ سے ملاقات رہی
مدت	مونث	رند	قابل دید نہ دیکھین آنکھین	مدت اے نرگس شہلا گذری
مدد	مونث	ناسخ	ناسخ فلک نے خاک مین لیکر ملا دیا	اب چاہئے ہے مجھکو مدد بوتراب کی
مدعا	مذکر	نسیم	جو مدعیون کا مدعا تھا	موقع وہ ملا تو کیا برا تھا
مذہب	مذکر	اسیر	ہر طریقہ سے ہے بڑھ کر روش وحشی زلف	طرہ ہفتاد و دو ملت پہ یہ مذہب نکلا
مراد	مونث	امانت	کھلیگا لالے کا تختہ سبھا مین اے یارو	نہال ہو کہ مراد اب تمھاری آتی ہے
مرچ	مونث	نظیر	کوئی پکارتا ہے کیون خیر تو ہے بھائی	ایسے جو کھانستے ہو کیا کالی مرچ کھائی
مرض	مذکر	مومن	ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا	لاغری کے سوا مرض نہ رہا
مرغ	مذکر	ناسخ	رگ جان جانتا ہون مین کہ ہر موے مشکین کو	کہ مرغ روح دام کاکل پیچان مین پھنستا ہے

لغت	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
مرغ سلیمان	مذکر	آتش	عاشق اس غیرت بلقیس کا ہون اے آتش	بام تک جس کے کبھی مرغ سلیمان نہ گیا
مرقع	مذکر	اسیر	ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی	موسم گل مین مرقع دیکھ کر گلزار کا
مرکب	مذکر	مصحفی	وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی	کہ سم لیتا ہے مرکب جس مین پریکتازون کا
مرگ	مونث	رند	مرگ عاشق آپ کو منظور او جانی ہوئی	دوستی کا ہے یہ ٹھہری دشمنی جانی ہوئی
مرہم	مذکر	ناسخ	سوزش ہے داغ مین بھی ہے یہ رنگ آفتاب	چاہیے جراح مرہم صبح کے کافور کا
مریخ	مذکر	آتش	لباس سرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا
مزاج	مذکر	صبا	آتے ہی فصل گل کے جنون ہو گیا بہت	بدلی جو رت مزاج برابر بدل گیا
مزار	مذکر	وزیر	ناز نے دی نہ رخصت آگے اوسے	دو قدم جب سرا مزار رہا
مزار	مونث	اسیر	کیا ظلم ہے اوس خوبی عالم کی گلی مین	جب ہم گئے دو چار نئی دیکھین مزارین
مزرع	مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کے برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
مزہ	مذکر	ظفر	اگر کچھ منہ سے بولون ہون مزہ الفت کا جاتا ہے	اگر چپکا ہی رہتا ہون کلیجہ منہ کو آتا ہے
مژگان	مونث	ظفر	ہجوم اشک سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی	تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی
مژہ	مونث	ظفر	کیا کہون جس دم مژہ اوس غنچہ تر کی ہل گئی	نوک سی گویا جگر مین نیشتر کی ہل گئی
مساس	مذکر	ناسخ	رہ گیا مین مس مس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مستزاد	مذکر	اسیر	سرمگین آنکھ کی تعریف مین مصرع لکھ کر	مستزاد اوسپر لگا دیتے ہین دنبالے کا
مسجد	مونث	ناسخ	تصور ہو بت سیمین بدن کا بھی نماز مین	ہوا واجب کہ لی مسجد کرون تعمیر چاندی کی
مسند	مونث	اسیر	یاد آتے ہین اسیری مین فقیری کے مزے	بوریا خوب تھا مسند ہمین درکار نہ تھی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
مشعل	مونث	امانت	فروغ شعلۂ حسنا آتش ناک کیا کم تھا	دم رقص صنم مشعل بدستی ہی روشن کی
مشق	مونث	اسیر	مشق کی یہ الفت زلف بت خودکام کی	ہوگیا قد جھکتے جھکتے صاف صورت لام کی
مشک (بر وزن ہوا)	مذکر	ناسخ	صبح تک بجھنا نہین ممکن شب فرقت مین آج	تیرگی زخمون مین بھرا ہی مشک سارا شام کا
مشک (چھاگل ۱۲)	مونث	دبیر	تیرون سے مشک چھد گئی مجھ بے گناہ کی	پیاسی بہت ہے لو قسم اپنی پیاس کی
مشکل	مونث	رند	مصیبت محبت مین اے دل پڑیگی	ابھی سہل ہی آگے مشکل پڑیگی
مصیبت	مونث	داغ	اے داغ سلامت رہین مہمان ہمارے	جو آتی ہی آفت تو مصیبت نہین جاتی
مضمون	مذکر	آتش	مختصر شعر مین لاکھون ہی نکالو شاعرین	باندھو مضمون جو قد یار کی رعنائی کا
مغز (بسکون ر)	مذکر	صبا	اوس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا
مقدر	مذکر	اسیر	مقدر استراحت کا مکان دیتا تو ہم لیتے	زمین مجھے جانا آسمان دیتا تو ہم لیتے
مقیش	مذکر	مومن	آنچلون سے کہو مقیش کہان جھڑتا تھا	کب دوپٹہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	مونث واحد ۱۲	رند	ترک کرنی تجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی	گنہ عشق کی میری یہ مکافات نہ تھی
مکان	مذکر	ناسخ	رشک ہی جسکے نام کی اوسکا نشان ملتا نہین	لامکان تک ڈھونڈھ مارا ہی مکان ملتا نہین
مکتب (رسم ۱۲)	مذکر	دبیر	جز شیر اور کچھ نہین ان کی غذا ابھی	لگے گھٹنیون چلے ہین نہ مکتب ہوا ابھی
مکر (حیلہ ۱۲)	مذکر	اسیر	اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے	مکر ان شیر دلون سے ہوسکتا ہی کب روباہ کا
مگس	مونث	ظفر	خال سیاہ کب لب شیرین پہ ہی ترے	شکر سے ہی چھا کے مگس پر لگی ہوئی
ملال	مذکر	نسیم	نہ گھوریئے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا	رقیب دل مین سمجھ لو اگر ملال ہوا
ملائک	مذکر واحد ۱۲	اختر	ہوگیا بندہ ملایک بھی ترے انداز کا	کیا بیان کیجیے خداوند دو عالم ناز کا

لفظ	تذکیر	نام	نظیر / شعر	
ملبوس	مذکر	مومن	یہ آب و رنگ کہان لعل اور زمرد کو	اگر دیا ہی گل و سبزہ نے انہین ملبوس
مَلک (فرشتہ)	مذکر	اسیر	مسکن نہین جا تلک اپنی کھلا دینا	مہمان ملک الموت مرے گھر نہین آتا
مُلک (شہر)	مذکر	ناسخ	گھر اپنا حادثون سے جو برباد ہو گیا	اندوہ غم سے ملک دل آباد ہو گیا
مَن	مذکر	نصیر	تمہارا اک خال رخ زلفون مین جب ای سجن چمکا	تعجب ہے کہ دو مارسیہ مین ایک سا من چمکا
منبر	مذکر	آتش	بادشہ حسن نے اے یار بنایا ہی تجھے	خطبہ پڑہتا ہون ترا مین جو ہی منبر ملتا
منتر	مذکر	اسیر	کیا ہاتھ مین اس افعی گیسو کو لگا دون	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا
منجن	مذکر	اسیر	تیز دندان طمع رہتے ہین چشم یار پر	چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا
مندیل	مونث	رند	نہ جایا کرو بزم رندان مین اے شیخ	یہ مندیل اک دن اوچھل جائیگی
منزل	مونث	صبا	چاہیے بہر تلاش یار از خود رفتگی	منزل مقصود بے قصد سفر ملتی نہین
منزل	مونث	صبا	بہت طریقے کیے اختیار	کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی
منزل	مونث	امانت	رکھنا قدم آدل رہ وحشت مین سمجھ کر	زنجیر کا ہی سامنا منزل یہ کڑی ہے
منقار	مونث	ناسخ	زر گل کے تصور مین ہوئی ہی اس قدر نالان	کہ بلبل کی قفس مین ہو گئی منقار سونے کی
منظر	مذکر	غالب	صبحدم دروازہ خاور کھلا	مہر عالمتاب کا منظر کھلا
منگل (سہ شنبہ)	مذکر	صبا	آیا اپنے پاس ماہ دو ہفتہ شہر سے	اے جنون لے دن پھر جنگل مین منگل ہو گیا
مینہ (برسات)	مذکر	غالب	سوز دل کا کیا کرے باران اشک	آگ بھڑکی مینہ اگر دم بھر کھلا
مُنہ	مذکر	مومن	مر گئے ہجران مین چھپایا ہے منہ	تو منہ اوس پردہ نشین کا کیا
منہ	مذکر	مومن	چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ	اے شب ہجر تیرا کالا منہ

لفظ	جنس	اسما	نظیر شعر	
مسنہ مرض ۱۲	مذکر	اسیر	نہ گئی قلقل مینا کی مرض مین تقلید	غرغرہ مرے سے کیا منہ جو ہمارا آیا
مسنہ طاقت ۱۲	مذکر	اسیر	وہ زخمی ہو لبِ عیسیٰ مرے غم سے گریبان چاک ہو	کری بخیہ مرے زخم جگر کو منہ ہی سوزن کا
مو عیب ۱۲	مذکر	آتش	تیرے دندانون مین دکھائی دی جو مسی کی لکیر	اے پری درِ نجف مین مو نظر آیا مجھے
مو بال ۱۲	مذکر	ظفر	رہیگی گر خلش دلمین ہماری نیش مژگان کی	تو نشتر سا بدن پر ہر ہر مو بن کے نکلیگا
موباف	مذکر	اسیر	خشک گلاب ہے کیا آئیگا ہوش ہم کو	غش مین کوئی سنگھا دے موباف اوس پری کا
موت مرگ ۱۲	مونث	مومن	ختم مقصد رسی تا نزع اور ہم	اب آئی موت بخت نارسا کی
موتی	مذکر	اسیر	لگائین افسرون مین اپنے سلطان پر کمان پائین	کسی کے ہاتھ کب آتا ہی موتی میرے آنسو کا
موتیا	مونث	داغ	دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی	چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی
موج لہر ۱۲	مونث	ناسخ	وہ اشک بار ہون کہ مری چشم تر کو ہے	تار نگہ کے بدلے ملی موج آب کی
مور چیونٹی ۱۲	مذکر	صبا	دیدۂ غور مین اعلی ہوئے ادنی ادنی	ایک اک مور بھی رتبے مین سلیمان نکلا
مورچال نقشہ ۱۲	مونث	ناسخ	کیا کم تھین کچھ مژہ کی صفین پیش قتل کو	قایم جو فوج خط نے صنم مورچال کی
مورچھل	مذکر	ناسخ	جو کہ ادنی ہین نخوت سے شاد وہ اعلی ہوتے ہین	مورچھل افسر پہ ہوتا ہی دم طاؤس کا
موسم	مذکر	آتش	زوال حسن کے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین	بہار باغ ہوتی ہی خزان موسم ہی بیت جھڑ کا
مول قیمت ۱۲	مذکر	آتش	دل بیچتے ہین عاشق بے تاب لیجئے	قیمت وہی جو مول ہو مال مزید کا
موم	مذکر	آتش	سخن سخت مین سنتا ہون لب شیرین سے	عہد مین آپ کے نہین موم عسل مین ہوتا
مونچھ	مونث	نظیر	ذرا سی بات مین اک دم کے بیچ لیوین اکھاڑ	ہر ایک مونچھ یہ تیری جو تاو کھائی ہی
مہتاب	مونث	امانت	دکھلا گئی اوج اپنا جو اوس رخ کی تجلی	چھٹو ٹیگی رخ بدر پہ مہتاب غضب کی

لغات	تذکیر	اسناد	نظیر شعر	
مہر سکا بین ۱۲	مذکر	اسیر	ساقی سے یہ پوچھتا ہے قاضی	کیا مہر ہے دختر عنب کا
مہر آفتاب ۱۲	مذکر	اسیر	حسن کا جلوہ دوپٹے مین چھپا ہو بعبث	مہر روشن چار پردون مین نہان ہوتا نہین
مہر الفت ۱۲	مونث	صبا	عذاب حشر کہان پرسش گناہ کہان	ذرہ جو مہر تری آ خلک جناب ہوئی
مہر خاتم ۱۲	مونث	اسیر	سبت وشوار ہی بوسے اوس رخ روشن کا	لگے کیا ہاتھ یہ دولت کہ اوٹھی مہر دہن کی
مہر گیا	مونث	نسیم	خورشید مین یہ ضیا کرن کی	ہے مہر گیا اوسی چمن کی
مہک	مونث	ظفر	شمشیر برہنہ مانگ غضب بالون کی مہک پھر ویسی ہی	جوڑے کی گندھاوٹ قہر خدا بالون کی مہک پھر ویسی ہی
مہ نخشب	مذکر	اسیر	کیا چمکتا گال کا ہے وہ لب چاہ ذقن	چاہ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا
مے	مونث	ظفر	جگہ اچھی ہے کیفیت کی ہم کو مے پلا اچھی ساقی	کہ ہے ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی
میان نیام ۱۲	مذکر	ناسخ	ہے تصور مجھ کو ہر دم ابروے خمدار کا	دل نہین گویا بغل مین میان ہے تلوار کا
میدان صحن ۱۲	مذکر	ناسخ	ہجر مین جنگ جو غنچے ہوئی آواز تفنگ	صحن گلزار ہے میدان صف آرائی کا
میدان جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	کربلا مین تہ ہوے ہم دم پیکار اسیر	ورنہ کیا لشکر کفار سے میدان ہوتا
میزان ترازو ۱۲	مونث	اسیر	موزون کمال تیری طبیعت ہے اے قمر	تل بیٹھنے کو جاے گے میزان حساب کی
میل آمیزش ۱۲	مذکر	ناسخ	دل ہمارا اس قدر سوزش طلب دانستہ ہے	شمع سے بجھا جو اوسمین میل ہو کافور کا
میل ملاپ ۱۲	مذکر	ظفر	ملایا خون مرے اشکون مین عشق ذبیح نے	الٰہی گنگا پانی سے کیون کہ میل ہوا
میم حرف ۱۲	مذکر	ناسخ	معاف قتل ہوا اللہ صدقے مین عیان ناسخ	برا قافیہ رکھا ہے مین نے میم احمد کا
مینا	مذکر	اسیر	پرتو پڑا ہے جب سے اوس چشم نرگسی کا	لبریز ہے مینا سونے کی آرسی کا
مینا [illegible]	مذکر	وزیر	تھر تھرا محفل سے جانا ساقی گلفام کا	شیشے کیا اوڑا اوڑ گیا مینا بھی رنگ جام کا

لفظ	[illegible]	نام	نظیر شعر	
			باب نون	
ناخن	مذکر	اسیر	زخم بدن نے شکر ہی اتنا تو خون دیا	رنگین حنا سے ناخن شمشیر ہو گیا
نار "آگ"	مونث	صبا	آفتاب حشر بھی داغ جگر سے سرد ہی	آتش دل سے ذرہ نار سقر ملتی نہین
ناز	مذکر	سوسن	یہ غمزۂ فتنہ گر نہ ہونگے	یہ ناز نہ ہو سکے پر نہ ہونگے
ناسور	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا	سینے مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا
ناف	مونث	اسیر	دامن کا بوجھ اوٹھ نہ سکا نازکی سی یا	بل آگیا کمر مین تری ناف ٹل گئی
ناقوس	مذکر	آتش	دریا مین غسل کے لئے اوترا جو وہ صنم	ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
ناک	مونث	آتش	بینی یار سے دعوی ہی گل زنبق کو	بے حیائی سے مگر ناک نہین کٹتی ہی
ناگ "سانپ"	مذکر	ناسخ	مشابہ آپ سے یہ وہ ہی جو تیری زلف پیچان سے	نہین ہوتا وہ جانبر جسکو کالا ناگ ڈستا ہی
نال	مذکر	سحر	جی چھوٹتا ہی کوہ علم سخت گران ہی	رستم سے بھی نال اوٹھایا نہین جاتا
نام	مذکر	نسیم	تشفی کے لئے احباب کہہ دیتے ہین خاطر سے	نہ لیگا نام تجھ سے بھی یار خویر دیسرا
نان	مونث	آتش	نعمت فقر ہی موجود جسے رغبت ہو	آب شیرین ہے تان نمکین تھوڑی سی
ناوک	مذکر	نسیم	سرمے کا جو دنبالہ تری آنکھ مین دیکھا	اک ناوک پران پس آہو نظر آیا
نبات	مونث	اختر	دکھو دلواتی ہی شیرین سخنی اے نوشاہ	کھائے کھائے سے مصری وہ نبات آپہونچی
نباہ	مذکر	ظفر	کیا ہم سے کیا نباہ کیا خوب	صد آفرین آن کو واہ کیا خوب
نباہ	مونث	مومن	مین بھی کچھ خوش نہین وفا کر کے	تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
نبض	مونث	آتش	گرم جوشی سے تپ عشق کی کیونکر چھپتا	نبض اول تن زرد و دی تپ بیمار کی تھی
نثر	مونث	اسیر	تنظیم کا اپنی طلب ہے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفیٰ دیکھی
نجم "بمعنی ستارہ"	مذکر	نسیم	ٹھیکے یہ بھوبچ کے تخت ٹھہرا	مرکز پہ وہ نجم بخت ٹھہرا
نخچیر	مذکر	غالب	تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں	کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا
نخل	مذکر	مومن	ہر اک جوان کا پیری میں قد جھکا آخر	یہ نخل پست ہوا جس قدر بلند ہوا
نخل	مذکر	ذوق	شہید ذوق سیفی میں ہیں ہم جس تربت پہ لگا دیں	مری جو آہ ہو گویا وہ ہو اک نخل ماتم کا
ندا	مونث	ناسخ	جو کعبے سے باہر میں آنے لگی	ندا مجھ کو اس دم یہ ہاتف نے دی
نذر	مونث	غالب	غالب اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں	حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی
نرخ "قیمت"	مذکر	ناسخ	نقد آبرو نثار کیا دیکھے کچھ اور بھی	تم ہو جو مشتری ہیں یاں نرخ بڑھ گیا
نرد	مونث	اسیر	چال جو زندگی تو ہو یار سے جدا	چوسر میں جگ جو پھوٹ گیا نرد مر گئی
نردبان	مونث	آتش	دکھلاتی سیر آنکھوں کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی
نرگس	مونث	اسیر	ضعف رکھتے ہیں اس سے تری آنکھ کے بیمار بعض	خاک سے ایک عصا نرگس شہلا کو ملی
نزاع	مونث	اسیر	ایک سجدہ ایک سجدہ ایک سجدہ ایک تعلق	کیوں نزاعیں ہم میں ہیں اے گبر و مسلمان [illegible]
نسر طائر	مذکر	ناسخ	اور طائر سے یہ ہوتی عرش پر پرواز کہاں	نسر طائر نے [illegible] اس ماہ کو لیکر کیا
نسیم	مونث	اسیر	وہ باد پا ہے اگر گرم ہو کر چار قدم	نسیم ساتھ چلے کیا مجال کہتی ہے
نشان علم	مذکر	اسیر	حواس عاشق کی [illegible]	پریشان فوج ہے بے ہمدم نشان گر جا [illegible]
نشان	مذکر	مومن	خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اس کی یہ	نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا

لغات	جنس	شاعر	نظیر شعر	
نشتر	مذکر	غالب	گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کھاؤن فریب	آستین مین دشنہ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا
نشست	مونث	رند	راستہ چھٹو کے اوس کوچے سے بٹھا گئے غیر	جب نشست اٹھ پہر رہنے لگی یارو کی
نشو و نما	مذکر	ناسخ	خط کو روئی یار پر نشو و نما ہوتا نہین	سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین
نشو و نما	مونث	صبا	چشم پر آب سے ہے نشو و نما ساون کی	نفس سرد نے باندھی ہے ہوا ساون کی
نشہ	مذکر	اسیر	خیال نرگس مے گون جو وقت خواب رہا	تمام رات مجھے نشۂ شراب رہا
نصیب	مذکر	نسیم	رحم آچکا تھا تم نے سمجھا دیا کچھ اور	بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
نظر	مونث	اسیر	او نہین آپکی نظر التفات اتنی ہے	ہمین اون سے محبت ہے بات اتنی ہے
نظر چشم ۱۲	مونث	رند	افراط حسن مین نظر آتی ہے کچھ کمی	تجھ کو نظر کسی کی مرے دلربا لگی
نظر	مونث	صبا	آنکھ سے آنکھ آج کل کیون اے قمر ملتی نہین	دل کبھی ملتا نہین جب تک نظر ملتی نہین
نعش	مونث	اسیر	تا قیامت کوئی ایذا نہوا سے کنج مزار	بطن مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا
نعل	مذکر	اسیر	فلک نے سر پہ اپنے رکھ کی ماہ نو بنایا ہے	گرا تھا جو زمین پر ٹوٹ کر نعل اوس کے توسن کا
نقاب	مذکر	غالب	منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	زلف سے بڑھ کر نقاب اوس شوخ کے منہ پر کھلا
نقاب	مونث	امانت	چہرے سے اپنے دور جو اوس نے نقاب کی	رنگت سفید شب کو ہوئی ماہتاب کی
نقد	مونث	سالک	ٹپا لباس تلک آبرو بھی ہان کھوئی	گرہ مین کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی
نقش	مذکر	آباد	عوض عاشق کے خون کا بعد مردن عشق لیتا ہے	بنی خسرو پہ جب نقش حیا کوہ کن بگڑا
نقش سجدہ	مذکر	سالک	تو جس طرف سے گذرے جھکتے ہین سر ہزارون	بنتا ہے نقش سجدہ تیرے نشان پا کا
نقش قدم	مذکر	ناسخ	پر رعب زمین کوچۂ قاتل کی ہے ایسی	ٹھہری نہ جہان نقش قدم رہ گذری کا

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
نقصان	مذکر	ناسخ	نہین ہی معتقد میرا اگر جاتو کیا غم ہے	ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا
نقل تبدیل ۱۲	مذکر	نسیم	ایک صورت پر رہی صورتین نہ مانند خیال	جبتک کی ہستی سے مجھے نقل مکان پیدا ہوا
نقیب	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجھا مین	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نگ نگینہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہی گلشن خوبی دہ پریرو و سلیمان	خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیق شجری کا
نگار	مذکر	نسیم	نقشے سے وہی نگار پایا	قسمت کا لکھا سا آگے آیا
نگر شہر ۱۲	مذکر	رند	ہی جو منظور ادھر ہو اب ادھر کی دنیا	اوجڑی جاتی ہی یہ بستی وہ نگر بستا ہی
نگہ	مونث	اسیر	کیا ہی تسل نگر گھر کے دیکھتے ہین مجھے	ابھی تلک نگہ التفات اتنی ہے
نگین	مذکر	آتش	کس لعل آتشین کا ہی دل اپنا شیفتہ	جس پر ہمارا نام کھدا وہ نگین جلا
نم	مذکر	مومن	چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تپ ہجر نے کہ آہ	روتے تھے زار زار اور آنکھون مین نم نہ تھا
نماز	مونث	اسیر	طاعت مین ہی یاد خط شب گون	پڑھتا ہون نماز مین گہن کی
نمک ملاحت ۱۲	مذکر	رند	کہین عاشقون سے اپنے ترش رو نیازین بس	شیرین لبون کے چہرون سے آخر نمک گیا
نمک	مذکر	غالب	زخم پر چھڑکین کہان طفلان بے پروا نمک	کیا مزہ ہوتا اگر پتھر مین بھی ہوتا نمک
نمکدان	مذکر	مومن	بے سبب کیون نگہ لب زخم پہ افشان ہوگا	شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہوگا
نمود	مونث	ناسخ	گوہر گوش صنم کی آب کا ہے یہ اثر	سبزۂ خط نے جو گالون پر نمود آغاز کی
ننگ	مذکر	مومن	منہ کو آیا سو نا صحون سے نے کہا	پاس کیا ہو کہ ننگ ہی بدر ہا
نوبت باجہ ۱۲	مونث	اختر	نقارچی بھی ہجر مین میرے رقیب ہین	نوبت بجی پہر کی ابھی تک بجی نہین
نوبت باری ۱۲	مونث	آتش	خوش قماشی وہ نہین جا غزیانی کی	اس مین کب نوبت پیوندو رفو آئی ہی

لفظ	[illegible]	شاعر	نظیر شعر	
نوبت حالت ۱۲	مونث	معروف	کچھ نہین اوس کو خبر گر سر پہ نقارے بجین	پوچھو مت اب جو کہ نوبت ہے ترے بیمار کی
نور	مذکر	ناسخ	شب تاریک ہے پر نور گلیون مین برستا ہے	ہوا ثابت یہی کاشانۂ جانان کا رستا ہے
نورتن	مذکر	امانت	پکھراج وار زرد ہو فیروزۂ فلک	دیکھے جو نورتن کبھی بازوے یار کا
نوروز	مذکر	اسیر	ستائیگی بہت اکیے برس ہم کو شب فرقت	سنا ہے چڑھ کے پشت فیل پر نوروز آیا ہے
نوک	مونث	امانت	جب اون کے کان چھیدے بالین مین رشتہ دارون نے	تو دم ناکون مین لائی عاشقون کی نوک سوزن کی
نوک	مونث	اسیر	تیز صفحے پہ کھینچی اس کی مژگان کی شبیہ	نوک رہ جائے الٰہی خامہ بہزاد کی
نون حرف ۱۲	مذکر	وزیر	چشم و ابرو کو بنایا ایک جا استاد نے	صاد کے قابل ہے یہ تحریر اس نے نون کو
نہال	مذکر	ناسخ	ہے فیض خاک نشینون سے سر بلند ون کو	کہ سبز پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہے
نہایت انتہے ۱۲	مونث	سالک	ہو رستم کی اون کے جو غایت نہین رہی	یہان بھی مرتبی فنا کو نہایت نہین رہی
نہر	مونث	اسیر	جاری ہی یہ نہر فیض ہوئی کس امیر کی	ہے موتیون کی آب مین کشتی فقیر کی
نہین	مونث	مومن	کہو مرگ سے ہان نوازش کرے	کہ اوس سے زیادہ نہین ہو چکی
نَے بالضم ۱۲	مونث	وزیر	شعلۂ آواز سے جھڑتی ہین جو چنگاریان	نے بنائی تو نے کیا منقار موسیقار کی
نیّر ستارہ ۱۲	مذکر	سالک	دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہے روشنی	روشن رہے یہ نیر بخت جوان ترا
نیر اعظم آفتاب ۱۲	مذکر	اسیر	چھپ کے بدن مین رہ کے مرا دم نکل گیا	آ کر گہن مین نیر اعظم نکل گیا
نیرنگ مکر ۱۲	مذکر	صبا	ڈھیر دیکھے گلرخون کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے
نیش	مذکر	ناسخ	ترک لذت کر دلا پہنچے نہ تا تجھ کو گزند	نوش تو سمجھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا
نیشکر	مذکر	آتش	چاشنی دونون کی چکھی ہے جو حق حق پوچھیے	اون لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا

نظیر شعر		شاعر	تذکیر و تانیث	لغات
گر چہ جس جا ہین اپنا وطن ہو جائیگا	بیشک یہ ہین ہمین کیا خانہ ویرانی کی فکر	نسیم	مذکر	وطن
کہ تونے کس توقع پر وفا کی	جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا	مومن	مونث	وفا
ہمت اے ساقی یہی ہے وقت نوشا نوش کا	فصل گل آئی زمانہ ہے جنون کے جوش کا	نسیم	مذکر	وقت
کیا کرتے وہم خجلت جلاد آ گیا	تجھسے بیگناہ جرأت پابوس تھی ضرور	مومن	مذکر	وہم
	باب ہاے ہوز			
ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا	حال دل یار کو لکھوں کیونکر	مومن	مذکر	ہاتھ دست
چھوڑتے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا	کس کے ناخن اکھاڑے مین تمھارے ہم بھی	اسیر	مذکر	ہاتھ دار
چنپا کلی کہ موتیوں کا ہار رہ گیا	تم جاتے تھے جا کس لئے پھر آئے تیر ہے	رند	مذکر	ہار
منہ سے اوس بت کے خدا جانے کب ہان ہوگی	وعدہ وصل سے انکار کرے ہے وہ ظفر	ظفر	مونث	ہان
دیکھوں مین اپنے یار کے ہتیار ہو گیا	تحقیق حال پوچھ کے بلوا لیا کیجئے	آتش	مذکر	ہتیار
شیشہ ہوا چور چور سارا	ہٹ اوسکی ہو گئی تو ہاتھ مارا	نسیم	مونث	ہٹ
دیر کیوں ہجر یار کرتا ہے	کر چکے جلد میرا کام تمام	رند	مذکر	ہجر
ساتھ اوس یوسف لقا کے کاروان ہو جائیگا	جس طرف نکلا ہجوم عاشقان ہو جائیگا	وزیر	مذکر	ہجوم
دل کی چھاتی پہ ہے ظالم ہدف تیر رہا	تا دل نہ ہو نشانہ کہیں تیری دیکھ کے آج	ظفر	مذکر	ہدف
تو مجھسے مست ہاتھی کی طرح جنگل کا ہرن بھاگا	کس چشم کا جب ہوا ثابت مین دیوانہ	آتش	مذکر	ہرن
سگ دیوانہ سے یہ کوئی ہڑک جاتی ہے	یا ولادت دنیا کی ہے خواہش مین حریص	ظفر	مونث	ہڑک عادت
دن مر کے پھر آ گئے یوں ہست و بود کی	دیکھی نہ سیر آکے عدم سے وجود کی	رند	مونث	ہست و بود

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
ہلال	مذکر	ناسخ	یہ رنگ سینہ خراشی میں ہے ناخن کا	کہ جیسے سرخ شفق میں ہلال رہتا ہے
ہل چل	مونث	امانت	ہل چل ہے مرے اشکوں سے زمانہ میں پڑی ہے	جمنا میں بہاو کی نہ ساون کی جھڑی ہے
ہما	مذکر	وزیر	ہوگیا مایوس سگ یار پھریگا جو وزیر	استخوان سیر ہما کھا کے پشیمان ہوگا
ہنر	مذکر	آتش	دوست دشمن یار رکھتا تھا اپنی غرض کا	عیب لغت کے سوا ہم میں ہنر کوئی نہ تھا
ہنگام	مذکر	صبا	چمن کو دیکھ کر رہ گئی دل میں جنون تیرا آیا	خدا چاہے تو پھر ہنگام نوشا نوش آتا ہے
ہوا (باد)	مونث	غالب	بیٹھے نہیں ہیں سیر گلستان کے ہم ولے	کیونکر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی
ہوا (خواہش)	مونث	آتش	عاشق کے سر کے ساتھ ہے سودا کوئی یا	سوسن تھا وہ جسکو ہوائے جنان نہ تھی
ہوادار	مذکر	صبا	اے منعمو سامان سواری پہ نہ پھولو	اوڑ جائیگا اک روز ہوادار تمھارا
ہو حق	مونث	آتش	مدت العمر ہے ایک چشم زدن کا وقفہ	کرلیں ہو حق یہ خرابات نشین تھوڑی سی
ہوس	مونث	رند	حور کے واسطے کرتا ہوں تمنائے بہشت	آدمی ہوں ہوس روئے نکو آتی ہے
ہوش	مذکر	وزیر	رخ سے سرکی لٹ تو ہوش ماہ تو اوڑ گیا	کھل گئے ہنستے میں دندان رنگ اختر اوڑ گیا
ہوں اور ہاں	مونث	رنگین	کہا میں نے کہ ملتی جا ادھر آ	تو اوس شتاب نے ہوں کی نہ ہاں کی
ہونٹ (لب)	مذکر	ظفر	گذرتے ہیں تجھے اظہار مدعا کے گمان	مرا جو ہونٹ بھی ہے بد گمان ہلتا ہے
ہونس	مونث	ظفر	یہ کس کی ہونس وصل کو اک بار کھا گئی	بیماری فراق مجھے یار کھا گئی
ہیجان	مذکر	ناسخ	تیرے گیسو میں نے دیکھے شب جو سودا ہوگیا	روی آتش ناک سے ہیجان صفرا ہوگیا
ہیکل	مونث	رنگین	جب تلک چھوٹی تھی تب تو میں ابا جان	ننھی منی سی پہنتی تھی یہ پیاری ہیکل

باب یای تحتانی

لغت	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
یا حرف تہجی ۱۲	مونث	سالک	اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر
یاد	مونث	ناسخ	صحرا مین دیکھتا ہون جو شوخی غزال کی	آتی ہی یاد اک صنم خردسال کی
یاسمین	مونث	آتش	اون عذارون کی جو باتی یہ صبا آتش	یاسمین باغ مین پھولی نہ سمائی ہوتی
یاقوت	مذکر	ظفر	ظفر اوس کے لب رنگین سے ہم تو کام رکھتے ہین	کہان کا لعل رمانی ہی یاقوت یمن کس کا
ید بیضا	مذکر	مومن	ازبسکہ ثبت نامہ ہی سوز تپ درون	قاصد کا ہاتھ ہی ید بیضا کلیم کا
یرقان	مذکر	آتش	خاک پا تو نے نہ اوس عیسی نفس کی چھڑکی	باغبان نرگس بیمار کا یرقان نہ گیا
یقین	مذکر	ناسخ	محو ایسا ہو گیا ہے عاشق خیال دوست مین	غیر اگر بولے یقین ہو یار کی آواز کا
یم دریا ۱۲	مذکر	آباد	یاد بحر حسن مین رونے کی جس دم آئی لہر	موج زن ہر ایک تار آستین سے یم ہوا
یمن برکت ۱۲	مذکر	رشک	اوڑ گیا طائر بہار چمن	دیکھئے یمن پر آشیان میرا

تمت بالخیر

تصنیفات مصنف کتاب ہذا

دو پیکر قواعد زبان اردو خصوصاً متعلق تذکیر و تانیث مع ۔۔۔ اظہار مستثنیات و اصلاح اغلاط عوام وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عا

رسالہ عمادیہ قواعد زبان اردو جامع و مانع بلا فروگذاشت نتیجہ رسالہ ایک دریا بھرا ہے کوزے میں ۔ قیمت فی رسالہ ۴ کلدار ۵ گنڈی حالی

مختصر مفید مرہٹی در تعلیم زبان مرہٹی از حروف ابجد تا نوشت و خواند کامل مع قواعد زبان وغیرہ مکمل ۔ عہ ر

تعلیم تلنگی حصہ اول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زیر طبع

اساس ریاست کرناٹک ۔ در احوال نوابان کرناٹک ۔ ۔ ۔ ۲ ر

راے دربار فرمیین ۔ ماخوذ از آیات کلام مجید ۔ درخواست پر مفت ملسکتی ہے مگر بیرنگ بھیجی جائیگی ۔

محاسن اسلام ۔ در ذلیلہ مذاہب مروجہ ہندوستان و ثبوت بجملہ مسائل اسلام بدلایل عقلی و طبی و قبولیہ اہل الرائے ۔ دس جز کی کتاب حقیقی خرچ پر بہ نیت ثواب دی جاتی ہے تاکہ زر طبع ہوسکے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فی جلد ۵ ر

طعام الاثیم ۔ در اظہار بابیت ادویہ و اغذیہ مستعملہ زمانہ حال مشتمل بر اجزاے ممنوعہ مذہب اسلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تکمیل طلب

الحق مُر ۔ در ایضاح امر حق در معمہ سر ذاتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زیر طبع

محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار

اشتہار چھپائی مطبع شمسی حیدرآباد دکن

ہمارے مطبع مین ہر قسم کا کام اُردو فارسی عربی ہندی وغیرہ بہت صحت و صفائی اور کفایت سے وقت معہودہ پر طبع ہوتا ہے۔ کتابین۔ نقشہ جات سرکاری دفاتر کے کاغذات۔ کروڑگیری یعنی میونسپلٹی کے فارم رقعہ۔ کارڈ وغیرہ۔ سنہری۔ روپہلی۔ سبز۔ زرد۔ سیاہ۔ ہر قسم کی عمدہ سیاہی سے بہ نسبت دیگر مطابع کے عمدہ اور کفایت سے طبع ہوتے ہین اگرچہ اس مطبع کو شروع ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے تو بھی ہمارے مطبع کا کام انڈیا کے اون نامی مطابع سے جو سالہا سال سے کام کر رہے ہین۔ کہین بڑھا چڑھا ہوتا ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی مطبوعہ کتب یا مطبوعہ فارم کافی و وافی ہین جن صاحبون کو ضرورت ہو مشتہر سے خط و کتابت فرماوین۔

المشتہر

محمد ابراہیم خان اکبرآبادی مہتمم مطبع شمسی حیدرآباد دکن